به عون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

الحمد لله علی احسانه که درین زمان سعادت اقتران موافق فرموده حسب الطلب

آثار محشر

۱۳۰۲ھ — ۱۸۸۵ع

به تصحیح تمام و حسن اهتمام بخط خوب و تقطیع اسلوب بار اول

در مطبع فیض حسینی دهلی باهتمام شیخ نثار حسین رونق یافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلے ہی حمد خدا جو ہے کثیر الغفران
مالک الملک و داد الامر عمیم الاحسان

ہے رجا من سے اس پاک کی یہ نامہ مرا
بے غل و غش ہو پسند خرد ناموران

لائق حمد و سزاوار ثنا
ذات پاک حق ہی اکیلی آشنا

جسنے کن کہتے ہی گذرا ایک پل
کردئے پیدا بر و بحر و جبل

اور بچھایا اسنے یہ زمین تراب
کہتے ہی کن کے فقط بر روے آب

اور دی اوسکی کو از صنع کمال
کردیا محکم باوتاد جبال

اور کیا ہی نصب مانند حباب
خیمۂ گردون بلا چوب و طناب

اور زینت اوسکو دی آیا کر نجوم
از مصابیح و مہ و مہر و نجوم

دیکھلے گر ہی تری آنکھوں مین نور
کیا ہی اس قصر معلی مین قصور

ہی سیرا چون رخ آئینہ صاف
از شقوق و از فتور و از شگاف

اب بھلا سب ملکی معماران عصر
گر تو دین تعمیر ایسا ایک قصر

کسکو قدرت ہے جو لاف ہمسری
مار ہی آگے ایسے قادر کی دری

اور پھر ان سبکو وہ ذات قدیم
دم مین کر دیگا قیامت کو عدم

یعنی جیسے دم وہم کیا جاویگا ہمو
سب فنا ہونگی بلا ریب و قصور

اُس یار ان جز ذات حی لایموت
کچھ نہوگا ہی یہ قرآنسے ثبوت

اور جب جاویگا پھر بعد از ممات
تب تو ہین بخشیگا یکدم مین حیات

اور لیگا ہر کسی سے پھر حساب
رو برو آنیے وہین حسب الکتاب

ہوگا جسکا پلہ نیکی ثقیل
دیگا جنت اوسکو وہ رب جلیل

ورنہ یعنی پلہ اعمال زشت
جسکا بھاری ہوگا سو وہ بد سرشت

پاویگا اُسدم مکان ہاویہ
ہی پر از رنج و الم وہ زاویہ

اسطرح وہ فاعل مختار ہے
قادر بے عجز و محکم کار ہے

جو کچھ ہو سو سب اُسی مقدور ہے
کچھ نہین نزدیک اوسکی دور ہے

اُسنے لوگونکی ہدایت کے لیے
انبیا و مرسلین پیدا کیے

اور کیے نازل صحیفے اُنپہ چند
اور بعضو پر کتابین بھی ہین بند

تاسنا مین حسب فرمان وحید
سبکو امر و نہی اور وعد و عید

جسمین اُنکی لوگ سب طاعت کرین
اور شرک و کفر و بدعتسے ڈرین

نوح کو جو قوت دیکھا پر ملا
کہ یہی غایت گرفتار بلا

ساڑھے نو سو سال تک لیل و نہار
اُسنے دعوت کی نہان و آشکار

اور ساری لوگ کرلے ہین نفور
یعنی ہمن بس بھاگتی ہین دور دور

تب کیا طوفان اُن سبکو غرق
تھی جو مشرک غرب سے لیکر تا بشرق

ہو گئے سب غرق وہ کفار ملک
جو کہ تھے جز مومنان اہل فلک

یوں کیا ہے اپنے اعدا سے قصاص
حضرت نوح پیمبر کو خلاص

بچایا ہود کو بھی عاد سے
یعنی اُنکے فتنہ بیداد سے

تھے عظیم الجسم وہ مانند عوج
عوج سے کچھ کم نہ تھا انکا عروج

کی مسلط اُنپر ایسی ہی صفات
ریح صرصر آٹھ دن و سات رات

ہو گئی بیجان گر گر وہ خود پسند
خاک پر یک لخت جوں نخل بلند

اور رکھا محفوظ اسنے نسل ہود
حضرت صالح کو از قوم ثمود

وہ بھی تھے اک بانی ظلم و فساد
عہد میں صالح کی نسل قوم عاد

کر دیا یک لخت اونکو بھی ہلاک
اک ہی صیحے سے فقط زیر مغاک

یوں ہی قوم لوط کو وقت سحر
ایک دم میں کر دیا زیر و زبر

ایسے بھی وہ بچایا پاک کیش
کرتے تھے اغلام مرد و ہمیش

لوط انکے ہاتھ سے آئی تھے تنگ
دیکھ دیکھ اُن فاحشوں کا ننگ ڈھنگ

اور کی آتش با الطاف تمام
نار ابراہیم پر بر دو سلام

اور کلیم اللہ کو فرعون سے
دی امان اُسنے ہی اپنے عون سے

گو کئے تھے قتل اُسنے صد ہزار
زعم ہی موسیٰ کے اطفال صغار

پر نہ پایا اوسنے موسیٰ کا پتا
گو کہ لوگوں نے دیا اسکو بتا

آخر اُسکو بھی با فوج و سپاہ
کر دیا موسیٰ ہی کے ہاتھوں تباہ

اور باندھی جب یہود نے کمر
قتل پر عیسیٰ کے لیے تیغ و تبر

تب لیا اسکو اٹھا افلاک پر
رہ گئے سر پیٹتے سب خاک پر

یوں ہیں ختم الانبیا کی روز و شب
تھے عداوت میں صنادید عرب

جوں ابو جہل و ولید و بولہب
اور مثال انکے جو تھے کفار سب

روز و شب شام و سحر وہ زشت کیش
بغض آنحضرت سے رکھتے تھے ہمیش

پھر اسی قادر نے گفت و شنود
کر دیا انکو جہنم کا وقود

سب پہ غالب ہے وہ سلطان دو کون
سب اُسی سے چاہتے ہیں نصر و عون

قبضہ قدرت میں اسکی ہے مدام
فرش سے تا عرش جو کچھ ہے تمام

ہر جگہ پر حاضر و ناظر ہے وہ
ہر کسی کا حافظ و ناصر ہے وہ

خالق و رازق اوسی کی ہے صفت
دیکھلی ظاہر بچشم معرفت

ہے اوسی کے ہاتھ سب موت و حیات
فاعل مختار ہے وہ پاک ذات

اک قصیدہ اب لکھوں اس انجمن
اس لیے مقدور کی ثنا میں

اس سخن میں کسر ہے کچھ اوچھا
عار ما ہوں میں نہیں لاف و ثنا

مور سے بھی ہوں زیادہ ناتوان
لاف کیا مارونگا اسمیں بچوان

ہے یہ وہ بحر محیط اے مرد نیک
قعر و ساحل ہے نہ جسکا دو ایک

صانع و خالص جو بھی دیکھ اسکا جوش
ہو گئے یک لخت سب گم کردہ ہوش

حسب استعداد اسمیں خوب خوب
تیرنے اور غوطے کھا کے ڈوب ڈوب

برکسوں نے کچھ بیانی یہ خبر
کہ کہاں ہے قعر او ساحل کدھر

قصہ کوتہ جبکہ خود ای با صفا
بولے لا احصی ثنائے مصطفیٰ

پھر بچارا او نہ ہمارا کیا شمار
اورں جو لاف ثنا کردگار

ورثے کی کیا اصل ہیں فنا
جو مقابل ہو کے ماری لاف ناب

لیک ہر یک حسب استعداد خویش
کرتے ہیں طبع آزمائی کم و بیش

ای محمد اُنہیں سے طبع آزما
ایک تو بھی ہے سو لی طبع آزما

قصیدہ

جو حرف تختہ تقدیر پر ہوا تحریر
فنا اسمیں نہیں سکتی ہے کار تدبیر

کم اور بیش یہ لازم نہیں ہے بیشتر
سپاس جا ہے بر نعمت قلیل و کثیر

ستائش جو ہر ایشان ہے ظلم جہان
نہیں ممکن ثنائی یوسف کوئی تو دو تعبیر

مقطعات خرد نوسکی سی عبارت سے
کوئی اس آیہ لاحل کی کیا کرے تفسیر

پھر ازل ملک علم سی کوئی مسافر بھی
جو اس سے بوجھنی ہے کس روش ہے خطر

پلے ہین طفل صد اُسکی روش پاکر
ہوا بیمار انکی بلغو نہین گر تہی کا علل
فساد انکے لہو کا کبہی ہو تہی صلاح
نہین دیتی قیامت تک درستی کسی کو
انہین بلیدو نکی ہین نسخہ ساز دیو
یو ہین کلیم نے فرعون کو بہت ہدایت
جناب پاک رسالت جو تھی تنقیح ہم
طبیب ہین رسول من جانب حکیم کریم
خصوص جو تہی چچا انکی ابی لہب
یہ اُنکو تہی انہین تا کہ وہ مسلمان ہون
ہدایت او ضلالت بسم کا ہی وہی مختار
جسے خدا ہی نے گمراہ خود کیا ہووے

ہمیشہ ہیکی زبان انبیا کی تفسیر
ہوا ہے ساری فطرت کی تو تو تیر
نہین نکلتی کا الا بہ نشتر شمشیر
کہا ہے حق نے علی انکے دین تفسیر
سنائی ہی ہے اول تا بوقت اخیر
دکھائی معجزے عاجز کیا مگر وہ تیر
کہ جنکی ذات ہی حجت سے تہی مستغفر گیر
وحید عصر ہر اک فن کی ہے بدیل و نظیر
کہ انکا مہر و محبت مین تہا نہ کوئی نظیر
مگر نہ آئے وہ اسلام تا بوقت اخیر
یہ جسکے امر سے نالی ہی جاتی تصویر
اُسے جو راہ لگا دے وہ کون سا ہے پیر

تہی ہی سارا جہان اُسکی حجت اور
کہ چھوڑ راہ ہدایت طرق ضلالت کے
سلف سے انکو سناتے ہی ہین وعد و وعید
سفید کر ہو انہین نسخہ فلاطونی
نہ مانا ہیکہ کسی نے بہی تب اوٹھا طوفان
نہ آیا راہ ہدایت بہ بحر مین آخر
کلام پاک ہے ان کا نعت آنحضرت
یہ جانا انکو جو دانت مرض سر کے تلف
وفات کر گئی جسدم جد آنحضرت
اگرچہ سرمہ طور ہی انبیا اقدام ہے
کسے مجال جو قدرت مین اسکی تا کدام
لکھا ازل کا محمد کسو سے تا ابد

بگریہ کا فرد کسب ہین جو کہ اہل سعیر
یہی جاہین جلنے سامنے انکی مثل خمیر
ہر ایک اہل سما تہی جو نہ بشیر و نذیر
جنہو نکا روز ازل سے بگڑ گیا تخمیر
تمام غرق ہوئے ہو قہر جو ہے بے تاخیر
ہلاک ہو گئے مع لشکر و امیر و وزیر
خصوص جسکا مصنف ہے منشی تقدیر
کہ ہو وہین نسخہ توحید کے علاج پذیر
انہین کے ہاتھ ہوئی پرورش جنین صغیر
نہین مفید ہی گرچہ بچشم ضریر
جو جاہے چون و چرا اسمین شیخ یا ہو پیر
نہین تہیگا ہی اسمین بجا دیا دلگیر

اسمین تحریر ہی اب نعت رسول الثقلین — کیا تہا حق نے جسے رہبر جن و انسان

اب لکھون نعت جناب مصطفے
جو چلا اس راہ پر وہ پا ہوا ب
خلق مین اُس سرور دین کا وجود
گو کہ ظاہر مین کسو سے ایک حرف
نہ پڑا تہا وہ رسول راہبر
قربت و عزت مین وہ محبوب حق
گو کہ موسی اور مسیح پاکزاد
اہل مکہ سب جو تہے معجز طلب
تب تجہی جانین کہ بر حق ہے رسول
ماہ کو شق کر کے وصف کو سے برپا

تا کہ حاصل ہو مجھے راہ صفا
منزل مقصود کو پہونچا شتاب
تہا سراپا معدن الطاف وجود
نہ پڑھا تہا مطلقا وہ پاک حرف
دفتر علم لدنی سر بسر
لیگیا ہی سارے عالم پر سبق
معجزے مین بدلتے او استاد
واسطے شق القمر کی ایک شب
اور کرین فرمانکو تیری قبول
ایک ہی انگلی سے دو ٹکڑے کیا

راہ ہی اُسکی صراط مستقیم
کس سے ہو وصف اُس رسول پاک کا
کیونکر تہا وہ بہترین کائنات
لیک باطن مین جو پوچھو رسول
مرد برد اس علم کے سارے علوم
معجزے مین اُسکا ثانی کوئی نبی
معجزے انکی ہوتے تہے خاک پر
کہ بھلا اسلام کو لاتے بدبخت
آگیا سنکر یہ از قوم شقی
جو تہے حاضر کیا انکار کیا

بیخطر از خوف دزدان رجیم
مرتبہ تہا جسکے تئین لولاک کا
رحمۃ للعالمین تہی اُسکی ذات
تہا سراپا سارے علما کا اصول
ہین لئے جسکے مثال آئے یا کل یوم
تا ہوئے اور ہو گا تا بحشر
یاں ہوئے ہین خاک اور افلاک پر
کر تو دیکھا تو جوڑا کہ دو لخت
جو شق مین دیا اعجاز نبی
ہو گئی حیرت زدہ آئینہ وار

اور گیا ہر ایک کے چہرہ کا رنگ
دیکھکر یہ معجزہ شل بے درنگ

زرد تر وہ ہین اٹھا اک مشت خاک
پھینکدی انکی طرف از دست پاک

کرکے حملہ غازیوں نے بے دریغ
بعض لوگوں کو کیا جا زیر تیغ

اور جو تھا مال غنیمت بیشمار
کردیا تقسیم حسب الاقتدار

اور اس ساقی کوثر نے یہان
ایکدن اک واقعے مین تھا کہان

انگلیوں سے کردئے چشمے روان
ہوگئے سیراب سب پیر و جوان

گر محمد ایک دو غزلوں مین اب
اور نعت اس شاہ دینکی باادب

یونہین اس حضرت نے روز جنگ بدر
کادیو لکا دیکھکر غوغا و غدر

جا پڑی آنکھوں مین انکی وہ تراب
ہوگئے سب کوکرہ خانہ خراب

اور کیا باقی کو اپنے دام مین
باندھ گردن ربقۂ اسلام مین

حضرت موسیٰ نے انکے لئے
سنگ سے چشمے وہان جاری کئے

دیکھکر اسلامیوں کو برملا
لیکن نہایت تشنگی مین مبتلا

مخزن اعجاز تھا وہ باکمال
خارج تحریر ہین اسکی خصال

پھر شب معراج کا اسکے بیان
حسب استعداد خود سب کچھ عیان

کب ہے یہ قدرت کسو انسان مین
آیۂ الیوم اکملت لکم
فرض کی ہے جنے اسکی اتباع
آئیگا اک میل پر جب آفتاب
جس کسیکا نامۂ اعمال نیک
صرف کردی جسنے عمر بے حساب
اکثروں سے کب ہوا نعت حضرت احمد
ہر اک زمان دیتے اس جہان کے جلتے
یہود اور نصاری خود انہی تلاش سے
اسلئے نور سے جسنے کیا ہے سب ظہور

غزل

دینکلم کہا ہے حق قرآن مین
ہم سبھو نیز دفتر ایمان مین
جائیگا تب ہوش اس طوفان مین
ہوگا بھاری پلہ میزان مین
صرف امت کی سر و سامان مین
خصوص جسکا ثنا خوان ہے ذات پاک صمد
کلیم کو دئے توریت مین ہر اک سند
ہوا ہے الیسے شفیع الامم کا ہاتھ سے رد
قدم سے چلنے سے ہو ہی شرع کی سند

ہے صفت اسکی اگر ہو سنان
غیر نفسی استی گو اس سوا
خوف عصیان سے گریبان کو کیا چاک
وہ طفیل اسکے سے پھر پاکر نجات
ای محمد حیف اس امت پہ ہے
زر و عزت و قربت مثال اسلک کو ہے
مسیح نے بھی پڑھا انجیل قوم سے اپنے
تمام دین ہو نہ غالب ہے اس کا دین ہی
نہ ہوسکیگی کما حقہ صفت ہرگز

جو لکھی کچھ اس نبی کی شان مین
اور مدبر کافران و آئین
ہوگا کون اس حشر کی میدان مین
جنتنی کی جنکے ہی دامان مین
ہوگا داخل روضۂ رضوان مین
اس نبی کی جو ہو فرمان مین
نہیں ہوا ہے نہ ہوگا ازل تا ابد
کہا کہ باقی اس بعد نہیں ہے احمد
اگر نہ مانیں شقاوت سے اپنی اہل حسد
کسو بشر سے محمد سوا نہ ذات احد

حمد اور نعت ہوئی فضل خدا سے موزون
آگے معراج کے ہوتے ہیں اب احوال بیان

ای براق طبع چل اس آن مین
لیلۃ المعراج چلے سید امین

تو ابھی سے وا بکر رانوں مین دم
ہوگیا کسو سطے افگندہ سم

کیا عجب وہ لیلۃ المعراج تھی
گویا لیل القدر کی سرتاج تھی

گو بظاہر وہ شب دیجور تھی
لیک باطن مین سراپا نور تھی

دن تو بالا اس انکی آمد کی بو
چھپ رہا تھا اپنے ہی شرمندہ ہو

تیز گامی تو ذری اپنی دکھا
خوش خرامی تو ذری اپنی دکھا

منزل مقصود کی ہے دورہ بہی
اپنے چلنے مین نکیر لتو کو ہی

وہ شب بابرکت عز و شرف
فیض سے معمور تھی جا بجا ہر طرف

کیا کہوں اس رات کی حسن بیان
دم نہیں کب یہ بدن وہ محبوبیان

ام ہانی کی جو تھی دولتسرا
جا کے اسمین حضرت خیر الورا

پہنچ راحت پہ ہو مشغول نوم
تھا وہاں آ پہنچے جبرئیل امین
سنتے ہی پیغام حق وہ نامدار
پھر وہاں سے وہ براق برق سیر
تیز کی فنا زی تھا ہر گردہ ر
لیک اس سدرامین دیکھ اسکی چال
جبکہ شاخ سدرۃ تک شل ہوا
پھر سرافیل آئے استقبال کو
رک رہا پھر والنبی اسرافیل پھر
اب پوچھا اوس دائرہ کی محتی بات
پہونچے پھر وہ سید عالی نسب
اور جو سنا وہاں تھا وہ سنا
کہتے سننے کا نہیں ہے یارا یہ حکم
رکھ محمد پاس اپنا پھر قدم
بعد نعت حضرت خیر الانام
قاطع البدعت تھے وہ سب پاک کیش
سکو واجب ہے انھوں کی پیروی
پہلے ہیں بوبکر با صدق و صفا
تہرہ ایمان ہیں وہ مرد حق
سند آرائے جہانبانی تھے وہ
یون حیا کا اُنکی تھا بازار گرم
یعنی جو تھے حیدر کرار ہین
اور ائمہ جو کہ ہیں اثنا عشر

کر کے وان اس کیل کے سنین تک یوم
سے براق از حکم رب العالمین
اس براق برق رو پر ہو سوار
آسمان پر لے اڑا مانند طیر
ترک تازمین تھلجون ناق در حشر
ہوگیا یہ لنگ پا و سست بال
جا کے پہونچا وہ براق خوشنما
دیکھے زینت اپنے پر اور بال کو
بال و پر اسکے گئے کچھ بارہی تکی
پاک تھا وہ عالم از قید جہات
حضرت حقین بتعظیم و ادب
اور نجوبی سنکے وہ دل میں رکھا
اس سے رہا جو ہے اب صم و بکم

گو بظاہر خواب میں سرشار تھے
اور جگا کر آپکو پیغام رب
لیکے گئے تشریف با عز و شرف
ایک لمحہ بھی نگذرا اس مکان
گو کہ طیر فہم آدا ہے خیال
گرد تک اسکی نہ پہونچا دہر تک
دیکھ اسکی تہیں ہی تیز و تند
ساتھ اسکے وہ رسول ذو المنن
الغرض پھر والنبی وہ سالار دین
قبل لعد و دائمین پائین تحت و فوق
اور ہوئے مقصود حاصل سے فیضیاب
اور جو تھا دیکھنا دیکھا وہان
ایسا وہاں ہے ساحت تقریر تنگ

مدح اصحاب کبار وصفت آل کرام از پس نعت پیمبر کردن تحریر یہان

رافع و ناشر تھی سنت پر ہیں
جو نمایاں ہے وہ گراہ و غوی
رافع اعلام دین مصطفا
لیگیا ہے ساری امت پر سبق
عدل اور انصاف کی بانی تھے وہ
کہ ملایک اُنسے سب کرتے تھے شرم
لشکر اسلام کے جرار ہین
مقتدائے امت خیر البشر

تھے وہ چاروں راشدین و طیبین
ہم سبھونکی واسطے وہ یعلوم
تھے فرمایا ہے اُنکی شان میں
دوسرے پھر ہیں عمر کشور کشائے
تیسرے پھر حضرت عثمان ہین
اور چوتھے ہیں علی زوج بتول
کہتے تھے انکو نبی ای بو تراب
مسند آرا امامت بیگمان

چشم باطن سے مگر بیدار تھے
سب سنایا اُس سرلیسے باادب
پہلے وہاں سے بیت اقصی کیطرف
کر گیا یون طے وہ ساتون آسمان
ہے سریع السیر اک بے مثال
ایسی تھی اس تیز رو ولا کی تک
ہوگئی تب تہیں جبریل کند
وان سے رفرف پر ہو پہونچے جا جہان
لامکان پہ جا ہو مسکن گزین
خالی تھا وان سب سے لیکن پر شوق
کیونکہ تھی وہ بارگاہ از نقاب
پر کہوں کیا تھا عجب دیکھا وہان
اور نہایت مرکب تحریر لنگ
اسجگہ ایما کا جاتا ہے دم
چاہیے اب مدح اصحاب کرام
رونق شرع شفیع المذنبین
گویا تھے چرخ ہدایت کے نجوم
ثانی اثنین اذ ہما فی الغار میں
تھی موافق وحی حقکے اُنکی رائے
جو بلاشک جامع القرآن ہین
والد حسنین و داماد رسول
ہیں مدینہ علم کا ہوں تو ہی باب
از علی تا مہدی آخر زمان

اب درود و رحمت پروردگار ۔ ہو جوان سب پہ تا روز شمار
اور جو ہین پیرو شرع رسول ۔ اُنپہ بھی ہو رحمتِ حق کا نزول

اسمین مذکور ہی اب موجب تالیف کتاب ۔ گوش دل سے سنو ای مجمع عالی طبعان

ہے سبب اس نظم کا اس طور سے ۔ بوجھہ لو ای دوستو تم غور سے
ایکدن بیٹھا تہا مین اپنی مسند ۔ ایک گوشہ مین کئی آنکھہ بند
یک بیک دل مین ہی گذرا خیال ۔ کہ کرون کچھہ نظم اب محشر کا حال
تا کہ ہوون سب لوگ سنکر فیضیاب ۔ اور دے حق مجکو اجر بیحساب
پہر جو آنکھین کہول دین مین ایکبار ۔ پر صلاح آئی نظر بے اختیار
کہ جو تہے وہ مولوی عبد العزیز ۔ شہر دہلی مین تہے سرد الاتمیز
اور تہی اک بہائی رفیع الدین تہے ۔ لایق تعریف اور تحسین تہے
سو وہ حضرت اک رسالہ فارسی ۔ لکہہ گئی ہین نثر مین جمع آن سی
اس رسالہ مین وہ نہایت ہی فصیح ۔ با روایات و اسانید صحیح
اچہے وہ اردو مین پائے انتظام ۔ تو نہایت خوب ہے بہر عوام
سو غرض اسکو حسب دلخواہ ۔ نظم کرتا ہون بتوفیق اله
بلکہ اس مین کچھہ بیان اس سے زیادہ ۔ اور بہی ہوگا رقم حسب المراد

یان سے آغاز ہوی حسب روایات صحیح ۔ نظم اردو مین قیامت کی علامات و نشان

سنلے گوشِ دل سے ای یار کرم ۔ کہتے ہین یون اوستادان علوم
پہلے سب کے تو قیامت کا اثر ۔ تہا وجود حضرت خیر البشر
دو کسر ہی پہر اُسکو فرمایا وفات ۔ اک اثر یہ بہی ہی ہی نیک صفات
جو نبوت اور رسالت کا تہا کام ۔ کر دیا سو حق نے سب اوس نے تمام
پہر جو علم وحی تہا ہی چھپا ۔ بعد انحضرت کے وہ بہی اوٹھگیا
تب سے اخبار سماوی کا پتا ۔ گم گیا یا صرتا یا ولیتا
اور بہی اکثر احادیث رسول ۔ ہین تو تا اس طرح تمہین آوے قبول
لیک جو ہین اوستادان تیز عقل ۔ ان حدیثون کی سو یون کرتے ہین نقل
کہ ہین آثار قیامت سب دو قسم ۔ جان صغرا اور کبرا انکا اسم
بوجہہ تا صغریٰ انکو ہی علم سراج ۔ جو حوادث پائین شہرت اور رواج
اور جو حضرت خیر الانام ۔ تا ظہور مہدی عالی مقام
اور پہر اس وقت سے تا نفخ صور ۔ بوجہہ لے آثار کبری کا ظہور
اور اس نفخ سے پہر ای ذی خضوع ۔ ہے بلا شبہہ قیامت کا شروع
سن لے اب تا آخر صغرا کا پتا ۔ یون ہین خبر ملتے ہمبر لافنا
ملک کے محصول کو سب مرد مان ۔ مال دولت کی سمجہہ لین بیگمان
اور زکوٰۃ و خمس تاوان کی مثال ۔ اور امانت کو غنیمت کا سا مال
یعنی جون کفار کا مال و متاع ۔ غزو سے لاتی ہین مردان شجاع
اور کہا ہے تمین اوسی تر سن پاک ۔ کیونکہ فرمایا ہی حق نے اسکو پاک
یہ نہین وہ جسکی امانت پایئنگے ۔ پاک و طیب بوجہکر کہا جائینگے
درمیان ہون اپنی بی بی کی غلام ۔ لین ماں اور باپ کی خدمت کا نام
یعنی ماں اور باپ کی خدمت سے ہٹ ۔ حکم پر بی بی کی ہون جا لاوت
اور علم دین کو جون گے سب ہنر ۔ واسطے دنیا کی سیکہین سب بشر
اور کمینہ شخص جو ہر قوم کا ۔ حشمت و دولت سے پہونچی قوم کا
اور جو ہون نا سزا اور نا سپاس ۔ تا کہ سن فرما الہ ناحق شناس
سب سے جا ملین لی نہ وہ کا زنگ ۔ جو کہ ہون مطلق سفر لودر ہدا
اور تعظیم دو تو اضع سب شر ۔ خوف و اندیشہ سے کرین یا بیگ
اور ہو دے خمر خواری آشکار ۔ درمیان ہر صغار و ہر کبار
اور بہت پانی کی آئی جو تہا ۔ جا بجا خفیہ اگر ان نابکار

اور کثرت پائین آلات غنا
چاہیے اُسوقت پہر تسبیح و ثنا
اور دہہن جانماز مین کا ہیگا رنگ
یو ہین اور اکثر علامت کا ظہور
اور علامات قیامت کی خبر
اور ملینگے دولتونکو سروری
اور ساری مسجدونمین آشکار
علم کم ہو کذب گوئی کو ہنر
علم سیکہین فاسقان بے شعور
اور لوگونمین تعدی اور فساد
اور باطل نغمہ ہو نگا بے شمار
اور ہوئین بے شرع باتین بیشتر
تب کرینگے ایک غلبہ اُس زمان
پہر عرب یا شام مین اک مرد سعد
اور احکام و قوانین اسکی نام
اُسمین سے اک فرقہ بیباک و شوم
اوس پہ وہ قوم مخالف بر محل
ساتہہ لے اسکو وہان سے بادشاہ
آخرش اُس جنگ مین وہ شہریار
کہ چلیگا غالب آیا اُس زمان
آکے ماریگا اُسے ہو پر غضب
تب وہ نصرانی وہین پیچ و تاب
پہر کرینگے دونو آپسمین ستیز

اور ہو بسیار اغلام و زنا
منتظر ہون پہر انواع عذاب
اور برسنا جرخ سے باران سنگ
ہو نیا کی دریا جہان مین بے قصور
سن لی یون فرماتے ہین خیر البشر
ہو نہ کچہہ علم و ادب انکو ذری
بدعت و لہو لعب ہو بے شمار
بوجہہ لین اپنی عقیدے مین بشر
اور ہو شرم و حیا لوگون سے دور
اس قدر پیار سے حد سے زیاد
ہووے عالم مین رواج اور اشتہار
بر ملا لوگونمین بیخوف و خطر
وہ جو ہین قوم نصاری بیگمان
نسل بوسفیان سے کچہہ مدت کے بعد
منتشر ہونگے بملک مصر و شام
جا کریگا جنگ با سلطان روم
جا کے فوراً اپنا کر لینگے عمل
شام مین آویگا با فوج سپاہ
فتح پاویگا بعون کردگار
اور اُسے دیہین فتح و امان
اور کہیگا اے سفیہ بے ادب
قوم کو اپنی بلاویگا شتاب
گویا برپا ہوگی اُس جا رستخیز

اور کرین متقدین پر ملکے لعن
جون ہو بے تند باد سرخ فام
اور اکثر خلق مین آئے نامدار
ٹوٹتا ہے جس طرح موتی کا ہار
کہ جب اس عالم مین ابر ہی والامیر
اور کہیلین بازی شہوتکی نرد
اور کرین دشنام بازی خاص و عام
اور امانت داریونکی راہ و رسم
اور بلوہ کافرون کا بیشتر
کہ کہین ہووے ہی زمین پر اُس زمان
اور ہون جہوٹین حدیثین مشتہر
الغرض جب یہ نشان ہو گزرین یک
اور کئی ملکون کو وہ ناحق بیست
ہوگا پیدا اک شقی وہ بد سرشت
پہر اسی اثنا مین سن آئے خوارزیق
جو کہ دار السلطنت ہے روم کا
اور فرقہ دوسرا اس شاہ سے
یار دیگر پہر وہان اس شاہ سے
آتے ہین شتہ سے ملاتہا ہو خلق
لشکر رومی سے اک مرد دلیر
غالب آیا بلکہ دین احمدی
اور وہ رومی ہی فوراً کہلو طیش
قتل ہوونگے بہت سے غازیان

امت متاخرین ازبدی طعن
جانب مشرق سے آئے فرخندہ نام
صورتونکا ہونا تبدیل آشکار
دانتونکی گرنیکا بندہ جاتا ہی تار
ہو زیادہ حد سے اولاد کنیز
عورتون سے عورتین مرد و نسی مرد
آتے جاتے یکدگر جاہی سلام
ہر کسو کی دل سے کم ہو جون طلسم
ہر طرف سے ہو مسلمانون اوپر
مطلقاً باقی ہو جاہی امان
جا بجا لوگونمین سب ابد ہیرادہر
پائے جاوین خلق مین ہے سیاک
پہ ہمین لینگی دیکی شاہونکو شکست
قتل پر ساداتکے پہنچیگا تیغ
ہونگے وان منصر ہون کے دو فریق
تام ہے اسلام پول اس بوم کا
جا ملیگا آشتی کی راہ سے
ہو گی جنگ اس فرقہ بدخواہ سے
پول اٹھیگا اسمین سے اک بدطریق
اس سخن کو سنتے ہی مانند شیر
حق نے جسکی دین سے قسم دی
آمقابل ہوگا لیکر اپنا جیش
کوہکا اس میدان میں سربازیان

آخرش اس شہر مین سے پاک بوم	جب شہادت پائیگا وہ شاہ روم	تب وہ شہ کی فوج کو دیکر شکست	شام پر کر لیگا اپنا بند و بست
اور اس فرقہ سے کریگا طلب	ساتھ ہو شہ کی اٹھا جس سے آب	اور باقی مومنانِ ذی شرف	والسے بھاگینگے مدینہ کیطرف

اسمین سطور بیان احوال ظہور مہدی ہوویگا جنکے سبب خلق مین دینکا اعلان

کہتے ہین راوی کہ جب یل تدنگ	لینگی خبر کی تبین جا کر کے جنگ	تب چلینگے ڈھونڈنے اسکو ہر دہان	حضرت مہدی کو تین سو ہر امان
ناگہان ہووینگے انکو نامراد	درمیان ہووے یہ بلای پر فساد	اُن دنون وہ مہدی عالی تبار	ہونگی یثرب مین بعزو افتخار
اور پھر اس خوف سے وہ ذی شرف	آوینگے یثرب سے مکہ کی طرف	کرنہ سو تین مجکو یہ امر خطیر	ہیتوا پوچھا انہا سب کرنا دبیر
اور جو اس عہد مین وضیع و صغیر	اولیا ابدال ہونگے گوشہ گیر	وہ سب ہونگی روانہ سو بسو	حضرت مہدی کی کرے جستجو
اور بعضی بعضی کاذب بخلاف	مہدویت کا وہان پائینگی لاف	تا کرین اُنکی اطاعت خاص و عام	نیت خالص سے پوچھا اسا امام
آخرش جو حق ہووے وہ امام	طوف مین کعبے کے در رکن و مقام	تب اسی جا کہہ کچھ لوگ آنکر	ہونگی حاضر آپکو پہچان کر
اور کرینگے جبر او کر اہر ایک	آپ سے بیعت خلافت کی و لیک	سُنلے اس قصے کا تو مجھسے پتا	جسطرح جیسے مین مفصل دون بتا
پیشتر اس ماجرے کی ای ہمام	ہو گا جو اس سال مین ماہ صیام	اسمین ماہ و مہر کا آباد قوف	ہوگا واقع اک خسوف و یک کسوف
اور یون آواز آویگی وہان	وقت بیعت آسمان سے ناگہان	یعنی یہہ مہدی خلیفہ حق کا ہے	پس سنو تم بات اسکی جو کہے
اور کرو اسکی اطاعت تم ہمیز	ای گروہ مومنان پاک گہر	اور سنینگے اُسکا یہ کلام	اپنے کانون سب وہانکے خاص و عام
اور وہ حضرت ہین آل فاطمہ	سید موصوف با وصف ہمہ	جسم فربہ اور قد ہوگا دراز	رنگ روشن چہرہ نورانی طراز
گرنہ ہونگی وہ امام باصفا	شکل و صورت مین شبیہ مصطفی	نیک خلق احمدی مثل جام	ہوگی بالا مال طبع آن امام
اور محمد نام ہوگا آپ کا	اور عبداللہ انکے باپ کا	اور ہوگا آمنہ مادر کا اسم	کہہ گئی ہین یہ رسول پاک جسم
اور زبا مین ہوگا لکنت کا اثر	اس امام راہبر کی اسقدر	کہ کبھی وقت سخن وہ حق پرست	مارینگی ہو کر خفا زانو پہ دست
اور علم انکا لدنی ہوگا خاص	جیسے پیغمبر کو تھا بالاختصاص	اور ہوگا آپکا سن شریف	اُس زمان چل سالہ ای مرد نحیف
پہلے شہرت آپکی سن تسل عوج	آئینگے اہل یمن فوج فوج	اور ابدال و ولی آکر تمام	از عراق و از یمن و زملک شام
ہونگی حاضر آپکی خدمت مین سب	اور ہونگی جمع پھر قوم عرب	اور جو کہ ایک خزانہ ہے بڑا	مدتون سے در پہ کعبہ کی گڑا
کہتے ہین اُسکی تئین خاص و عام	یعنی ہی ارباب کعبہ اسکا نام	سو نکال اُس گنجکو وہ شاہ صمد	بانٹ دینگی مومنونکو حسب عدد
یہہ خبر ہووینگی جب شہرت پذیر	درمیان ہر صغیر و ہر کبیر	اُس زمان تب اک خراسانی امیر	ساتھ لیکر اپنی اک جم غفیر
ہوگا سالار اسمین اک منصور نام	آئیگا وہ بہر امداد امام	اور جو اعراب و نصاری آنکر	راہ مین ہونگی مزاحم بیشتر

ان سبھونکو قتل کرتا بر بلا
آپکی صحبت مین آویگا چلا

بعد اُسکی پھر وہ سفیانی پلید
قاتل سادات ہا مانند یزید

کرچکا ہی رقم یارو بعد ر
جو کریگا سبدن ظلم و غدر

اوسکی جد باد ریگا سن تبا
ہوگا از قوم بنوکلب ہی فنا

ہیجیگا اک فوجکو وہ نابکار
حضرت مہدی پہ پہر کارزار

جبکہ آپہونچیگی وہ اُس سیل موج
بیچ مین یک مدینہ کی وہ فوج

اور اُس صحرا مین پر کوہسار
جابجا لوگ اوسکی پکڑینگی دار

اگلے پچھلے تو وہ سارے مردمان
خسف ہوونگی زمین مین اُس زمان

اور پہر اُن سبکا روز بعث و نشر
حسب احوال و عقاید ہوگا حشر

اُن ہزارون نیک و بد سے دو کس
کوئی نہ پاوینگی امان الا دو کس

ایک تو وہ جو کہ وہ قصہ تمام
جا کریگا عرض پیش آن امام

اور وہین دوسرا انکا پتا
جاکر اس سفیانیکو دیگا پتا

اور سب نصرانیونکو بھی وہی
دیگا اس آفت سے جا آگہی

پہر تو ہر اک سمت سے آکر حسود
اپنی اپنی فوج لی ہوونگے نمود

اور چلین گے کرکی بلوا بیشمار
اُس امام دین پہ پہر کارزار

فوج مین انگریز کی با عز و شان
نصف ہوویگی اُس زمان انگلستان

اور زیر سر نشان بارہ ہزار
ہوونگی جنگی پیادہ اور سوار

حضرت مہدی بھی پہر تشریف لے
مکے سے جاوینگے یثرب کو چلے

اور زیارت کرکی اُس فرخندہ نام
روضۂ ختم رسل کی وہ امام

زود تر فرماوینگے واں سے سفر
شام کی جانبکو با صد کر و فر

جو کہ ہی شہر دمشق اُس شام مین
جا وہان ٹہرینگی اُس ایام مین

دوسری جانب سے پہر اہل فرنگ
آ مقابل ہوونگی باسامان جنگ

لشکر اسلام مین سے اُس زمان
تین ہو جاوینگی فرقہ بیگمان

ایک تو اُس شاہ دین کو چھوڑ کر
خوف سے انگریز کی منہ موڑ کر

بھاگ جاوینگی وہان اُس خوف سے
جیسے ابلیس لعین لاحول سے

انکی توبہ بھی نہین سنیگا حق
جس سے ہوون مغفرت کی مستحق

اور ایک فرقہ نبی ناموس و ننگ
قتل ہو جاویگا وان پر کرکی جنگ

جیسے سب بدر و احد والی شہید
رتبۂ اعلی سے ہوونگی مستفید

ایسے ہی سب انہین پروردگار
دیگا اپنی فضل سے اجر بیشمار

اور فرقہ تیسرا ہو کر دلیر
جا پڑیگا جنگ مین مانند شیر

اور وان داد شجاعت دی شتاب
ہوگا وان نصرانیون پر فتحیاب

اور اس دنیا سے جنت نامی کو
جاوینگی تقی کو وہ نیکخو

اور حق ان سبکو تا حین حیات
ہر بلا سے بخشیگا نجات

بار دیگر وہ امام دین پناہ
پہر نصارا پر چڑہینگے لے سپاہ

کہاوینگے لوگ اکثر اس دن قسم
لشکر اسلام مین کر آج ہم

پہر نہ آوینگے جو کرتی ہین سفر
فوج پر اعدا کی لیکے فتح و ظفر

آخر انمین سے بہت اہل جہاد
قتل ہوونگی دیکھو انمرد کی داد

لوگ تھوڑے لیکے وہان سے وقت شام
آوینگے خیمہ مین اپنے وہ امام

دوسرے دن فوجکو کرکی درست
پہر لڑائی پر کمر باندھینگی چست

اور اسی دستور پر ہوکے بہم
فتح کر دینے پہ کھاوینگے قسم

الغرض اس دن بھی اکثر حق پرست
ہوونگی وان جام شہادت سے مست

اور وقت شام وہ حق کی خلیل
آوینگی خیمہ مین با جمع قلیل

تیسرے دن تو نہین اکثر غازیان
جاکرینگے پہر وہان سر بازیان

اور تھوڑی غازیونسے وقت شام
جاوینگی مسکن کو لی تشریف امام

روز چوتھے پہر وہ شاہ شرق و غرب
فوج اعدا پر چڑہینگے بہر حرب

ساتھ لیکی وہ پیادہ اور سوار
خاص خیمونکی جو ہوونگی پاسدار

بارے اس دن حضرت رب العباد
ایسی دیگا فتح کامل بامراد

جیسی آنحضرت کو باجند نفر
بدر میں کی تھی عطا فتح و ظفر

اور وہاں پر اس نصاریٰ کی سپاہ
ہوگی اس مقدار سے قتل و تباہ

کرد یا غوش نہیں ہونگی کچھ دری
پھر نہ باقی ہوگی ہوی سروری

اور باقیماندہ با جمع قلیل
سو بسو بھاگیں گے ہو کر خوار و ذلیل

بعد اسکے وہ جناب مستطاب
جنگ سے اعدا کے ہو کر فتحیاب

نوبت دیدیمگی کے انعام اس زمان
خار نوکی تیغ کے نکلے تا دامان

پر نہوگا کوئی خوش اس گنج سے
اپنے خویش و اقربا کے رنج سے

کیونکہ اکثر خانمانکی خانمان
ملگئے خاک زمین میں اس زمان

زندہ رہجاویگا کوئی سو میں ایک
قسمتہ سو بھی کہیں ہمرد نیک

خانمانکی خانمان جب ہل گئی بیخ
لگگئے ہوں جیسے اک مفصل بیخ

مال لی تب کب وہ ہوگا یاد حال
بلکہ ہوگا مال وہ غم کا وبال

لگا سینہ جب تیر قضا
کیا ہی چارہ غیر تسلیم و رضا

مال سے خوش ہوں جو بیشک ہیں جہان
تارک دنیا کو بھاتا ہی کہاں

غزل

سیم و زر سے کہیں بہتر ہے دریوزہ کا شکم
گنج قارون بھی جو ہووے تو نہ کچھ سمجھے ہم

سنگ دنیا میں بلا ہے سب اہل دول
کہاں ہیں وہ زر و نسب اس دولت پہ ارم

کچھ خیال انکو نہیں عاقبت انتہیٰ کا
کہ ہم آئے ہیں کہاں سے اور کدھر جانا ہے ہم

دیکھ اس ہمت عالی کو کر سلطان بلخ
کہ وہ تھا صاحب اورنگ و زر و تاج و علم

جبکہ دیکھا کہ ہے اس دولت فانی کو زوال
چھوڑ کر بیٹھا وہ گوشہ میں سب جاہ و حشم

اس فرش شاہ نے کی کنج قناعت میں نشست
کردگار اس سے ملا یارانہ قدم

خاک سر پر نہ اڑا آج ریاست کے لئے
گوشہ میسر ہے از تخت کی و افسر جم

دیکھ قارون کی طرف بدیدۂ عبرت سے ذرا
لیگیا یاں سے نہ کچھ سر پہ بجز بار ندم

مال کیا مال ہے اعمال سوا ہی غافل
کام آویگا نہ کچھ حشر کو دینار و درم

گو کہ تسخیر میں ہے دہر کے زر مال و منال
لیک تاثیر میں کمتر نہیں کچھ از سم

آج یاں تجھسے ہو جو کرلے تو سامان سفر
کل وہاں کیا ہی بجز حسرت و اندوہ و الم

کوئی دنیا سے نہ لیجائیگا اعمال سوا
ملک کہتا ہوا گر دہر عرب تا بعجم

حب دنیا ہے بلا ربط کے دوست عقبیٰ
دوست کچھ بھی نہیں اسکو جوار بار کرم

چھوڑ اس مال کی الفت یہ سمجھ [illegible]
جسنے سو ہر ہے کہ بہتر تھی مثال رستم

جو مسافر کہ وہ اس دار فنا میں آیا
نابینا ہوگا ضرور اسکی تیغ اعدام

کل جو اس باغ عدم میں گل [illegible]
سب ہوا ہو گئی وہ جوں مثال شبنم

اگر اس باغ میں بوٹا خزان کا [illegible]
مار سے پھر تو یہ گل دھوکے [illegible]

بر طلسمات جہاں غرہ نہ ہو کہیں حکایت
ہیچ باقی تو ہاں بجز ذات قدم

اس حکایت کو محمد تو زیادہ نہ بڑھا
پھر یہاں گر اسی قصہ اول کو قلم

تتمہ

کہتے ہیں کہ غازیان بے نظیر
پا چکینگے جب کہ انعام کثیر

کشور اسلام کے تب انتظام
کرنے پر مشغول ہونگے وہ دوام

جسقدر ہونگی حقوق خلق عام
انکو با خوبی ادا کرکے تمام

اور افواج ظفر امواج کو
دینگے فرمان تا کہ سب تیار ہو

جا کرینگے سلطنت کا انتظام
حسب احکام امام خاص و عام

اور خود وہ حضرت عالی مطاع
اس مہم سے پاکے باخوبی فراغ

ہونگے عازم کرکے انکو یاد
شہر استنبول پر پھر جہاد

آخرش ہو ویگی جادہ پاک بوم
جبکہ ساحل دریائے روم

تب بنو اسحق کے ستر ہزار
لوگ اسجا ہونگے از حد شمار

کشتیوں میں کرکے ان سبکو سوار
جنگ پر بھیجیں گے اس دریا کے پار

جبکہ استنبول میں سب وہ گروہ
جا کے داخل ہونگے باشان و شکوہ

اور کہینگے باآواز بلند
ہیں یہ سب کام خدا کی بخلاف
اور وہ انکی کافرونکو مار کوٹ
تب کرینگے پہر وہانکا انتظام
تب سے پہر اس ختم تک ہیں بیگمان
اتنے میں پہر اک خبر دہشت اثر
اس خبر کو سنکر وہ عالی جناب
اسکی تحقیقات کو اک فوج سوار
جانا ہوں نکامیں نام و نسب
ہونگی وہ مقبول رب العالمین
بعد اسکے وہ امام راہ بر
کچہہ دنونکے بعد پہر آ دیکہرج
کہتے ہیں دجال کو اسی بالمود
رنگ گورا قد دراز ہو سر
جبکہ نکلیگا یہان پر وہ قبیح
اور مارینگا وہان وہ مفتری
پہر وہانسے رفتہ رفتہ ناگہان
کہتے ہیں اس شہر کو ستر ہزار
اور بہ باہم ہونگے انواع فساد
کہ الوہیت کی بیری بیگمان
اسکے ہاتہون سے بحکم کردگار
دیکہتا ہی اسکی شکل زشت فام
اور نہ پہچانیگا کوئی زینہار

ہووینگی دیوار جو اطراف شہر
کرکے یورش تب وہ مردان دلیر
جبکہ ہر اک کافران نابکار
اور کرینگے جلسے بیعت کو شروع
اور بخوبی سلطنت کا انتظام
یعنی کیا بیٹہا ہو دجال آیا ہے
اور پہلی ہی سفر میں وہ امام
افنکے حق میں خاص ختم الانبیا
اور بلکہ انکی سب کہوڑ دینگا نہ
اسقدر پہر دریافت ہو ویگا کہ پہر
اس جگہہ سی ہونگے آہستہ خرام

نعرہ تکبیر وہ سب ارجمند
گر پڑینگے دفعتہً ہو کر شگاف
تب متاع و مال انکا لینگے لوٹ
قاعدے پر عدل و احسانکی تمام
ہوگا عرصہ چہہ برس یا سات کا
اسقدر لوگونمیں ہوگی منتشر
ہونگی عازم شام کی جانب شتاب
آگے آگے بہیجینگے جاسوس وار
اور انکی جد و آبا کا ہی سب
بہترین عوم روی زمین
جلد رفتاری کی نمین سو قوم کم

اسمین مرقوم ہے احوال خروج دجال حسب اخبار صحیحہ و سند پہ لیے بہتان

ہونگے پیچاپیچ دمرکب اسکا خر
ہوگا لوگونمیں لقب اسکا مسیح
سب کے لاف دعوی پیغمبری
ہوگا داخل جب میان اصفہان
شخص از قوم یہود نابکار
اسکے ہاتہون سے میان ہر بلاد
جان و دل سے ہو ہر ای مرمان
ہونگی ظاہر خرق عادت بیشمار
بوجہہ لین کے خواندہ ناخواندہ تمام
جز مسلمانان عالی اقتدار

اور ہوگی کور اسکی چشم راست
پہلے سب کے ہوگا اس ایام مین
یعنی میں آخر زمانکا ہون رسول
تب خدائی کی اور یہ وہ نابکار
جان و دل سے ہونگی سب اسکے شریک
ہوگا جس طرف میں اسکا گذار
اور کرتے ہیں روایت یون بیان
اور حروف کافر اسکے باوجود
کہ یہی دجال ہی جسکی خبر
اور ہوگا ساتہہ اسکی شعلہ دار

تا کہتے ہی تکبیر با آواز جہر
گہس پڑینگے شہر میں مانند شیر
ہو کے جلتینگے داخل دار البوار
اس جگہ میں وہ امام باخضوع
کرتے میں شاغل ہیں لگے وہ امام
خاندان پر سب کی آفت لایا ہے
مقتدای امت خیر الانام
یوہیں فرماتے کہ بیریب و ریا
ہوگا جیسا خواہ ابلق یا شریک
اب ملک دجال پر نکلا ہیں
ملک کا کرتے ہو سب انتظام
ہوگا اس دجال ملعونکا خروج
کہ وہ ہی اک مرد از قوم یہود
مثل انگور کلان ہے کم و کاست
اشتہار اسکا عراق و شام مین
سب کرو تم میری دعوت کو قبول
لاف زن ہوگا دہان فرعون وار
بوجہکر معبود اپنا ٹہیک ٹہیک
وا انکے لوگون سے کہیگا آشکار
کہ برای امتحان بندگان
اسکی پیشانی پہ ہووینگی نمود
و کے خود حضرت خیر البشر
نام ہو دوزخ اک بڑا اپنا ربار

اور جدا ایک باغ تھا اسکا بہشت
اور جو ہونگی اسکے یار جان نثار
اور وہ باغ خوش ہوا خوش طبق
جسکے تئیں جانیگا دیگا لی شمار
جبکہ جا گذریگا وہ شریر
پھر زمیں کے تئیں کہیگا بیگمان
یعنی تم سب ذبہ ور گوشت ہو
اور جو ہونگی اوس سے برخلاف
بعد اسکے تیسرے سال آشکار
جب کریگا حکم اسکو وہ دغل
اور بعضونسی کہیگا برملا
جب فرمان پھر یاطین لعین
یون بھی کئر سست ایمان انکو
گو کہ دیکھیں گے ہزاروں سے طلسم
بلکہ بھولینگی وہ اپنی بھوک پیاس
اور بہت سے مرد ونکا لی ہجوم
جب فرشتونکی حفاظت سے تیمار
ان دنوں جو ہوگی تیرگی فصیل
سب استادہ باتیغ و علم
کہ ہوگا کب کسی ڈھب سے گزار
کہ جو ہونگی شہر میں بداعتقاد
پھر جو بھاگینگے نکل اس مجاز
جا کر اسکی فوج میں مانند تیر

تازہ تر پر میوہ وزیبا سرشت
دیگا رہتی کو انھیں باغ بہار
کافرونکی حق میں جو ہیں نار حریق
اور بچا ہیگا انھیں گا زینہار
لیکے ہمراہ اپنے اک جمع کثیر
جلد پہنچیگا کر زراعت پاس نہان
اور باغ خوبی انہونکو تیسرے دو
ہوگا مانع انکوان خیر و نسے صاف
خشکسالی ہوگی بیحد و شمار
کہ بہر فرمان سے آبا ہر نکل
گر تمہارے باپ کو دون جلا
لعنۃ اللہ علیہم اجمعین
ہونگی اُسپر معتقد حق جانکر
اپنی آنکھونسی بہر آئین و رسم
ہونگی یاد حق میں لوگ جو وہ شاکر
جاکی ہوجیگا میں ہر کی دھوم
اس جگہہ دیکھیگا ہر سو آنکا
اسمیں ہونگی سات دربقال و قبلی
تا کریں و جالیوں کا سر قلم
اس مکان بالامان میں سب نہاں
جون منافق اور اہل ارتداد
جا پڑینگی فتنہ دجال میں
سمجھا با گھیر لیگا وہ دلیر

دشمنونکو اپنی وہ ملعون بد
بر حقیقت میں وہ نار شعلہ بار
اور کھیگا آب اور پختہ طعام
اور جو ہونگی کافران روسیاہ
تب کہیگا ابر سے جلدی برس
اور درختونسی کہیگا کہ پھلو
بس خدا کی حکم سے کم و کاست
کہتے ہیں دجال کی پہلو و سال
اور جو دولت زمیں میں ہے گڑی
تب روان ہوگی نکلا آشکار
تب تو جانو گی مجھکو معبود حق
آئینگے باہر زمیں کر کے شگاف
اور جو ہونگی اپنی ایمان پر قوی
اونکو تئیں محفوظ رکھیگا خدا
الغرض پھر لوہیں وہ خانہ خراب
پھر وہانسی جانب بیت الحرام
تب تو پھر بھاگیگا ہو بد حواس
ایک اک در پر بام گرد گار
شہر کا دیکھ اس خطر پر بند و بست
پھر وہیں روزوں وہاں ان خلیفہ
سب نکل بھاگینگی کہ خوف فنا
بعد اسکی کن رنگ تیز ہوش
اور سب لوگونسی پوچھیگا پتا

آگ میں ڈالیگا از روی حسد
مومنون پر ہوگی جون باد بہار
ساتھہ اپنی وہ لعین عقل خام
اسکی تئیں پھینکیگی خاص انبیا الم
ابر برسائیگا پانی وہ میں بس
اور ہو اُسی کہیگا اس پر لو
ہو ویگا ویسا ہی سب کچھہ بے اذیت
قحط سالی ہوگی عالم میں کمال
مدتوں سے ہوتی یوں تب پڑی
پیچھے پیچھے اس لعین کے سایہ دار
نیت خالص سے اپنی پالی رزق
اونکی ہو پانی کا ہمشکل صاف
وہ ہیں کر نگی اسکی پیری
فتنہ و آشوب سے اسکے سدا
سیر کرتا جہید ملکونکی شتاب
ہوگا راہی وہ لعین تا شہر فام
سمت کے تیرکی وہ تاحق شناس
ہونگی ہیں دو دو ملک رو عد دار
رعب سے ان آن جاینگا وہ خود بدست
تین بار آیگا ایسا زلزلہ
شہر کی باہر اور اڑتی سر پہ خاک
شہر سے نکلے گا یا جوش غرور
کہ مجھی دجال کو تم دو بتا

ہے کہا وہ بد سرشت و بد صفات
کیفیاب ہاں کا از روی خشم
اور ہونگی بعض مانع اس سبب
سنکے یہ بولیگا وہ ناحق سنا کر
آتے ہی وہ پیر مرد دیر ہوش
حال تیری صورت دیر لگا کھل
سنکی یہ تقریر وہ خانہ خراب
وہیں حسب الحکم دجال شریر
کہ تمہاری سامنے اک فرمان
سب کرینگی عرض اسکا دیر و
پھر اسی فی الفور وہ دیگا جلا
یون ہی جیسے فرما گئی خیر البشر
لوگ یہ سنتے ہی اک تلوار لا
پھر کہیگا اسکو تم جا کر شتاب
سر دیو جاویگی وہ آتش تمام
اور اسکی لوگ بھی سب خاص و عام
سلگ بجھ جاویگا اُسکا کمال
جبکہ پہنچیگا دیب شہر شام
اور آمد اُسکی سن اُس آئین
سن وہانسی وہ امام ذی شرف
وہین امر حق سے فوراً دیکھ
نزدیان لوگونسی سنکو اکھ صبح
کرے تعظیم انکو بلا حد احترام

اُس سے کرنی ہے مجھے دو ایک بات
نام لے ہے اُس غلط ہیں شوخ چشم
کہ کرو مت قتل پر فرمان ب
کہ شتابی لاو اسکو میرے پاس
یون کہیگا اُس لعین سے کہا جو نر
سو ہو بود فرما گئی ختم رسل
یون کہیگا اپنی لوگونسے شتاب
لا کی آرے سے اُسکو پھر ڈالینگے چیر
زندہ اس مرد کو کر دون اس زمان
کہ ہین اب بھی شک ایک مو
دو تو ٹکڑی تھی آپسمین بلا
کہ جلا دیگا ہے مجھے تو مار کر
لے تاسف اسکا کاٹینگی گلا
ڈالو آتش مین کہ ہو جلکر کباب
جون تھی ابراہیم پر بردو سلام
غرق ہونگی بحر حیرت مین تمام
پھر جلاوے کوئی مردہ کیا مجال
کہتے ہین جسکو دمشق اے نیکنام
ہونگی شاغل جنگ کی سامان مین
لائینگے تشریف مسجد کی طرف
حضرت عیسی کو از بام فلک
پھر زمین کی واسطے اُترینگی مسیح
پاس بٹھلادینگی اپنے وہ امام

لوگ اسکی سن یہ گفتار کرخت
بعض کافر یون کہینگے بے دریغ
بعض اسی اثنا مین سن قیل و قال
آخرش لائینگے جا اُس پیر کو
کہ تجھی مین جانتا ہون آ خبیث
کہ وہ ہوگا بانی ظلم و فساد
کہ اسی دم ایک آرا جلد لا
پھر کہیگا وہ شقی رو سیاہ
تا تمہاری لوح دل سی حرف شک
اور جو یون ہووے تو بھی خوب ہے
زندہ ہوکر پھر یہی دیگا جواب
پھر کہیگا وہ شقی ہو خشمناک
لیک اُسکی تن سے از امر خدا
آگ مین ڈالینگے جب وہ موذیان
دیکھ اس احوال کو وہ نابکار
بعدہ اسکو ہوگا اقتدار
پھر وہانسی ہونگی نادم بیشمار
اور وہین پر ہونگی سرزیر گمان
جامع مسجد مین پھر آ با نیاز
جو ہین سب ہونگی جماعت پر کھڑی
اپنی کندھی پر شتابی کر سوار
بعدہ یا مہدی والا نسب
اور کہینگے ای رسول پاک کنس

طیش کھا دوڑینگی پھر ایک لخت
کہہ کی اسکو مارنا لازم ہے بہ تیغ
جا کرینگی اُس لعین سے ہمقال
اس لعین کی روبرو تقریر کو
تو ہی ہے دجال از روی حدیث
سرکش و گمراہ بھی حد سی زیاد
چیر ڈالو اسکو سر سے تا بپا
اپنے لوگونکی طرف کرکے نگاہ
دیکھ نہ قدرت مری ہو جا کے حک
ہمکو تو تیری خوشی مرغوب ہے
یعنی تو دجال ہی اے پر عتاب
ذبح کر ڈالو اسی بے ترس و باک
ایک سر سو بھی نہین ہوگا جدا
کچھ نہ ہوگا تو بھی نقصان زبان
سخت ہوگا اپنے دل مین شرمسار
پھر جلانے پر کسی کے زینہار
شام کیجانب کریگا وہ فرار
رونق افزا مہدی آخر زمان
عصر کی ہوگی اذان پھر نماز
آگے پیچھے صف بصف ہو برپے
لشکر شرقی پہ لائینگے اوتار
حضرت عیسی ملاقی ہونگی جب
آپ ہی کیجی امامت ہوکی بیش

وہ کرینگے معذرت کہ ای امام
آپ ہی سے ہوگا اسکا انتظام

کیونکہ اس دن ہے تمہارا کلام
یعنی تم ہی ہو ہیں بعضوں پر امام

اس لیے لازم ہے ہمکو اقتدا
آپ کی پیچھے کہ ہو تم مقتدا

آخرش مہدی بصد عجز و نیاز
پیشوا ہوکر پڑھا دینگے نماز

بعد ازین جب پڑھ کے پائینگے فراغ
مہدی عالی نسب دشمن کی مانع

تب کہینگے ای رسول ذی شرف
آپ چلئے یاں سے لشکر کی طرف

اپنے ہاتھوں کیجیو حسب مراد
انتظام فوج و سامان جہاد

پھر کرینگے عذر وہ حق کے رسول
کہ نہیں یہ آپ ہی کیجیے قبول

آپ ہی سے ہوگا یہ عقدہ کشود
آپ اسمیں خوب ہیں کار آزمود

میں فقط دجال کو کرنے ہلاک
جز جسے آیا ہوں یاں ای روح پاک

کیونکہ ہے موقوف اس کافر کی موت
میری ہی ہاتھوں ہو اور فوت

اسمیں مذکور ہے جب لشکر مہدی سے مسیح جاکے دجال کو مارینگے بیک ضرب سنان

اس طرح فرماتے ہیں اہل خبر
از حدیث حضرت خیر البشر

کہ امام مہدی والا نژاد
بعد اس شب کی بوقت بامداد

جا مقابل ہونگے با عزم جہاد
لشکر دجال سے کر حق کو یاد

حضرت عیسیٰ بھی بصد توقیر و عز
جا مقابل ہونگے لی تیغ ظفر

اور ہوگا آپ کا دم اسقدر
دور رس اسوقت جوں تیر نظر

بس جو کوئی آئیگا پیش نظر
گر پڑیگا مضمحل ہو خاک پر

مرغ روح پھر ہوا از یک نفس
ہوگا پران چھوڑ کر جا کے سقر

پھر تو یوں بھاگینگے ہر اک در سے
دیکھتے ہی سایہ جیسے نور سے

جب یہ پہنچیگی خبر دجال کو
تب تو وہ معلوم کر اس حال کو

دفعتہ بھاگیگا اس انداز سے
زنع جوں بندوق کی آواز سے

حضرت عیسیٰ بھی با تاب و توان
ہوگی پھر اسکی تعاقب میں دوان

لکھتے ہیں راوی کہ ہے دوان اک مقام
بالکے کہتے ہیں سکو خاص و عام

جا وہاں مارینگے نیزہ بر محل
کہ گریگا پشت خر سے کھا کے بل

یعنی باب لد یہ دجال قبیح
ہوویگا مقتول از دست مسیح

پھر تو دیکھا اس دجال کو سب خاص و عام
یعنی از فوج ظفر موج امام

کرکے یورش لشکر اعدا میں دو
ہووینگے شاغل بقتل یہود

سارے دشمن ہونگے یوں قتل و تباہ
کہ بتاوینگے کہیں جا کے پناہ

گر چھپیگا کوئی بالاے شجر
یا چھپیگا کوئی جا زیر حجر

خود بخود آواز دیگا وہ درخت
ہے جڑا مجھ پر یہود تیرہ بخت

اور لو نہیں وہ شجر کہدیگا زود
کہ چھپا ہے میرے نیچے یہ یہود

سارے بد دستونکو یوں ہیں قتل و بند
جاکرینگے غازیاں بر فتح مند

کہتے ہیں راوی یہ عقدہ کا درخت
گر چھپیگا اسمیں کوئی برگشتہ بخت

وہ نہیں ہرگز بتاویگا اسے
بلکہ حامی ہو چھپاویگا اسے

حلق میں دجال ملعون کا قیام
مطلقاً چالیس دن ہوگا تمام

یعنی از روز خروج و تا ممات
ہووینگے چالیس دن اسکی حیات

کہتے ہیں پر راویان ست گو
اسطرح سے حال اسکا ہوبہو

نکلیگا جس روز دجال جہول
سال بھر کا ہوویگا اسکا طول

دوسرا دن بعدہ مقدار ماہ
تیسرا اک ہفتہ کا بے اشتباہ

ہونگے لیکن تین دن اس طول پر
باقی ہونگے اپنی ہی معمول پر

بعضے راوی کہتے ہیں ای بانیاز
اس جہت سے ہوئینگے وہ دن دراز

اُن دنوں خورشید کو وہ ناگہاں
قید کر دیگا فلک پر آشکار

لیک اس کا ذکر کو یہ وقت کہاں
یہ بھی ہے کچھ حکمت رب جہان

ایک روز اصحاب دین نے کر کے غلو
جا کیا ختم رسل سے اسکا ذکر

کہ نماز اس روز ہوگی کس نمط
سال بھر کی یا کہ اک دن کی فقط

کہ نماز اُس دن بہ تخمین ہے مقصور
ہووے گی اک سال کی پڑہنی ضرور

بعض دن جو چرخ پر ابرِ مطیر
ڈھانک لیتا ہے رخِ شمسِ منیر

پھر بہ تخمین و تحری ہر نماز
پڑھتے ہین اُس روز سب اہلِ نیاز

در جواب اسکے شفیع المذنبین
یون لگے فرمانے یا اصحابِ دین

شیخ محی الدین عربی بے ملال
اسطرح دیتے ہین سند کی مثال

تیرگی سے امتیازِ صبح و شام
ہو نہین سکتی ہے مطلق اے ہمام

یو ہین اُسدن چاہیے کرنا حساب
ورنہ پھر واللہ اعلم بالصواب

اس روایت مین ہے مذکور کہ مہدی و مسیح جو کہ ایمان پہ رہے دینگے انہین امن و امان

اس طرح ہے اخبار صحیح
کہ امام مہدی و حضرت مسیح

سیر فرما ہونگے اطرافِ بلاد
ساتھ لیکر فوج پھر عدل و داد

اور جنہون کے لٹ گئے تھے خانمان
اس مصیبت سے وہ آئے تھے بجان

دینگے انکو مال و زر حسب المراد
اور کرینگے ہر نمط سے انکو شاد

انکو لٹکے شہر مین آباد کر
اور عطا سے بیکران سے شاد کر

فوج کو فرمائینگے پھر جا بجا
کر کے تنبیہ اس فرقے کو جا

اور یہ بھی انسے جا کہدو ذری
کہ جو اپنی چاہتے ہو بہتری

اب نہین ہے تمسے جزیہ کا سوال
اس زمانہ مین ہے وا الاقتال

سارے وہ شرک و ضلالت سے مفر
ہونگے توحید و رسالت کے مقر

عدل سے انکے ہر اک شہر و دیار
تازہ و تر ہوگا جون باغ و بہار

یون رقم کرتے ہین اکثر راویان
آپکے عہدِ خلافت کا بیان

عمر ہوگی اُس زمان چہل سال کی
اس شہنشاہِ بلند اقبال کی

یا کہ نہ سال از روایات صحیح
اس سے یون معلوم ہوتا ہے صریح

بعدہ مدت مین ہشتم سال کی
ہونگے وہ تدبیر مین دجال کی

اس روایت پر اگر کیجے قیاس
ہوتے ہین سن عمر کے اک کم پچاس

سو تب کر عیسی کو اُس دن کا مدار
ہونگے راحل جانبِ دار القرار

اور پڑھین گے آپ ہی با صد امتیاز
جلکے مہدی کی جنازہ کی نماز

کر کے یہ ساری مہمات انفصال
از عنایاتِ جنابِ ذوالجلال

کیونکہ جو جو صاحبِ ناموس و ننگ
فتنۂ دجال سے آئے تھے تنگ

پر رہے تھے اپنے ایمان پر درست
یعنی راہِ شرع پر چالاک و چست

اور جو اپنا چھوڑ کر شہر و دیار
اُسکے ڈر سے کر گئے ہونگے فرار

پھر نصاریٰ کے اوپر بہرِ جہاد
ہونگے عازم کر کے اپنے حق کو یاد

مار و خنزیر انکے اور توڑ و صلیب
جس جگہہ ہو گیا قریب کیا بعید

تو کرد تم دعوتِ ایمان قبول
اور رکھو گردن بفرمانِ رسول

سنکے یہ نصرانیان سب بے نکیر
ہونگے فوراً تابع و فرمان پذیر

از طفیلِ مہدی عالی نژاد
ہووے گی بر کندہ بنیادِ فساد

اور راہ دین پہ نور سے تمام
گرم رو ہو جاوینگے سب خاص و عام

کہ یہان پر وہ امامِ باشعور
قدرتِ حق سے کرینگے جب ظہور

بعدہ عہدِ خلافت بے ملال
ہوگا مطلق ہفت یا کہ ہشت سال

کہ خلافت با فراغت ہفت سال
ہوگی اس عالم مین پھر رنج و ملال

پھر نہ ہم مین وہ امامِ نیک نام
ہونگے یا عیسی بلاقی والسلام

بعد انکے وہ امامِ با صفا
رونقِ شرعِ شریفِ مصطفے

اور عیسی ہی کے ہاتھون سے تمام
ہوگی سب تجہیز و تکفین امام

کر کے جلکے دفن جنبِ رسول
ہونگے انکے ہجر سے خلق ملول

ای محمد کیون گذرتے دل پہ شاق
صدمۂ ہجر محب بے نفاق

اسمین مذکور ہے جو پھر خروج یاجوج

بعد ازاں سب راویان بے نفاق
یوں روایت کرتے ہیں بالاتفاق

آئیگا حضرت عیسیٰ پہ خدا کا فرمان

کہ امام مہدی فرخندہ فال
اس جہاں سے جب کرینگے انتقال

تب وہ سارا رتق و فتق سلطنت
اور مہمات امور مملکت

اور مدار دین و دنیا سر بسر
ہوگا سب موقوف روح اللہ پر

اور ہونگے اس زمان سب خاص و عام
مستعد راہ شریعت پر تمام

پھر اسی اثنا میں ہوگی آشکار
حضرت عیسیٰ کو وحی کردگار

اس طرح کی لائینگے اب ہم یہاں
آفرینش اپنی سے کچھ بندگان

ہونگی وہ سب بانی ظلم و جفا
اور نہایت بیحیا دلی دغا

کوئی اس عالم میں از روئے جدل
اٹھ نہ کر لیجائے سبقت کیا مجال

قتل و غارت سے انھونکی فرمان
کوئی بھی ہرگز نپاویگی امان

ہے جو کوہ طور کی اوپر حصار
سخت بنیان و بلند و استوار

اپنے سب لوگونکو بے اشتباہ
دیجیو اس حصن میں جاکر پناہ

دیکھ روح اللہ اس منشور کو
ہونگے رخصت لوگ لیکر طور کو

پھر اسی اثنا میں با جمع کثیر
جو کہ ہیں یاجوج و ماجوج شریر

سد ذوالقرنین کو کرکے خراب
یک بیک باہر نکل آوینگے صاف

ہونگے مور و ملخ سے بھی زیاد
دل کے دل وہ بانی ظلم و فساد

پھیل جائینگے جہاں میں مثل موج
جوق جوق و فرقہ فرقہ فوج فوج

اور کرینگے قتل و غارت سے تباہ
ایک عالم کو وہ سارے روسیاہ

کہتے ہیں کہ جو تھا یافث ابن نوح
اسکی اولاد ہیں یہ پر فتوح

اور ایک انکا ہی اقصائے شمال
ہفت کشور کی پرے ہیں جبال

یعنی کوہستان اوتر کی اور
اور ہے اسکی پرے دریا شور

اسمیں انکی ہے خلقت اسقدر
کہ نہیں اوس جا کسی کا گذر

اور لب دریا یہ ہیں دو کوہسار
شرق سے تا غرب مانند جدار

اور بالائی ہیں ہیں وہ اسقدر
گویا انکی چرخ سے گھستی ہیں سر

آگے ایک گھاٹی تھی انکی درمیان
جسطرف سے آتی تھی وہ موذیان

سد روئیں جو سکندر کی ہے بین و جلیل ہیں بنا اسکی ہے اسطور سے اے جان جہان

جو کہ ذوالقرنین تھا سلطان دین
صاحب تخت و زر و تاج و نگین

ہفت کشور میں وہ شاہ بے نظیر
یوں تھا جیسے چرخ پر مہر منیر

اپنی دار السلطنت سے ایکبار
سیر عالم کو چلا وہ شہریار

سیر کرتی کرتے با فوج و سپاہ
پہونچا اس ملک میں طے کرکے راہ

قوم نے دیکھا جو انکی یہ ہجوم
جانا آخر یہی ہے سلطان روم

آ ہوئے نالان میان بارگاہ
اور لگی کہنے کہ اے گیتی پناہ

ہم تری پاس آئے ہیں سب مستغیث
از شر یاجوج و ماجوج خبیث

جو کہ ہیں اس ملک میں دو جبل
انکی گھاٹی سے وہ آتی ہیں نکل

ہمکو ہوتا ہے انہو سے دردسر
لوٹ لیجاتی ہیں سارا مال و زر

اب اگر ہو سکے اسکا علاج
جو کہ فرماوے گی ہم دینگے خراج

ہو کسی تدبیر سے یہ راہ بند
تا نہ آنے پاویں وہ ناحق پسند

بادشہ نے سنکے یہ قصہ تمام
در جواب اسکی یہ فرمایا کلام

کہ نہیں ہے جز یہ میرا خیال
سب دیا ہے حق نے مجکو جاہ و مال

پر ہے ایک تدبیر مشکل بے شمار
ہو سکے گر تم سے یہ محنت کا کار

حسب حاجت مجکو ہے گفت و شنید
جمع کر دو ملکے سب زبر الحدید

اور اسی مقدار لے آؤ نحاس
تابعوں حق کردن محکم اساس

الغرض ان داد خواہونکو تمام
حسب فرمان شہ عالی مقام

آہن و مس وانیہ لاکر بیشمار
کر دیا سب جمع اک انبار وار

بعدہ از حکم شاہ پرشکوہ
جا کے معماروں نے بین ہر دو کوہ
غور سے خوب اسجگہ کو دیکھ بھال
وسعت و رفعت پہ اسکی کر خیال

غرض از حکمت فزو بہر و رائے
ساٹھ گز کی چوڑی اسکی بنا رکھے
پھر لگے اسکو بنانے مثل قصر
اک طرف سے سد یہ بنایا ان عصر

تانبے کو پگھلا کے نیچے ڈالتے
لوہے کی ٹکڑے اوپر بیٹھاتے
یوں نہیں کرتے کہ بے بیرون خلل
دی ملا تا قلہ ہر دو جبل

اسطرح سے وان یہ با صد جد و کد
شاہ ذوالقرنین نے باندھی سد
ہو اگر کچھ ذوق اس تحریر مین
دیکھ لی جا کہف کی تفسیر مین

ذکر ہی اسمین جو یاجوج و ماجوج خبیث منتشر ہونگے یہ ہر سو پی تخریب جہان

اسطرح فرماتے ہین اہل حدیث
کہ جو ہین یاجوج ماجوج خبیث
رہتی ہین مشغول وہ ناپاک کیش
کھودنے مین سد ذوالقرنین کی ہمیش

یعنی اس دیوار کو لیل و نہار
کھودتے رہتے ہین وہ سب بیکار
پر مدد اپنی سی کرتا ہے خدا
پھر وہی دستور اول پر سدا

لکھتے ہین پھر راویان باصفا
اسطرح سے کہ بعہد مصطفیٰ
ہو گیا تھا ایک سوراخ اسمین یون
کہ ہو حلقہ دو انگشتون کا جون

یعنی جون سبابہ و انگشت بر
کھینچے حلقہ ملا کر یک دیگر
پر نہ تھا ایسا کوئی شخص اسمین جو جائے
یا ادہر کو ہی اس جانب کو آئے

اس زمان مین جب ہوگی شکست
تب نکل آوینگے وہ ناحق پرست
انکی کثرت کی کہو کیا مین مثل
کوہ سے نکلے ہے جون ٹیڑی کا دل

جو کہ طبرستان مین اک چشمہ ہی آب
کہتے ہین جب طبری بحیرہ اسکو سب
بے نہایت ہے عمیق و بس قعیر
اور مربع اسقدر وہ آبگیر

کہ ہر اک جانب ہین اوسکی اتی
ہو مسافت تا با دس کوس کی
جمع اول ہی انہین سے جب آئیگا
آب اس تالاب کا پی جائیگا

جمع آخری جبکہ پہنچیگا وہان
آب کا ہرگز نہ پاویگا نشان
لیک جانینگے کہ یہ تالاب تھا
اور کبھی شاید کہ اسمین آب تھا

وان سے پھر کرتے ہوئے ظلم و فساد
منتشر ہوونگے اطراف بلاد
ہونگے وان مشغول وہ ناحق پسند
دریئے مردم خوری و قتل و بند

مارتے اور لوٹتے ہونگے یہی کام
جبکہ پہونچینگے بسان ملک شام
اور وان بھی سبکو ڈالینگے مار صاف
تب کہینگے اپنے دل مین بیخلاف

کہ زمین پر ہم ہوئے جنس بشر
کوئی بھی مطلق نہین آتی نظر
چاہئے اب ہین جو اہل آسمان
ماریے انکو بھی ملکر اس زمان

یہ ارادہ کر کے دیکھینگے وہ شریر
آسمان کی سمت پھینکینگے وہ تیر
یہ تماشا دیکھ کر اہل فلک
یعنی جو ہین آسمان اوپر ملک

تیر انکے بحکم ذو الجلال
خون سی آلودہ کرکے دینگے ڈال
دیکھ تیر آلودہ ہونگے باغ باغ
اور چلائینگے کہ پائی اب فراغ

جو کہ تھی اہل زمین و سکان فلک
سب ہوئے مقتول از انس و ملک
اب کوئی ہمین زمین و آسمان
ہم سوا باقی نہین ہے اس زمان

پر انہین نزدون یہان حضور طور
ہوگا ایسا قحط لوگون پر ضرور
کہ فقط اک گاؤ کا سر بے ستم
ہوگا سو دینار سے ہرگز نہ کم

اب کرون مین نرخ غلہ کا عیان
خارج تحریر ہی اسکا بیان
دیکھ کر تنگی یہ بر نوع صریح
ہونگی داعی حضرت عیسیٰ مسیح

اور صحابی انکے جو ہونگے سب
پیچھے سے آمین کہینگے باادب
حضرت عیسیٰ مناجات جا رسول
دو ہین فورا اس زمان ہونگی قبول

اک مرض ہوتا ہے غایت پر تعب
کہتے ہین اوسکو نغف اہل عرب
سو وہ ہوتا ہی فقط اک دانہ سا
لیک مہلک مثل طاعون و وبا

بکریون کے پہٹر فونکی اکثر یہ مرض
ہوتا ہے گردن مین پیدا الغرض

ایک ہی شب مین فقط یزدان پاک
اس مرض سے انکو کردیگا ہلاک

جسطرح قوم ثمود از قہر رب
مرگئے تھے ایک ہی صبحدم سے سب

جب سنینگے ابن مریم یہ خبر
تب خوشی سے کہولکر قلعہ کے در

اپنے لوگون سے کہین گے اسقدر
کہ ذرا باہر کی لا دو کچہ خبر

مرگئے دیکہو تو وہ سب بد صفات
یا کسی کی ہے ابہی باقی حیات

مارے بدبو و تعفن کے مگر
کوئی بھی باہر نجاویگا بشر

بار دیگر وہ مسیح خوش نصیب
ہونگے پہر داعی بدرگاہ مجیب

اور اصحاب آپکے چہوٹے بڑے
آمین آمین بولینگے پیچہے کہڑے

دو ہین انکے امر خدائے کارساز
آئینگے کچہ طائر گردن دراز

جنکو عنقا کہتے ہین اہل عرب
فارسی کہتے ہین سیمرغ انکو سب

سو وہ طائر ہونگے ہین از بس کلان
رہتے کوہ قاف مین انکا آشیان

الغرض آکر انہین چڑیونکے دل
بعض لاشونکو وہین لینگے نگل

اور بعضونکو اٹہا کر بے ملال
جا بجا سے دینگے دریا مین ڈال

اور ان لاشونکا جو خون دراز
ہوگا بالائی زمین آب پاکباز

اسکے دہونیکے لئے باران سخت
برسیگا چالیس دن تک ایک لخت

ہونگے جو کچہ خام اور پختہ مکان
سب نکلینگے اس سے اس زمان

ہوگا وہ باران کثیر المنفعت
زندگی بخش آب سے انکی صفت

اور بہت ہوگا مبارک وہ مطر
سب کے سینین کیا آدمی کیا جانور

پہر تو سب وحشی و حوش باہم یکدگر
طاعت و احسان پہ باہم ہونگے ملکر

سب کے دل سے کینہ و بغض و قصور
سر بسر یکلخت ہوجاویگا دور

ہونگے سارے مرد و زن سالم مزاج
بیحد پیدا ہو جیسے اقل آج

اور علاوہ اسکے سن اے با فلاح
سارے حیوانونمین ہوگی یہ صلاح

ہین جو موذی جانور خرد و بزرگ
گزدم و مار و پلنگ و شیر و گرگ

سو ہونگے اس زمان ان بد ارسان
ہوگا ایسا صلح انکے درمیان

مثل گرگ و گاو و شیر و دام و دد
سب بنینگے مشفق و ہو بیحد

قاف سے تا قاف دین احمدی
ہوئیگا شایع بعون ایزدی

کفر و شر اور بدعت و فسق و فجور
خلق سے اک لخت سب ہوویگا دور

اور ہو یاجوج و ماجوج کے بعد
چہوڑ کر مرجائینگے ای مرد سعد

جون نیام نیزہ و تیر و کمان
یا کہ اشیار دگر مانند نان

سو وہ ایندہن ہوگا سب سے ریش و تبلک
سب خلایق کیلیئے برسون تلک

اس درس اسلام و دینکا کمال
ہوگا شایع خلق مین ہاتف بحال

بعدہ لوگونمین کچہ قدر قلیل
ہوویگی نفاست سے قال و قیل

اور یہ احوال سارا ہو نمود
حضرت عیسی کی ہوگا در درود

استقامت آپکی سب سے بلال
ہوگی اس دنیا مین چالیس سال

اور کرینگے وہ رسول حق نکاح
ہوگا اک فرزند پیدا با فلاح

بعدہ از حکم رب العالمین
ہونگے راحل جانب خلد برین

پہر کرینگے دفن انکو خاص و عام
درمیان روضہ خیر الانام

اسمین مذکور ہے جو ہے خرج سے اک دود سیاہ
ہوگا نازل بہ زمین از پس خسف و دخان

بعد اسکے سن لے با گوش تمیز
اس روایت کو تو سمجہ اے عزیز

کہ مسیحا ہونگے جب خلد گزین
اس جہان سے جانب خلد برین

بعدہ تب آئیگا قائم مقام
اک خلیفہ ہوویگا ذیجاہ نام

اور وہ ہوگا از تمیمیان یمن
قوم قحطان سے با اخلاق حسن

عادل و اقبالمند و دین پناہ
راسخ و ثابت بتوحید اله

عدل و انصاف سے اسکے تمام
خرم و شادان ہونگے خاص و عام

بعد اسکے پھر کئی باعز و جاہ
اور بھی ہونگی پیاپی بادشاہ

علم کم ہو نیگا سہل سہل
ہوگا رائج رفتہ رفتہ کفر و جہل

مشرق و مغرب کی جانب دو مکان
خسف ہو جاوینگے زمین کے درمیان

پھر اسی اثنا مین اک ناپاک دود
آسمان پر ابر سا ہوگا نمود

آسمان سے پھر زمین پر آکے زود
ڈھانک لیگا سارے عالم کو وہ دود

سارے مومن ہونگے اُس سے جیسے تنگ
اُس اذیت سے کہوں کیا اسکا رنگ

اور ہر اک کافر پر گشتہ سخت
گر پڑیگا جیسے بیخود ایک لخت

کوئی اک دن مین کوئی دو دن کے بعد
آئیگا پھر ہوش مین اے مرد سعد

الغرض کتنے برس با درد و سوز
ہوگی اک عالم پہ تا چالیس روز

پھر انہونکی عہد مین کچھ ایسی ہی
تھوڑی تھوڑی ہوگی پیدا گمرہی

پھر انہین ورزدمن اسکے ماورا
اور اک طرفہ یہ ہوگا ماجرا

ہونگے ان دونو مکانونکے مکین
شکر تقدیرا ور با پاک دین

یعنی جون ہو چرخ پر ابر سیاہ
جس سے چھپ جاتی ہے نور مہر و ماہ

ایسا چھا جاویگا دنیا مین تمام
کہ بہت گھبرا اٹھینگے خاص عام

دود سے رک جائیگی راہ مسام
سخت ہوگی بدحواسی اور زکام

جیسے متوالا کوئی مدہوش ہو
گر پڑے ہی خاک پر بیہوش ہو

تیسرے دن بعض بعض از اہل غش
آئینگے ہوش اپنے مین تا نہ دش

بعدہٗ کم ہوگا وہ دودِ سیاہ
یک بیک نیلے سے از امر الٰہ

سن بیان مغرب سے خورشید جو ہوگا طالع بند ہو ویگا در توبہ بحکم رحمان

کہتے ہین موقوف جب ہوگا وہ دود
صاف ہو جاویگا تب چرخ کبود

ہوگی اک شب ایسی تاریک و دراز
خوفناک پر ملال و جان گداز

سوتے سوتے خلق سب ہوتی تنگ
رات کا ابتک نہین بدلا ہے رنگ

اور جہانتک جانور ہین چند و کل
مارے بھوکو کے کرینگے شور و غل

سوتے سوتے لوگ سب جو تھے پڑے
ہونگے حیران اپنے بستر پر پڑے

یعنی جب ہمنے کیا جرم و قصور
اُسپہ توبہ کرتے ہین ہم یا غفور

تب نمایان ہوگا اک نور فلق
جانبِ مغرب بشبیہ شفق

سارے اُس دن مرد و زن بے اشتباہ
سب مقر ہونگے بتوحید الٰہ

پر نہ ہوگی اُس دن توبہ پسند
کیونکہ باب توبہ ہو جاویگا بند

کہ وہ در با وسعت ہفتاد سال
روز اول سے کھلا تھا تا بحال

الغرض مغرب سے بالائے سپہر
مرتفع ہوکر بایں مقدار مہر

لیتے پھر ہوگا اسی جانب غروب
جیسے مغرب مین سدا جاتا ہے ڈوب

تب سے تا روز قیامت بے ملال
ہونگے باقی ایکسو اور بیس سال

اور اسی اثنا مین سن اے مرد سعد
پھر نہم ذی الحجہ مین عرفہ کے بعد

کہ بہت گھبرا اٹھینگے سب کے سب
کہ الٰہی آج یہ کیسی ہے شب

لیٹے لیٹے لڑکے ہو کر بیقرار
ہر گھڑی جگ جگ پڑینگے چیخ مار

دیکھ اُس شب کی درازی کا قیام
نیند ہو جاویگی لوگون پر حرام

اور ہونگے بیقرار اکثر بشر
ہونگے تائب اپنے اپنے جرم پر

ہوگی تکنی جو گنی وہ رات جب
خاص ان لوگون سے جو ہوتی [illegible]

ہوگا طالع جون خفیف ماہتاب
با قلیل النور قرص آفتاب

اور تائب ہونگے سب اس مین بل
اپنے اپنے جرم پر از جان و دل

متفق ہو کرتے ہین سب راویان
اس طرح سے یا تقیہ کا بیان

اور قایم ہے وہ مغرب کی طرف
میمنت آمود باعز و شرف

جیسے آتا ہے بوقت چاشتگاہ
بعدہٗ لیگا اسی جانب کو راہ

دوسرے دن سے بدستور قدیم
مشرق سے نکلیگا با جرم سلیم

یعنی اس دم تک کہ ہوگا صور دم
تا زمین و آسمان ہون عدم

دابۃ الارض کا سن ذکر جو اس عالم مین
آئیگا کوہ صفا سے بدلیل و برہان

کہتے ہین یون راویان پاک دین
از حدیث رحمۃ للعالمین

کہ افق سے دوسرے دن آفتاب
جیسکہ طالع ہوگا باصدق و صواب

آئیگا تب زلزلہ ایسا عظیم
کہ جو ہے کوہ صفا ہوگا دو نیم

یعنی ایسا سخت لرزہ آئیگا
جس سے وہ کوہ صفا پھٹ جائیگا

اور ہی وہ کعبہ کی پورب طرف
باکمال برکت و عز و شرف

آئیگا اک جانور اس سے نکل
شکل و صورت مین نہایت بے بدل

لیک سابق اس نکلنے کے دو بار
ہوگا وہ ملکو مین اسکا اشتہار

پہلے تو ہوگا یمن مین آشکار
بار دیگر نجد مین بالاختیار

دونو باری زود چھپ جائیگا
بعد اسکے اسطرح سے آئیگا

الغرض کوہ صفا سے بے قصور
سات شکلو سے کریگا وہ ظہور

اسپ کیسی ہوگی گردن یا ایال
اور منہ جون آدمی کا باجمال

پانو اسکے ہونگی جون پا جمل
اور کفل مانند آہو کے کفل

سینگ ہونگی بارہ سنگے سے صاف
ہاتھ بندر کیسے ہونگی بخلاف

اور ہوگی بیل کی سی دم تمام
اور ہوگا دابۃ الارض اسکا نام

اور کریگا آدمی کا سا کلام
اک فصاحت اور بلاغت سے تمام

ہوویگا اک ہاتھ مین اسکے عصا
حضرت موسیٰ کلیم اللہ کا

دوسرے مین ہوگی خاتم یا نگین
خود سلیماں کی جو تہا سلطان دین

اور سریع السیر ہوگا اسقدر
کہ نپاویگا آدمی کوئی خبر

اور ہاتھ اسکے سے کوئی اس زمان
بھاگ کر ہرگز نپاویگا امان

چھان ڈالیگا ہر اک شہر و دیار
تھوڑے ہی عرصہ مین جون باد بہار

جو کہ ہونگی مومنان پاک دم
اپنے ایمان کے اور ثابت قدم

انکی پیشانی پہ کھینچیگا فقط
اس عصائے موسوی سے اک خط

چہرہ ہو جاویگا روشن اس نظیر
جیسے ہو رخشندہ خورشید منیر

اور جو ہونگی کافران پر غرور
کفر سے نزدیک اور ایماں سے دور

انکی اس انگشتر سے بیگمان
ناک یا گردن پہ کر دیگا نشان

وای ان لوگونکی خود بینی اور
مہر جنکی ہوگی خود بینی اور

اس سے منہ ہووینگی تاریک و تباہ
ہو بہو مانند انگشت سیاہ

پس اسی دستور از امر خدا
کافر و مومن کو کر دیگا جدا

تاکہ ہر اک کفر و ایمان جزو کل
ہر کسو پر ہوئے کھل پس جا بجا کھل

بعدہ اس کار سے پا کر فراغ
ہوگا غائب دابۂ عالی دماغ

ہے بیان اسمین کہ اک باد سے جو ہین مومن
سب فنا ہووینگے یک لخت بجز بے ایمان

اسطرح سے راویان ای مرد سعد
کہتے ہین کہ دابہ کی غیبت کے بعد

ایک دن کر سے سرد آویگی ہوا
زود وہ مہلک مثل طاعون و وبا

اس سے اک زخم ہر کسو کے بر بغل
درد پیدا ہوگا اک زیر بغل

افضل آگے فاضلونکی بے درنگ
فاضل آگے ناقصونکی ہونگی تنگ

اور ناقص فاسقونکی روبرو
درد سے مر جاینگے سو بسو

کہتے ہین قرب قیامت جن و بشر
ہونگی ناطق سب جماد و جانور

اور یہ دیگا خدا انکو کمال
کہ بتا دیونگی سبکی گھر کا حال

اور جو ہونگے بعض بعض ایسے امور
آنسے بھی کر دینگے آگے وقوع

الغرض جب سارے ذی علم و عمل
جائینگے اس دار فانی سے نکل

یعنی ہر یک مومنان پاک دین
اس جہان سے ہونگی سب جلدی گزین

ہوگا تب اک غلبۂ اہل حبش
شرق سے لیکے تا غرب یاجوج و منش

یعنی سب روی زمین پر اہل زنگ
پھیل جاوینگی لگا یک بے درنگ

اور عمل کرلینگے سارے وہ برین
بعدہ کاغذ سے قرآن مجید
بہولجاوینگی وہ یون سبکے زباد
خوف دین و شرم و حیا اس اصول
کیونکہ آیات و حروف العزیز
اور سب حکام بانڈینگے مکر
اور رعایا کا تعدی و فساد
ہوگا جب یون جہل و بیدینی شروع
اور بپا ہوگی آفت و قحط و وبا
لیک بہر اولاد کچہہ قدر قلیل
اور ہوگا قحط عالم مین تمام
سنکر ارزانی کی شہرت اس نظر
اور اویان یا جزائر سعد
ایک بار شعلہ دار و پر شرار
اور وہ بہی کرے حملہ اس بان
دو پہر کو آخرش از و ترار
ڈھلتے ہی پہر دو پہر کے ایکبار
جلتے جلتے آخرش جب ہوگی تمام
سبکو پہر ویسی ہی ہوگی فرار

یعنی ہر اقلیم اور ہر شہر مین
محو ہو جاویگا از حکم وحید
کہ نہ تہا گویا کبہی اک حرف یاد
اتنی اپنی دل سے سب جاوینگی بہول
حلت و حرمت مین ہوتی ہی تمیز
فتنہ و ظلم و تعدی کے اوپر
ہوگا یکسر بیگر میان ہر بلاد
تب لیکایک ہوگی بربادی شروع
ہوگی نازل ہر ولایت مین بلا
ہوگی پیدا سو بہی گمرہ و قلیل
ان دنون لا آمیان ملک شام

اور وہ سب ناکس فنا پاک جو
اور جو حافظ ہونگی یا ذہن کمال
پہر نجا بیگا کوئی بہی خاص و عام
اکر ینگی قتل کلہ و حزن تمام
جبکہ اٹہہ جاویگا قرآن مجید
یعنی لینگے شیوۂ غارتگری
جابجا اٹہنے لگیگا اس بان
شہر ہو جاوینگی جیسے قصبے گانو
اور کرینگے مرد و زن اکثر جماع
ہوگی گمراہی انہو مین اس اصول
اہل حرفہ اور سب اہل روزگار

منہدم کر دینگے گر دینگے بیت اللہ کو
قاری قرآن کہو بکیا انکا حال
حق پرستی اور خدا دانی کا نام
آشکارا یا نہین ہے وہ حرام
تب برابر ہونگی سب پاک و پلید
چہوڑ کر عدل و رعیت پروری
دے ویلا شور و غل آہ و فغان
گانو کا اب اسکی لگے گیا ہے نا تو
آشکارا جون بہایم اور سباع
کہ خدا کا نام بہی جاوینگی بہول
ہر کہین سے چہوڑ کر شہر و دیار
ہونگی جا کر شام مین مسکن پذیر
کہتے ہین پہر تہوڑی مدت کے بعد
سو سو بہاگینگے سارے مرد و زن
بلکہ اتنی جان سے تنگ آئین گے
اس جگہہ پر اپنے وقت دو پہر
پیچہے دوڑینگی سبہونکی ورے
رک سکیگی اتنی جا پر ہوکے سست
بعدہ وہ ہوگی غائب والسلام

ذکر ہے اسمین کہ اک آگ دکن سے اٹھکر
یک بیک ہوویگی لوگونکے تعاقب مین دوان

ہوگی اطراف دکن سے آشکار
ہوگی لوگونکی تعاقب مین دوان
جابجا گوشہ مین پکڑینگے قرار
بد جو اسے کرینگے سب فرار
لوگ نا بندی ہو کرینگے قیام
الغرض وہ آگ سبکو گہیر گہار

دیکہہ اس آتشکو چہوڑ اپنا وطن
چلتے چلتے لوگ تہک جب جاینگے
اور وہ آتش بہی جاویگی ٹہر
اور آتش بہی اسی دستور سے
اور وہ آتش بہی بدستور نخست
جمع کر دیگی میان ملک شام

سن لے اب ذکر قیامت کا جو آئی ہے شتاب
نیست کر دیگی ہر اک ہست کو از نام و نشان

پر زدواب سنو یہ حال تم
ہوگی رخصت تمام ہی سب یکبار
ہونگی یہین علامات عجب

کہ وہ آتش ہوگی جب عالم سے گم
اپنے اپنے یاد کر شہر و دیار
جو کہ ہونگی خود قیامت کے قریب

توجہ بہاگ آئینگے ہر اک مرد و زن
پہر کسی اقلیم مین جز ملک شام
لیک آغاز قیامت کا نشان

یاد آئینگی انہین حب وطن
ہو ویگا ہرگز نہ آباد انکا نام
اسطرح سے ہی جو کہتا ہون بیان

کہ جہان مین بعد ازین دو چار سال
لوگ سارے ہونگے غفلت مین کمال

ہوگی بارش کی فراوانی بہت
اور غلہ کی بہی ارزانی بہت

ناز و نعمت سے ہر اک برنا و پیر
ہوونگے آسودہ و راحت پذیر

ہونگے ہر اک کیا ضعیف و کیا قوی
حشمت دنیا پہ گمراہ و غوی

اتنے مین ہنگل کو ای پر کمال
دیکھا جاویگا محرم کا ہلال

بعد دسوین کو جمعے کی روز
ہوگا طالع نیر گیتی فروز

لوگ تب ہر کوچہ و بازار مین
ہونگے مشغول اپنی اپنی کار مین

ناگہان آواز اک نرم و دراز
سب سنینگے از نشیب و از فراز

اور وہ آواز ہوگی صور کی
یعنی اسرافیل کے ناقور کی

ہفت کشور مین برابر تی وصود
سبکو پہونچیگی وہی آواز جیود

ہونگے سب حیرت مین سنکر یہ صدا
سارے خاص و عام سلطان و گدا

اور وہ لحظہ بلحظہ ہوگی سخت
سارے عالم مین برابر ایک لخت

بڑہتے بڑہتے وہ صدا جب اسکے بعد
اس نمط ہوگی کہ جون گرجے رعد

تب تو پڑ جاویگا یہ ہول عظیم
سارے عالم مین کہ دل ہونگے دو نیم

بعد ازین جاویگی بہی ہوگی کرخت
اُس سے سنکی جو گئی وہ بانگ سخت

لوگ بعضے بعضے اسمین اُس مان
جا بجا مر نکلینگے بیگمان

اور اکثر آدمی بہر پناہ
لینگے گہر کو چہوڑ کر جنگل کی راہ

پہر پڑیگا ایک زلزلہ ایسا کرخت
آئیگا ساری زمین پر ایک لخت

کر لگینگے تہر تہرانے سر بسر
سب مکان و کوہ و دشت و بحر و بر

جانور جنگل سے ہو کر بدحواس
بہاگ بہاگ آوینگے انسانون کی پاس

اور شق ہونے لگیگی بعد ازین
جا بجا سے یک بیک ساری زمین

اور ابل نکلینگے دریا باخروش
اسطرح جون دیگ مین اٹہتا ہے جوش

یعنی دریا کا یہ ہو جاویگا ڈول
کہ لگیگا پانی نکلنے کہول کہول

اور اٹہ کر ہر طرف سے ایکبار
توڑ دینگے مارے موجون کے کنار

رل پڑیگا سو سو آب روان
الامان اس دن سے یا رب الامان

اور ہوگی آندہی کی جو کچہہ ہین پہاڑ
پہینکدینگے جڑ سے ان سبکو اکہاڑ

سنگ سے ہو جلینگے دل ہلکی سب
اور لگین گے اڑنے آندہی کے سبب

یعنی ریزہ ریزہ ہو سب کوہسار
باد سے اڑنے لگینگے جون غبار

اور اڑیگا ابر پارہ پارہ ہو
مارے آندہی کے ہر اک اطراف کو

الغرض اڑ اڑ کے یہ گرد و غبار
ڈہانک لیگا سارے دنیا ایکبار

سب سیہ ہوگا زمین و آسمان
اسقدر ہووےگی تاریکی عیان

اور پہر اٹہتی جاویگی آواز صور
دم بدم لحظہ بلحظہ بیقصور

پر جو ہین افلاک کے ساتون طبق
تہ بتہ زیر و زبر مثل ورق

وہ بہی آخر امر حق سے دور ہق
ہر طبق مثل ورق ہوگا شق

اور کواکب جو کہ ہین افلاک پر
گر پڑینگے ٹوٹ کر سب خاک پر

اور جو ہونگے انس تا جن حام
آگے پیچہے مرتے جاوینگے تمام

جبکہ سب ذی روح ہو جاونگی فوت
بعد ابلیس کو آویگی موت

چلکے عزرائیل پہر آئے بفتوح
ہوگا متوجہ برائے قبض روح

اور وہ لعنت نصیب و بیحیا
خوف سے چہپتا پہریگا جا بجا

پہر فرشتے لیکے گرز آتشین
ہر طرف سے ہونگے جب اسپر لعین

تب وہ ہو جاویگا بصد شکیب
کہ چلیگا اب نہ کچہہ یار و فریب

الغرض سارے فرشتے گہیر کہر
قید کر لینگے اسکو ایکبار

پہر پکڑ کر یون لگا دینگے عمود
کہ نکل جاویگا باہر سے گود

یعنی وہ سارے فرشتے نغز نغز
مارے گرزونکے گرادینگے مغز

دیکھکر وہ مار اور جان کندنی
بہول جاویگی اُسے کبر و منی

ہوگی جو کچہہ شدت سکرات موت
سب بنی آدم کی اور بروقت

سو وہ ہوگی اس غرض کے واسطے / یعنی اس روح قوی کے واسطے
یعنی یہاں مطلق زمین و آسمان / اور جو شے ہے انہوں کے درمیان
چھہ مہینے کا وہ ہوگا ایکدم / جسمیں ہوجاویگا یہ سب کچھ عدم
جیسے ہی وہ صور جو پھونکیگا دم / اور عرش و کرسی و لوح و قلم
لیکن انکو بھی کچھ آویگی غشی / جیسے ہوتی ہے کسی پہ بیہشی
پر اسی معلوم ہوتا ہے یہی / اس روایت سے جو راوی نے کہی
الغرض جب ہوچکیگا سب عدم / کچھ نہ باقی ہوگا کچھ ذات قدم
کہ کہاں ہیں آج وہ سب بادشاہ / کبر کی رکھتے تھے جو سر پر کلاہ
اور کدھر جاتی رہی وہ خسروی / جنکے دعوی پر تھے مغرور و غوی
پھر مخاطب ہوکے وہ عالیجناب / آپ اپنی ذات کو دیگا جواب
بے شراکت سلطنت اس دار کی / آج ہی مجھ واحد القہار کی

پھر جو باقی ہوگا ہی حق آشنا / وہ بھی سب یکبارگی ہوگا فنا
بخلاف و بے شک و بے اشتباہ / کچھ نہ باقی ہوگا جز ذات اله
کہتے ہیں کہ اس فنا سے باتمیز / سب فنا ہوگی مگر یہ آٹھ چیز
اور یہ بہشتیں و دوزخیں روحیں تمام / پس یہی باقی رہیں گے والسلام
اور بعضے کہتے ہیں اہل شعور / کہ انہوں کی بھی فنا ہوگی ضرور
کیونکہ اغلب ہے یہی حق طلب / کل شیء ہالک الا وجہ رب
تب یہ فرماویگا وہ عالیجناب / اپنی ذات پاک سے کرکے خطاب
اور کہاں وہ صاحب تاج و جہی / تھی جنہوں کو شوکت فرماندہی
اور کہاں ہی آج انکی سلطنت / جسپہ کہلاتے تھے شاہ مملکت
کہ نہیں ہے کوئی اب میرے سوا / صاحب تاج و خداوند لوا
بعد اسکے جبکہ چاہیگا خدا / پھر کہیگا آفرینش کی بنا

اسکی کچھ مدت نہیں مرقوم ہے / یہ اسی معبود کو معلوم ہے
یوں روایت کرتے ہیں اسے نیکخو / راویان پاک دین راست گو

ذکر ہی خلقت عالم کا جو پھر موت کی بعد زندہ ہوجاوینگے اک صور سے سب خرد و کلان

کہ مشیت اپنی سے جب کردگار / پھر کریگا آفرینش آشکار
اور بچھاویگا مثال بوریا / پھر بساط ارض کو وہ بیریا
پر زمین پر کچھ بھی آثار وجود / تب کسو شی کی نہووے گی نمود
پر وہ جس عالم کو چاہیگا قدیر / زندہ کردیگا اسی سے اس نظیر
جزو اعظم پشت میں وہ عظم ہی / ہڈیوں کا سب اسی سے عظم ہے
ہی اسی سے استخوانوں کی شروع / ہی وہ مطلق اصل اور سب ہیں فروع
بعد موت اسکو خدا کی استثنا / سڑنے اور گلنے سے رکھتا ہی نگاہ
جس زمین پر جنکو چاہیگا وہ خاص / زندہ کرنیکے لئے بالاختصاص
داخل ترکیب جو اجزا ہیں اور / پھر انہوں کی واسطے ہوگا یہ طور
سب اسی سے سب میں وہ قدیر / مینہ برسائیگا جوں ابر مطیر

خیمۂ افلاک کو مثل حباب / نصب کردیگا بلا چوب و طناب
اور فرشتوں کو بلاشک وہ وجود / عالم فانی سے بخشیگا وجود
جوں بر و بحر و نباتات و جبل / اور جمادات و عمارات و محل
استخواں ہوتی ہی العجب الذنب / آدمی کی پشت میں آئے حق طلب
یعنی وہ عجب الذنب ہی نیک رائے / ہی بدن میں استخوانوں کی بنائے
پشت سے مقعد تلک وہ استخواں / ہی لگا ہر مرد و زن کے یکسان
الغرض اس عظم سے اسدن خدائے / سارے پھر جسموں کی باندھیگا بنائے
انکی دھر دیگا وہاں وہ استخواں / جا بجا سے جمع کرکے بعد ازاں
ایک دریا عرش کے نیچے ہی خاص / آئیں اسکے منی کا ہی خواص
اسکی قوت اور اثر سے ہی تمام / ان پرانی استخوانوں کو تمام

Presented by: https://jafrilibrary.com

دیگا حکم تسخیر جلیل عظیم و مغفر — تاکہ بنجاوینگے سب اجسام نغر
ہین چلینگی جب وہ ساری صورتین — اپنی اپنی شکل پر جون تھی تین

بعد اُسکے تب وہ رب خاص و عام — صور مین پھر دیگا روحونکو تمام
اور فرماویگا اسرافیل کو — کہ طرف جسمونکی اسکو پھونکدو

ہوگا تب طیار پھر وہ لیکے صور — پھونکنے کو حسب فرمان غفور
تب کہیگا وہ کریم با کرم — اپنی ذات پاک کی دیکر قسم

ساری روحونکی طرف کرکے ندا — کہ نہ کیجیو اپنے قالب سے خطا
کہتے ہین سب راویان با شعور — ہوگا واقع اسجگہ پر نفخ صور

اُسجا وہ صخرہ معلق ہے جہان — قبلہ بیت المقدس کے دہان
کہتے ہین کہ صور مین ہین اُتنے ثقبات — جتنی روحین ہونگی یعنی حسب حساب

اُتنے ہی سوراخ ہونگی لا کلام — جسمون سے نکلینگی وہ روحین تمام
درمیان ہر دو نفخہ بے ملال — ہوگی واقع مدت چالیس سال

الغرض پھر صور کرتے ہی دم — ساری روحین اس زمان حسب قلم
اُسکے رخنون سے نکل کر جابجا — اپنے اپنے تنمین جاوینگی سما

سرزمین اُس بانگ سے ہوگی شگاف — زندہ ہو کر سب نکل آوینگے صاف
اور اُسی آواز کی تاب تمام — جاوینگے افشان و خیزان خاص و عام

کہتے ہین راوی کہ سارے مرد و زن — ننگے مادر زاد ہونگے بے کفن
اور بعضے کہتے ہین کہ بے قصور — سب اُٹھینگے لے کفن اہل قبور

اُس روایت کو جو دیکھو غور سے — اُس سے اولیٰ ہے وہی اک طور سے
کیونکہ تھوڑے عرصہ مین بعد از ہلاک — وہ کفن گل سڑکے ہو جاتا ہے خاک

پھر تو رہجاتا ہے ننگا ہی بدن — ہر کسو کا مرد ہووے یا کہ زن
الغرض از حکم حی لا یموت — ہونگے سب بے ختنہ و ریش و بروت

ہوگا اس دنیا مین جسکا جس مثال — قد و قامت شکل و صورت سن و سال
اُس زمان ویسا ہی ہوگا اُٹھ کھڑا — بے تکلف خواہ چھوٹا یا بڑا

ہونگے لیکن سب با عضائے سلیم — گو کہ تھے دنیا مین معیوب و سقیم
یعنی جیسے لنگ و گنگ و کور و کر — یا بریدہ بینی و دست اسکے سر

ہے بیان اسمین کہ سب حسب مراتب جی کر — گرمی محشر سے ہر سمت پھرینگے عریان

کہتے ہین راوی کہ پہلے بالیقین — زندہ ہونگے رحمۃ للعالمین
بعد انکے پھر مسیح خوش نفس — بعد انکے انبیا سب پیش و پس

پھر اُٹھینگے بعد ان کے حق طلب — زندہ ہونگے جو کہ ہین صدیق سب
اور صدیقونکے پیچھے سب شہید — زندہ ہو جاوینگے از حکم وحید

بعد انکے صالحین و مومنین — اور سب فساق و کفار لعین
پس اسی ترتیب سے چھوٹے بڑے — تھوڑے ہی عرصہ مین ہونگے اُٹھ کھڑے

اور اُسدم ہونگے بو بکر و عمر — درمیان عیسیٰ و خیر البشر
باقی امت وہ بھی با صد احترام — جا بجا سے کرکے اتنا ازدحام

ہونگے یون خیر البشر کے آس پاس — جون کواکب ہون قمر کے آس پاس
یونہین ساری امتین اپنا کی کثر — ہونگے اپنے انبیا کی گرد و پیش

اور ہر اک ہونگے سب برنا و پیر — غلبہ شہوت سے جون طفل صغیر
کوئی دیکھیگا کسیکا تن بدن — گو کہ ننگے ہونگے سارے مرد و زن

ہول سے اُس روز کے بے اشتباہ — سبکی ہوگی آسمان پر نگاہ
جبکہ ہر اک کیا صغار و کیا کبار — عرصۂ محشر مین پکڑینگے قرار

تب فلک کو چھوڑ کر ماہ و مہر — آئیگا اک میل بھر پر قرص مہر
اور فلک سے دمبدم آواز سخت — آئیگی بس لوگ دل ہونگے دو لخت

اور برق خاطف بھی ہر زمان — دمبدم ہووےگی رخشان تابان
اور ہوگا شمس کے گرمیکا جوش — اسقدر کہ سب کیا ڈر جائنگے ہوش

اور پسینا آئیگا وان بے شمار
ہر کسی کے تن سے مثل جوئبار

سو عرق آئیگا انکو اسقدر
کہ کف پا ہر کسی کے ہونگے تر

بعض لوگونکی عرق بیرتب و تشنک
ہوگا اُسدم ایڑی و ٹخنون تلک

اور کسی کے تابساق ای نیکخو
اور کسو کے تا بسینہ تا گلو

مضطرب ہو یہ شقی اُس آن مین
غوطے کھائینگے اسی طور خائنین

کہ لگینگے خاک کھانے اُس زمان
مار بھوک اور پیاس کے سب مرد و زن

اور پانی پینے کو سارے بشر
جاوینگے پھر حوض کوثر کے اوپر

یعنی جو کوثر کا ہوگا عرض و طول
اور جو مومن ہیں ہوگا اس اصول

انبیا و صالحین و مومنین
یہ جو ہیں مقبول رب العالمین

اور عوام الناس جو ہیں فی المثل
سو انھونکے ہوویگا حسب عمل

اور بعضونکی بقول معتبر
تابساق و تا بزانوے دگر

پر جو ہونگی کافران زشت کام
اُنکے تا گوش و دہن مثل لگام

اور سوا اسکے یہ ہوگا اضطرار
غلبۂ جوع و عطش کا بیشمار

لیک ہوگی خاک اُسدم اس نمط
امرہ جون سیدہ شیرین فقط

اور بھی اکثر نبیونکی وہان
حوض ہونگے لیک خوبی کہان

اور ہوگا اُنمین اخوبیکا آب
گو کہ ہونگی حوض وان پر بیحساب

ذکر کوثر ہی کہ آب اُسکا پیمبر کے طفیل — پینگے خاص اس امت کے ہر اک تشنہ لبان

کہتے ہیں راوی کہ وہ حوض وسیع
ہے در جنت پہ بس نغز و بدیع

اور سپید ہے ہر طرف کوزونکا ہجوم
روشن و تابان ہیں تشبیہ نجوم

اور بیچ اسکے یان خوشبو ہے گل
جسکے آگے مشک و عنبر ہو خجل

ذائقے اور رنگ میں ہے یا امید
ہے زشہد و شیر شیرین و سفید

اُسمین وہ آگے مصفا خوشگوار
ہے رواں اُس حوض مین سیل بہار

لیک وہ پانی بقول معتبر
ہے برائے امت خیر البشر

ای محمد قصۂ کوثر ہے طول
تا قیامت گر لکھے تو اس اصول

اور ستھرا ساحل اُسکا دُر سے
جھلجھلاتا ہے سراپا نور سے

اور اُسکے قعر میں سب سربسر
ہیں بھرے الماس و یاقوت و گہر

اور پرند اسمین ہے وہ یک شگرف
کہ ہو جسکے گرد پر نشر شدہ برف

ہیں وہان دو درویش جنگلے
سیم و زر کے باغ جنت میں لگے

جو پئیگا آب اُسکا ایکبار
پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا زینہار

کہ پئینگے مومنان باصفا
دن قیامت کی طفیل مصطفا

تو بھی ہوگی مختصر یہ داستان
اس سے کرتا اہل محشر کا بیان

ہے بیان اسمین کہ اُس روز شفاعت کے لئے — کہینگے حضرت آدم سے ہر اک پیر و جوان

کہتے ہیں راوی کہ اہل بعث و نشر
تا سو جوع و عطش کے روز حشر

قصہ کوتہ جب قریب ہفت سال
منقضی ہونگی پاینگے رنج و ملال

اور بھی دیکھینگے انواع عذاب
ایک ہے اک سخت بیحد و حساب

تب کرینگے لوگ سب ہو بدحواس
حضرت آدم سے جاکر التماس

کہ خدا نے آپ دست پاک سے
تمکو پیدا کرکے مشت خاک سے

سارے نامون سے کیا دانا تمہین
اور خلیفہ ارض گردانا تمہین

اور نبوت دیکے با صد احترام
اپنی جنت میں دیا تمکو مقام

پھر علاوہ اسکے یہ رتبہ دیا
کہ فرشتون نے تمہین سجدہ کیا

واسطے ہم عاصیونکے ای پدر
آج تم باندھو شفاعت پر کمر

ہم سبھونکو نا خدا یا کد آت
اس غم و اندوہ سے بخشے نجات

سنکے آدم یہ شفاعت کا کلام
بولینگے کہ ای گروہ خاص و عام

پر غضب ہے آج یون پروردگار
کر ہوا ہے اور نہ ہوگا زینہار

آج وہ دن ہے کہ پیش ذوالجلال
انبیا ہی مجکو شفاعت ہے محال

کیونکہ میں نے بر خلاف حکم رب
کہایا گندم خلد میں بے ادب

آپ کے دن دیکھئے وقت سوال
در جواب اسکی مرا کیا ہوگا حال

کب یہاں تک ہے مرا رتبہ رفیع
جو تمہارا آج کے دن ہوں شفیع

لیک تم ہو وقت اے جمہور ناس
نوح سے اسکی کرو جا التماس

پہلے جو باعث ہوا پیغامبر
پھر عالم دعوت اسلام پر

سو وہی ہے ایک نوح پاک زاد
اُس سبب سے ہو شاید کہ یہ عقدہ کشاد

حضرت آدم سے یہ سنکر مقال
جا کرینگے نوح سے یہ عرض حال

کا ہی رسول اسماے خاص و عام
ہم تمہارے پاس آئے ہیں تمام

تا ہمارے آج کے دن ہو شفیع
اس مصیبت میں بدرگاہ رفیع

کیونکہ پہلے سب سے تم از فضل حق
رکھتے ہو اب رسالت میں سبق

اور خدا نے تمکو ہی عالی جناب
بندہ شاکر کا بخشا ہے خطاب

نوح سنکر یہ شفاعت کا سوال
یوں کہینگے اے گروہ خستہ حال

میں ہوں ہیٹم کے سبب تقصیر مند
جب ہوا تھا غرق وہ ناحق پسند

یعنی میں مجرم ہوا اُس آن میں
جب گیا تھا ڈوب وہ طوفان میں

بے ادب ہو کر کیا تھا یہ سوال
اُسکے حق میں سے اے جناب ذوالجلال

کہ وہی تھا اہل میں یا نہیں
کیوں ڈبایا میرے بیٹے کو تئیں

سو جناب حق سے آزردہ عتاب
لیس من اہلک ہوا مجکو خطاب

آج اسکے انتقام سے ہی مجکو ڈر
تم بندہاتے ہو شفاعت پر کمر

کیا دکہاؤں منہ خدا کے روبرو
کس لیاقت پر کروں جا گفتگو

آج اور ونکے لئے تو کیا ہے بات
اپنی ہی خود مجکو مشکل ہے نجات

لیکن ابراہیم سے تم جا کہو
یہ مہم آج اُن سے شاید راست ہو

کیونکہ ابراہیم کو رب جلیل
آپ ہی بولا ہے خود اپنا خلیل

سُن کے یہ پھر سب ہی بتعظیم سے
جا کرینگے عرض ابراہیم سے

کا ہی رسول اللہ ہادی سبیل
حق نے فرمایا انہیں اپنا خلیل

اور آتش تم پہ کی بردو سلام
اور کیا تمکو نبیوں کا امام

آج تم پیش خدائے پاک ذات
اس بلا سے ہمکو دلواو نجات

الغرض یہ سن شفاعت کا سوال
اور کر اس روز محشر کا خیال

وہ بھی بولینگے کہ رب العالمین
آج تو ہے نہایت خشمگین

کہینگے ایسا ہوا ہے خشمناک
اور نہ ہوگا پھر کبھی وہ ذات پاک

مجہہ سے ہیں تین باتیں بالیقین
زندگی میں جھوٹ واقع ہوئی ہیں

آج اُن باتوں کو جو وقت حساب
مجہہ سے پوچھینگے تو کیا دونگا جواب

اُسکے ڈر سے اپنی ہی مجکو ہے فکر
اور کی بخشائیکا تو کیا ہے ذکر

لیک تم سب آج اے جمہور ناس
جائے موسیٰ سے کرو یہ التماس

وہ خدا کا ہے مقرب اور ندیم
حق نے فرمایا اُسے اپنا کلیم

وہ کریگا عرض پیش ذوالجلال
تو ہو شاید کچھ تمہارا انفصال

کذب سہ ہا ہوا واقع جو خلیل اللہ سے تین جا عمر میں کل اسمیں سن اے اہل قرآن

کہتے ہیں واقع ہوئی اس طرح سے
تینوں کلمہ وہ خلیل اللہ سے

کہ جو اُنکی قوم میں تھے بے شعور
شرک سے نزدیک اور ایمان سے دور

سو گھر دن انہوں وہ سارے پلید
طعم گوناگوں پکا کر روز عید

لیگئے بتخانہ میں با اہتمام
اور بتوں کے آگے دہر کر وہ طعام

اور مقفل کر کے بتخانہ کا در
جانب صحرا چلے وہ بدگہر

اور حضرت سے کہا تم بھی چلو
جانب صحرا ہمارے ساتھ ہو

آپ نے حیلے سے با قوم ضلیل
یوں کہا کہ آج تو میں ہوں علیل

یہ نہ کی انکار اونسے صاف صاف
کہ نجاؤنگا یہ ہے مذہب کے خلاف

ایک تو اس بات میں بولی دروغ
آپ نے پوشیدہ گھر سے تبر
کیوں نہیں کہاتے ہو اسکو گرم گرم
کیوں نہیں کہاتے ہو تم یہ نعمتیں
جب کسو سے بھی نپایا کچھ جواب
اور اک بت جو کہ تھا سب میں بلند
اور تبر کندھے پر اُسکے دھر دیا
آئے جب صحرا سے وہ سب بد خصال
بعضے بعضے اُنمیں سے جو تھے بد گہر
وہ بتوں کی ہجو کرتا ہے مدام
اور بہت تکرار کی اس کا کی
جو کہ خود مارے گئے ہیں وہ تمام
اور وہی سب میں بڑا سردار ہے
تب یہ بولے تھے جو بیہم دروغ
تھی انہوں کی ایک دختر نیک نام
کیونکہ اُنکے تھا وہ دینی خلاف
ہے علیے چلنے وان سے وہ حق کے حبیب
جسکی عورت دیکھتا صاحب جمال
تو اُسی فی الفور وہ بیداد خو
تو اُس سے کچھ مال و زر دیکر بزور
ہے جو بہت جھے کہ یہ تیرا
آخرش جب مصر میں پہونچے خلیل
یعنی ہو یہ کون رشتہ میں تیرے

یا دیگر اس نمط ہی با فروغ
جلکے کھولا اُس صنم خانہ کا در
تمکو کیا کہانے سے کچھ آتی ہی شرم
کیا تمہاری آئی ہیں اب شامتیں
تب تو اُس حضرت کو پھر آیا عتاب
شکل و صورت میں نہایت دلپسند
تاکہ ثابت ہو اسی نے شر کیا
اور یہ دیکھا اس صنم خانہ کا حال
آپ کے مذہب سے رکھتے تھے خبر
ہو نہ ہو شاید اُسی کا ہی یہ کام
تب انہوں سے آپ نے انکار کی
آپ ہی بتلائینگے وہ سر کا نام
ہو نہو یہ سر اُسی کا ہے
سو وہ ہے اس طرح سے آبا فروغ
نام سارہ سو وہ دی حضرت کو بیاہ
اُس سے جہت رہتا تھا ہر دم اختلاف
اتفاقاً مصر کے پہونچے قریب
چھین لیتا تھا اُسے وہ بد خصال
قتل کرواتا تھا اپنے روبرو
راضی کر لیتا تھا وہ تاریک کو
کون ہے کہو کہ ہے بہائی بیرا
تب ہاں سے پہلے کفار خلیل
آپ نے فرمایا ہے خواہر مری

کر اہتی ان جبکہ وہ کفار دہر
اور کیا سارے بتوں سے یہ کلام
جب کسو نے بھی نکہایا وہ طعام
جلد بولو اور دو مجکو جواب
بے محابا سب بتوں کو بے تبر
کاٹی ناک اور کان اسکی کر کے قہر
اور اسی صورت مقفل کر کے در
سارے جلکے خاکستر ہوئے
وہ لگے کہنے کہ بار داک جوان
سنتے ہی وہ بات بدتر ہوئے
اور کہا کہ ای گروہ پر ملال
یا وہ آپس میں لڑے ہوں بیکدگر
یا دیگر کذب مبہم اس اصول
کہ گئے تھے وہ خلیل نامور
کچھ دنوں بعد ازاں میں بکمال سول
کر کے ہجرت شہر نجران سے چلے
مصر میں جو اُن دنوں تھا شہریار
اور جو خاوند اُسکا کچھ دنوں زا
یا جو ہوتا کوئی وارث اُسکی ساتھ
جب سنا حضرت نے وہ ظالم فساد
تو نہیں ہیں ہی تمکو بتلا دو لگا صلاح
آگے حضرت سننے لگے تب پوچھنے
فی الحقیقت آپ سچ کہتے تھے بات

سب نے صحرا میں خالی کر کے شہر
کہ تمہاری رو برو جو ہے طعام
با دیگر تب یہ فرمایا کلام
ورنہ اسدم تمکو کرتا ہوں خراب
اک طرف سے خوب ٹکڑے ٹکڑے کر کے
ہو گیا بدشکل وہ بدبخت دہر
پھر چلے آئے وہاں سے اپنے گھر
اور بتے میں اُسکے یکدیگر ہوئے
نام ابراہیم رکھتا ہے یہاں
آگر اُنکی جان کے دشمن ہوئے
تم انہیں سے کیوں نہ پوچھو اسکا حال
کیونکہ اُنمیں ایک کہتا ہے تبر
آپ سے واقع ہوا انکی بقول
شہر نجران میں چچا اپنے کے گھر
صحبت عم سے ہو خاطر ملول
حضرت سارہ کو اپنے ساتھ لے
سو بڑا جبار تھا اور نابکار
بولتا انکار سے جوں وہ جرا
وہ حمایت سے پکڑتا اسکا ہاتھ
تب کہا بی بی سے آ عصمت نہاد
کہ بہن میری ہے یہ بے اختلاف
کہ یہ عورت کون ہے تب سے کئے
دختر عم ہوتی ہے خواہر بیگمان

اور یونہیں سب مسلمات مومنین
یک دگر رہتی ہیں ہیں حق الیقین

قصہ کوتہ ہی کہ وہ سب ثبت خو
لیگئے سارا کو شہ کے روبرو

تھے جو حایل بیچ میں دیوار و در
کر دیے سب حق نے غائب از نظر

ویسے ہی اسدم ہی کرتے تھے نگاہ
اس جگہ سے انکو پیش بادشاہ

الغرض جب لیگئی وہ روسیاہ
حضرت سارہ کو پیش بادشاہ

لیک جب جاتا تھا وہ تا جو پسند
تب وہیں دم اسکا ہوجاتا تھا بند

واسطے اسکے وہ ام مومنان
جب دعا کرتی تھیں حق سے اس زمان

آخرش جب تنگ آیا بے شمار
تب کہا پھر اپنے لوگوں سے پکار

مجکو یہ عورت نہیں منظور ہے
اب کسی صورت اگرچہ حور ہے

ورنہ جادو سے مجھے ڈالیگی مار
پھر نہ ہوگا تم سے کچھ انجام کار

حسب فرمان پھر وہ نوکر شاہ کے
لیگئے آگے خلیل اللہ کے

پھر وہاں سے ہوگئی وہ حضرت صفا
دیکھ اس سفاک کا ظلم و جفا

یہ تھا تینوں کذب ہم کا سبب
جو مفصل کہہ دیتی اب

پھر کہا حضرت نے از رو فریب
انبیا کو یہ نہیں دیتا ہے زیب

اس خلیل حق نے پھر بعد نماز
کی دعا حق سے بصد عجز و نیاز

جیسے مردم وہ خلیل کردگار
دیکھتے سارا کو تھے آئینہ وار

اب سناؤں سرگذشت شہریار
تاکہ ہو دلکو تسلی اور قرار

تب گیا وہ زعم بد سے شہریار
پاس ام المومنین کے تین بار

لوٹنے لگتا تھا ہوکر بیقرار
دم کے رکجانے سے وہ مغرور خوار

ہوش میں آتا تھا تب وہ سنگدل
اور اپنے فعل سے ہوتا خجل

کہ ہوا معلوم مجکو اسکا حال
ساحرہ ہے یہ زن صاحب جمال

اسکے وارثکو طلب کر کی شتاب
اسکو بھیجا دو سمیں صواب

اور جریانے سے اسنے اپنے ہاتھ
ہاجرہ کو کر دیا سارہ کے ساتھ

اور انکو سونپ جب اس شاہ
لی ہر اک نے اپنے گھر کی راہ

بی بی کو ساتھ لیکر بعد ازین
شام میں جا کر ہوئے مسکن گزین

ایہا السامع گوش کر با خشوع
قصہ اول کو کرتا ہوں شروع

تمت

جو کہ فرمایا تھا ابراہیم نے
کہ یہاں سے جاؤ موسیٰ کے کنے

الغرض سب حضرت موسیٰ کے پاس
جا شفاعت کی کرینگے التماس

اور تم سے طور کے اوپر مدام
ہوتا بیواسطے حق سے کلام

تاکہ ہم لوگوں کو وہ ذوالصفات
اس عذاب حشر سے بخشے نجات

میں نے اک قبطی کو بے اذن الٰہ
مار ڈالا تھا سو ہے مجھ پر گناہ

لیکن اسدم حضرت عیسیٰ کے پاس
جا شفاعت کی کرو تم التماس

اس نمط کے ای رسول پر فتوح
حق نے فرمایا ہے تمکو اپنی روح

اور بہت سے معجزہ تمکو دیے
سارے لوگوں کی ہدایت کے لئے

ہمکو یا اس آفت جانکاہ سے
جلد کے دلواؤ نجات اللہ سے

آج کے دن کب ہے یہ مجھکو مجال
جو کرو مجھ سے شفاعت کا سوال

کہ خدا کی تمکو فرمایا کلیم
اور بھیجا تم پہ توریت عظیم

آئے ہیں پاس آپکے ہم سب مطیع
کہ خدا نے تم ہمارے ہو شفیع

آپ فرمائینگے یہ پروردگار
آج کے دن پر غضب ہے بیشمار

اسکے ڈر سے آج پیش ذوالجلال
مجھ سے کب ہوگا شفاعت کا سوال

بعد موسیٰ سے سنکر یہ مقال
جائینگے عیسیٰ سے کہینگے اپنا حال

اور دیا روح الامین سا تمکو یار
تا ہو تائید میں لیل و نہار

آج ہم سب آکے رسول کردگار
آپکی خدمت میں ہیں امیدوار

وہ بھی آخر کو یہی بولینگے بات
کہ غضب میں ہے خدا اے پاک ذات

مجکو میری قوم بد تہمت لگا
کہتی تھی تو ہے ابن خدا

اور اہنین ہین بعضی بعضی بابکا
تم محمد سے کرو اسکا سوال
سُن یہ مژدہ آئینگے سب خاص و عام
تمکو خود جھکنے پہ لیٔے روزِ شمار
لیک مجھسے خوش ہے وہ عالیجناب
تاکہ وہ پروردگار عام و خاص
کون ہے پھر پوچھیگا ہم لوگونکی بات
سُنکے لوگو سے یہ سارا ماجرا
تم ہو مایوس ہر سے آئے کار
پس اُسیدم آشکارا جبرئیل
پھر سنائی وہ رسولِ کردگار
ہے عدیم المثل وہ عالی مقام
ہونگی داخل اُسمین حبیب خیر الانام
ہوگی پھر عرشِ بریں آشکار
ساتوین فن اک ندائے پر فرح
اور کرو گی جو دعا تم وہ شتاب
سنتے ہی اس مژدہ مقصود کو
کرنگی ہوگی گیتی بالفرو
یعنی جو حمد و ثنا رب ذو الجلال
بعد بلانع تحیات و سلام
اُسوسی وعدہ کا ہون اب انتظار
جسمین تم خوشنود ہو گے اے رسول
اور لوگا سارے عالم کا حساب

پوچھنے تھے مجھکو خود پروردگار
اس جہم کا اُنسی ہوگا انفصال
روبرو ہے حضرتِ خیر الانام
دی شفاعت کی بشارت آپکا
کیونکہ ہو تم آج کے دن بیحجاب
اس عقوبت سے کرے ہمکو خلاص
اور کس صورت سے پاوینگی نجات
یون کہینگے حضرتِ خیر الورا
کہ تمہین بتاون تا ہو شنگار
روبرو لوگونکی از امرِ جلیل
روبرو لوگونکی ہو اُسپر سوار
یا شرف پر سینت محمود نام
دیکھکر تب اہلِ محشر خاص و عام
اِک تجلی جنابِ کردگار
حضرتِ حق سے سنینگے اسطرح
آج بی شبہہ کرونگا مستجاب
سر اُٹھا لینگے ہتی خوشنود ہو
روز اول سے لگا تا نفخ صور
تب کرونگا سو ہے اب مجکو محال
لائے تیر پاس اکثر یہ پیام
کرو فا ہو بجناب کردگار
آپکے ان ہے وہی مجکو قبول
ذرہ ذرہ عدل سے حسب الکتاب

اسکی تحقیقات سے ڈرتا ہون آج
ہین وہ محبوبِ جنابِ کردگار
اور کہینگے اے حبیبِ کبریا
آج اگر اور نہ پہ رب العالمین
آج ہمکو اے رسولِ نامدار
اور سادا تم بھی اے عالیجناب
یعنی پھر کسکی کنے جاوینگی ہم
کہ بلاشک آج ہین ذو الجلال
یون تسلی دیکے وہ حقکے حبیب
ہونگی حاضر بے براق تیز گام
آسمان پر جاوینگے تشریف لے
اور ظاہر اوس مکانکو روز حشر
سرکرینگے نعت آن والاصفات
دیکھ اُسکو سربسجدہ ہو رسول
کہ اُٹھالو سرکو اے میرے رسول
اور بخشاوگی جسکو بالیقین
بعدہٗ حمد و ثنارِ کردگار
بلکہ فرمایا کہ وہ حمد و ثنا
پھر کرینگے عرض اے ربِ جلیل
کرو ہی انصاف ہوگا بی قصور
حق کہیگا اے رسولِ بیعدیل
تم چلو اب تو زمین پر اس زمان
جو کہ ہونگی مومنانِ نیکنام

اور اسی سے معذرت کرتا ہون آج
بے نہایت انکو حق کرتا ہے پیار
تم نبیون مین ہو ختم الانبیا
ہوتا ہے بے انتہایت خشمگین
چلکے تم بخشاو پیشِ کردگار
آج ہم لوگونکو گر دوگی جواب
اور خلاصی کسطرح پاوینگی ہم
مجھہ سے ہی ہوگا شفاعت کا سوال
ہونگی متوجہ بدرگاہِ مجیب
آکے پیشِ حضرتِ خیر الانام
اک مکان مین عرشِ اعظم کے تلے
اُس نہان دیکھینگے سارے اہلِ حشر
خرم و شادان بامیدِ نجات
گر پڑینگے مدعا تا ہو حصول
جو کہ مانگو گی وہ سب ہوگا قبول
اسکو مین بخشونگا ہمین بیشک تمہین
یون کرینگے بیحساب و بیشمار
مجھہ سے بھی ہرگز نہ ہوگی اب ادا
دارِ دنیا مین تمہارے جبرئیل
جسمین راضی ہوگی تم روزِ نشور
تم سے سچ کہتا تھا میرا جبرئیل
پھر تجلی مین بھی فرماونگا وان
انکو دونگا روضۂ دار السلام

Presented by: https://jafrilibrary.com

اور جو ہونگی کافرانِ زشت فام
پہر وہان سے رحمۃ اللعالمین
کیا ہماری حق مین لا ئے ہو خبر
جلوہ فرما ہو کے بی ریب و خلل
جبکہ محشر مین ہا آوازِ مہیب
تب تو سب پوچہینگے سنکر وہ صدا
اور کنارے پر زمین کے حلقہ وار
اسکو بہی سب دیکہکر از اشتباہ
اِس سے ہی پاک و مبرا ذاتِ رب
پس اسی دستور سے بی ریب و شک
ایک سے ایک بہتر باعز و جاہ
اور کہڑی ہو وینگے وہ ہی یکبیک
سنتے ہی اسکی صدا مستانہ وش
کہ زمین پر عرشِ اعظم کو تمام
چار حاملِ عرشِ اعلی کی بکابل
لا رہے ہینگے اسکو بالا ئے زمین
اس طرح فرماتی ہین آیا مصطفا
کہ تلے اُس عرشِ اعظم کے آلہ
دوسرا وہ مردِ صالح جو سدا
تیسرا جو شخص مسجد مین مدام
پانچوین وہ شخص جو آپسمین مل
ساتوان وہ مردمِ نیکو خصال
اور وہ خوفِ خدا سے اسن مان

اُنکو دو دیگا بار دو رحمین مقام
لائینگے تشریف بالا ئے زمین
از جنابِ خالقِ جن و بشر
ہر کسی کو دیگا یاداشِ عمل
آئیگا وہ نور لوگونکی قریب
آیا تبلاوا اسی ہین ہی خدا
ہونگے قایم باندہ کر اپنی قطار
جا کے پوچہینگے کہ اسمین ہے آلہ
ہم ملایک چرخ تانیکی ہین سب
آنکر ساتون فلک کے سب ملک
پس علیم المنزل عالی بارگاہ
سب صفونکی آگی باندہ اپنی قطار
سب ہین یکسر گر پڑینگے کہاکی غش
لیجلو اس دم بتعظیم و ادب
آٹہو اس دن ہو وینگی اجمع طلب

بس اُسی دستور سے بے نقص و خلل
دیکہتیہی ہی آپ کو سب خاص و عام
سبکو ختم الانبیا دینگے جواب
پہر اسی اثنا مین اک نورِ بزرگ
اور وہ صورت ہا بلیہ بی ریب و شک
وہ کہینگے ہم ملک ہین سب کے سب
بار دیگر پہر بآوازِ بلند
وہ بہی سب ملکر یہی دینگے جواب
پہر کہڑی ہو وینگے وہ ہی صف صف
ہونگے قایم اہلِ محشر کی کنار
بعدہ اُترینگے پہر بالا ئے فرش
پہر اسی اثنا مین اسرافیلِ صور
بعدہ فرمائیگا یون آشکار
سنتے ہی وہ حسبِ امرِ کردگار
ایک اک پایہ بعونِ کردگار

پائیگا ہر اک جزا حسبِ عمل
شاد ہو پوچہینگے ای خیر الانام
کہ یہان وہ آپ ہے عالیجناب
چرخ سے اُتریگا با ہول سترگ
ہو گی از تسبیح و تہلیل ملک
چرخ اول کے ہین ہے اے شمگین
آئیگا اک نور اور اُس سے دو چند
کہ نہین ہے اسمین وہ عالیجناب
باندہ حلقہ حشر کے چارون طرف
آگے پیچہے باندہ باندہ اپنی قطار
وہ ملایک تہی ہین جو گردِ عرش
دم کرینگے حسبِ فرمانِ غفور
حاملانِ عرش کو پروردگار
لائینگے عرشِ معلی کو اتار
تہام کر دد و فرشتہ آشکار
صخرۂ بیت المقدس کے قرین
مخبرِ صادق جنابِ مصطفا
صاحبِ تخت و خداوند کلاہ
اپنے خالق کی درا ایامِ شباب
اپنے جرمون پر صدا روپا کیا
از پئی خوشنودی ربِ جہان
قید کر لون از پئی فعلِ حرام
کر لیا تہا حضرتِ یوسف کو قید

اسمین تفصیل ہے جو حشر کے دن شاہ گروہ پائینگے عرش معلی کے تلے جاے امان

دیگا اس دن سایہ فرق ونکو بیا
تہا جوانی مین پرستارِ خدا
رکہتا تہا ذکر و نماز خوش سے کام
رکہتے تہے للہ حب از جان و دل
جسکو کوئی عورتِ صاحب جمال
آپ کو اُس جرم سے دی امان

ایک وہ جو ہوگا عادل بادشاہ
یعنی کی اُسنے عبادت بیحساب
چوتہا جو تہا زخوفِ کبریا
اور چہٹا جسنے دیا صدقہ نہان
جاتے ہو ڈال کر الفت کا دام
جون زلیخا نی لگا کر دام کید

اور انہون نے کر کے خوفِ بی نیاز
تہی خوفِ خدا سے بیگمان
اپنے فیضِ عام سے بی اشتباہ
اور وہ آٹھون فرشتے باادب
اور عزت کی قنایتن گرد عرش
یار دیگر پہر سہر اقبل انبی صور
اور پردی ہین جو حاملِ نامِ لصفر ور
اُس سے نیک ہو خلائق کے عمل
اور پہلے ہین بہشتی سب بی ریا
اور اسدم ہوگا نورِ کردگار
کہتے ہین یون راویانِ باصفا
کہ فرشتون سے جبارِ ذوالجلال
جب کہ سارا کیا معدوم کیا ابی
عہد او جہ سے لگا تا نفخ صور
سو وہ سب ہم دیکھتے تھے بالیقین
بعدہ دینگے خبر احسب العمل
بس ہے جسکو سزا حسب المراد
اور دے جسکو سزا اسکا بہشت
اور کرے لعنت تو اپنے نفس کو
جنت و دوزخ مرہی بس ہین
بس یہ ان تک ہی حق کا کلام
اور تجلی کرکے کھینچینگے دامنے
اُٹھتے ہونگی ہمین بی دیو سر ابر

آئیگا وہ ہو گا ابر سے باز
عرش کی سایہ مین ہوئنگے اس زمان
دیکہا ہے عرش اعظم کی پناہ
حکمِ حق سے عرش کو لا دینگے جب
کھینچی جاوینگی وہان پایہ عرش
دم کریگا حکمِ حق سے بقصود
درمیانِ عالمِ غیب و حضور
اور تجلی خدا سے عزوجل
ہوش مین آوینگے ختم الانبیا
روشن و تابان نہان و آشکار

اور بعضی راویان پاک زاد
لیکن اعلم ہی کہ بی بیت وطن
ہی مثل مشہور ہندی مین کہی
اُسکی کیفیت اتر نکی وہان
جبکہ سب اسبابِ ملکی آکہ
سنتے ہی اُسوقت وہ آوازِ صور
سو دیگا ایک امرِ حق سے ہی حق
اور بہشت و دوزخ و جن و ملک
پہر پہر بنیت کہ وان جا ہیگا رب
اُسکی تیزی سے شعلۂ ماہ و مہر

روایت

پہلے فرماویگا اسدن یہ مقال
ہونگے ساکت حسبِ امرِ کردگار
صبح و شام و روز و شب غیب و حضور
اور لکھتے تھی کرام کاتبین
ہر کسی کو بیہ زبانِ بی خلل
نیکیو نگا اپنی سو وہ بیا اعتماد
مت بُرا ملنے لگے وہ بدبخت
جو کہ تہا اُسکا امام راہ بر
لا کہہ وہ اس حشر کی میدان مین
لا وینگے جنت کو باصد احترام
بعدہ جاوینگے دوزخ کو کہ نہ
جسطرح سے زرد او تو نکی قطار

کہ کرو تم میری بندو نکو خوش
تب یہ فرماویگا وہ عالیجناب
بہلتے تھے جو کہ تم منہ سے کلام
اب اُسی کا تمہ سے ہم لینگے حساب
یان ہوگا کچہ کسی پر ظلم و جبر
شاد و خوش ہو دل مین آئے ہو ور ظاہر
اور مرا شکوہ زبان اور پہ نہ لائے
پہر اُسی آشنا میں عالی جناب
تا کہ دونون کی حقیقت ہو عیان
یعنی ہمکی آدم و ابلیس و ذریت سیاہ
اُسکو بہی لا دینگے باجوش و خروش
اور شعلہ اُسکے باہول سترگ

کہتے ہین کہ ان فرقون سے زیاد
کہ جسے چاہیگا رب ذو المنن
جسکو بی چاہے سہاگن ہے وہی
کوئی نہ جائیگا بجز رب جہان
آئیگا حشر مین باعزوجاہ
ہوش مین آوینگے سب اہل شعور
صور کی آواز وہ ہوگی شق
سب نظر آنے لگینگے یک بہ یک
ہوش مین آجاوینگے یکبخت سب
محو ہو جاوینگی سب ہی ماہ و مہر
از حدیث حضرت بدر الدجی
سنتا ہین جو کچہ کہو نمین کہا گوش
سارے بندونکی طرف کرکے خطاب
اور جو کرتے تھے تم ہاتھون سے کام
ذرہ ذرہ جو ہے حسب الکتاب
بیسنا سب ہو مسلمان یا ہو گبر
اور بجالائے مرا شکر و سپاس
آئے بائی اپنے عملون کی سزا
ہون فرشتون سے کہیگا تم شتاب
گفتہ سو جا ہر کسو پیچھا لاف
لائیے جنت کو وہ سب ہاتھون ہاتھ
دیکھتی ہی سب کے اڑ جاوینگے ہوش
ہونگے بالائی مین جون قصر بلند

دیکھتے ہی اسکے شعلے مثل قصر
اور وہ اسدم بصورت ہولناک
سنکے یہ کلمہ یارب جوش و خروش
وہ بھی جاوینگے نہیں سمجھے کرے
اور وہ ہوگی شعلہ زن از جوش سے
الغرض جسدم بحکم کردگار
ایک جو دنیا میں وہ مرد ولی
اور نجات وحدت ایمانکی بات
دوسرا رہتا تھا جو وہ پاک کیش
اور کبھی دنیا میں مثل آگ کے رنج
تا بہار روضۂ دار السلام
نار و جنت کا دکھا کر حسب حال
کہ کبھی دنیا میں تو نے درد و رنج
اسقدر تن ہوگیا ہے پر بسر ور
پھر کہیگا دوسرے سے ای غوی
دیکھیگا یا سمیع و یا بصیر
کیا بتاؤں راحت دنیا تجھے
بعدہ صورت بگڑ کر سب عمل
اسکو پوچھیگا کریم کارساز
پھر کو آہ آویگی اوج طواف
سکو فرماویگا وہ پروردگار
کہ یہاں حاضر یہ خانہ زاد ہے
اخذ ہوگا تجھ سے بھی وقت حساب

تھرتھرا جاوینگی سب کفار عصر
حق سے سایل ہونگی بہر خوراک
اس نمط ہووینگے سب گم کردہ ہوش
کچھ بھی نیک اعمال اسنے نکئے
اپنی بینی و دہان و گوش سے
اسکو دھر دینگے تجلی کی ایسا
تھا نہایت مال و نعمت سے غنی
عمر کفر و شرک ما حین حیات
اپنے خالق کی عبادت میں ہمیشہ
کچھ بدیکھی عیش جز سختی و رنج
دیکھ لیوے اک نظر وہ یکتمام
لاینگے پیش جناب ذوالجلال
دیکھا تھا یا نہ کہ اب یا پایہ گنج
دیکھتے ہی خلد کے حور و قصور
تو بھی ستلا سرگذشت دنیوی
تجھ پہ سب روشن ہے احوال ضمیر
کچھ تصور میں نہیں آتا مجھے
ہونگی حاضر پیش خلاق اجل
وہ کریگی عرض کہ میں ہوں نماز
اور اعتاق و جہاد و اعتکاف
کر رہو حاضر یہاں ہے تم کل
اسکے حق میں آج کیا ارشاد ہے
عدل او انصاف سے حسب الکتاب

بلکہ سارے اہل محشر دیکھو دل
کہ مجھی پھر وہی الٰہی اس زمان
کہ جو ہونگی بعض بعض اصحاب الیمین
اور وہ دوزخ ہوگی یا جہنم کلان
جسکی بدبو و حرارت پر ملال
پھر کہیگا حق فرشتوں سے شتاب
عیش و عشرت کے سوا اسنے سختی و رنج
اسکو اسے ایکدم در دوزخ پہ جا
یعنی تھا ثابت قدم وہ پاک کیش
سو در جنت پہ لیجاؤ اسے
پھر فرشتے دونو شخصونکو شتاب
پہلے فرماویگا وہ عالیجناب
وہ کریگا عرض یارب العباد
دار دنیا کی وہ سب رنج و تعب
کس قدر تو تھا وہاں اے بد سیر
جب سے دیکھ آیا ہوں یاں ہولناک
اس زمان عیش اور عشرت کا جال
پہلے اس انبوہ محشر میں نماز
پھر کریگا آگے وہ عرض حال
بس اسی دستور سے سارے عمل
بعدہ اسلام پیش ذوالجلال
سنکے حق اسلام سے یہ التماس
کہتے ہیں اسلام سے ای نیک زاد

گر پڑینگے تھرتھرا گھٹنو کے بل
از عدا جن و انسان و تبار
مثل ہفتاد نبی اعمال بین
صاحب گوش و بصر و چشم و دہان
منتشر ہوتا ہے ہفتاد سال
کہ کرو دو شخص ایسے انتخاب
انپہ کچھ گذرا نہ مقدار رنج
انکی کیفیت ذرا لاؤ دکھا
راہ توحید و رسالت پر ہمیش
اور وہاں اک لحظہ ٹھہراؤ اسے
مجمع محشر سے کرکے انتخاب
اس بہشتی کی طرف کرکے خطاب
مجکو اسدم کچھ نہیں آتا ہے یاد
کچھ تصور میں نہیں آتا ہے اب
حشمت و نعمت سے اوقات بسر
نار کے سوزش کی ہو جاتیوں خاک
ہوگیا یکلخت جوں حباب
آگے حاضر ہوگی پیش بے نیاز
یعنی ہیں ورزہ ہوں یا ایزد تعال
آگے حاضر ہونگی سر پہ خلال
آکریگا سب کے پیچھے عرض حال
بولیگا کہ یہاں آئے ہیں ہم پاس
کلمہ طیب کا مضمون سے مراد

ہو ہی شاید وگرنہ خوب تر
اُس سے تو ہی اس خدا ہی کو خبر
قبضۂ قدرت میں جسکے علم غیب
ہے ازل سے تا ابد بیشک و ریب

ہے یہاں جب آچکینگے سب عمل
تب فرشتوں سے منگا کے پھر قصاص
اس جہان وہ سب صحیفے بالضرور
لیک مومن یہ پائینگے بکم و کاست
اور انہیں نامونپہ کرتے ہی خیال
اپنے اپنے قول و فعل از امر رب

روایت

نامہ ہائے بندگان عام و خاص
بے تجاوز بے تفاوت بے شعور
سنکے سب نامہ اندر دست راست
یوں کریگا حکم پھر ایکبار رب
جا رہینگے اڑتے سبھی اکبار تیر
اور کافر لینگے انکو ذلت کی ساتھ

انّ اللّٰہ سریع الحساب

خوانندہ اور ناخواندہ پڑھ لیوینگے
اور پڑھ کر بوجھ لینگے صاف صاف

حشر میں پیش خدائے عزوجل
دو ادڑا اسوقت یہ طومار سب
اپنے اپنے فاعلوں کی ہاتھ میں
پشت کی پیچھے سے نامہ بائیں ہاتھ
مقتضائے ہیں کلام ذوالجلال
مدعا نامہ کا اپنے بیخلاف

اسمیں مذکور ہے کفار سے پہلے اللہ شرک و توحید کے جو بابت میں ہوگا پرسان

راویان با خبر بالاتفاق
در جواب اسکی وہ سب گشتہ نجیب
پھر شہادت کو اللہ العالمین
اور وہی کشف فلک جسکے لئے
اور فرشتوں کو جو ہیں روز و شبان
کیونکہ جو کرتے ہیں کار خیر و شر
الغرض جو وقت یہ بے اشتباہ
یعنی وہ شاہد نہ مانینگے در
پھر کریگا انکی اعضا سے سوال
وہ کرینگے عرض کہ یہ پاک کا
پھر پشیمان ہو کے یہ سب بد گہر
کرتے تھی ہم نیک و بد کاموں کو
عضو بولینگے کہ ہم سب بے ملال
لیک اب اس حشر کی میدان میں
اس جہان ہم تھی تمہارے اقربا

یوں روایت کرتے ہیں ان اتفاق
صاف ہو جاوینگی منکر یک لخت
پھر الزام گروہ مشرکین
کرتے تھے وہ شرک سو اونکا لی
لکھنے والے قول و فعل بندگان
سب بنی آدم سدا شام و سحر
ہونگی شرک کرنے پر گواہ
اور کفر و شرک سے ہونگی بری
کر سنا دو تم انہونکا سارا حال
شرک ہی کرتے ہیں لیل و نہار
لف کرینگے اپنے اپنے عضو پر
سو تمہارے ہی فقط آرام کو
دار دنیا میں بحکم ذوالجلال
ہیں خدا کے ہم فقط فرمانبرین
جو کہ تم کہتے ہو ہم کرتی تھی کار

کافروں سے پہلی پیش ذوالجلال
کہ نہیں ہمنے کیا تہا زینہار
لائیگا وان پر وہی قطع زبان
اور وہی حاضر کریگا روز و شب
اور آدم کو بلاویگا الہ
سو بلا یک امر حق سے سر بسر
تو بھی وہ لعنت نصیب و بدنسب
تب زبان و منہ پہ آنکی تالیا
کیا ہے ہی کرتے رہتا زندگی
اور تری توحید کی دریں بھی
کہ ہمیں کرتے ہو سو اکس لئے
اپنا سب تمکو ہی پیش الہ
تا دم آخر تمہارے تھے مطیع
اب جکے وان یہ ہمارے کیا مجال
کرکے اپنی نفس پر ظلم و جفا

شرک اور توحید کا ہوگا سوال
شرک دنیا میں کبھی ہے کردگار
شرک جسپر کرتے تھی وہ مشرکین
جسمیں وہ کہتے تھے کفر و شرک سب
تا کہ انکے شرک پر ہوویں گواہ
حضرت آدم کو کرتے ہیں خبیر
صاف ہو جاوینگی منکر سب کے سب
پھر کریگا جناب کبریا
حق پرستی یا تو نکلی بندگی
کرتے تھی انکار یہ ناپاک کیس
گو کہ ایسے فعل ہمنے کئے
ہمکو شرمندہ کرو ہو کر گواہ
اور تم کرتے تھے افعال شنیع
جو کہیں یار است پیش ذوالجلال
ہم سے کیوں اسوقت ہوئی ہو جفا

یہ نہ سمجھے تم کہ ہمکو کس لیے
حق نے یہ بھیجے ہیں خوش کو ون کے

تا کہ اپنی زندگانی میں سدا
شکر اس نعمت کا تم کرتے ادا

آخرش وہ خستگان با گھر بسر
ہونگے ملزم اپنے نفس ...

کہ ہمیں ہیں ظالم و ناحق شناس
تھے جو تیری نعمتوں کے ...

لیک کفر و شرک جو ہمنے کیا
یہ سبب تھا ای جناب کبریا

کہ تری توحید کے احکام سے
بیخبر تھے اپنی عقل خام سے

ورنہ گر پاتے کسو سے اطلاع
تیری وحدت کی تو کرتے اتباع

بے تبلیغ کیا بھلا ہم جانتے
جو تری توحید کو پہچانتے

بس اسی انواع کے مکر و فریب
لائینگے در پیش وہ سب ناشکیب

حق کہیگا سچ ہے یہ حیلہ تمام
کہ یہ کیا کرتے ہو لا یعنی کلام

بیخبر تھے تم بھلا کس واسطے
پوچھو تو اس بات کو ٹک غور سے

ہمنے بھیجے تھے پیمبر انبیا
کیا انہوں نے کچھ ہمیں تلقین کیا

تھے وہ با اعجاز و برہان قوی
کیوں نکی تمنے انہوں کی پیروی

ایسے ہی جسوقت وہ سب روسیاہ
ہونگے منکر اور کہینگے ای الٰہ

پاس ہم لوگوں کے دنیا میں کہیں
کوئی بھی پیغام بر آیا نہیں

تب بلا کر نوح کو پروردگار
قوم سے انکی کریگا کردگار

بس کہینگے وہ رسول معدل
اپنی امت سے کہ ای قوم ضلیل

جسمیں سوچو اور کرو دل میں خیال
کہ تمہیں تا نہ صد و پنجاہ سال

میں وہاں کس کس نمط تا شام و پگاہ
کہتا تھا در باب توحید الٰہ

اور عذاب حشر سے تمکو مدام
ڈر سناتا ہی رہا میں صبح و شام

میں نے کہنے میں نہ کی کچھ کوتہی
پر نہ چھوڑی تم نے اپنی گمرہی

کیسے کیسے معجزے میں نے کہے
اپنی اثبات رسالت کے لیے

یاد ہی کچھ تمکو اس محفل کا ذکر
جو کہا تھا میں نے تمسے کر کے فکر

جسمیں تمنے یہ کہا تھا در جواب
از رہ انکار ای قوم ...

یو ہیں بس انکے خرافات و قصص
با دلیل واضح و برہان و نص

ان پلید و نکو سنا دینگے تمام
ہر نشانی اور ہے کاذب لیک ...

پھر بھی منکر ہو گئی وہ ناحق پسند
بولینگے کہ یہ تمہاری وعظ و پند

کب سنی ہے حق ہمنے دنیا میں کبھی
شبہہ تمہارے ہے جھگڑتے ہو ...

اور نہ تم کو جانتے تھے ہم وہاں
کہ یہ ہیں کون اور رہتے تھے کہاں

پھر کہیگا نوح سے رب جلیل
منکران لوگوں سے ایسا ...

کہ کرو حاضر ابھی بے اشتباہ
اپنی تبلیغ رسالت کے گواہ

نوح بولینگے کہ ای بار الٰہ
اس پہ ہے امت محمد کی گواہ

یعنی ای دانای اسرار نہاں
بھیجیو خود روش سے احوال جہاں

میری ہے تبلیغ کے اوپر گواہ
امت خیر البشر بے اشتباہ

پھر تو اس امت کو از حکم وحید
سارے عالم اور صدیق و شہید

دل کی دل سب جاوینگی حاضر کیے
پیش نوح اس دم شہادت ...

بعدہٗ پروردگار خاص و عام
پوچھیگا ای امت خیر الانام

نوح قوم اپنی سے دنیا میں مدام
میری تبلیغ رسالت کا بیان

کہتے تھے یا نہ بتاؤ راست راست
تمکو جو معلوم ہو لی کم و کاست

وہ کرینگے عرض ای دانای غیب
ہاں ہمیں تبلیغ نوح کا ذکر ...

اس سبب سے ای جناب کبریا
سنتے ہی اس بات کو ای پر مفتوح

تو نبی جو قرآن میں فرما ...
معترض ہو وینگے کہینگے ...

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا فَاَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ

تم ہمارے عہد میں تب تھے کہاں
جبکہ ہم زندہ تھے دنیا میں وہاں

کیا خبر ہے تمکو ہم لوگوں کا حال
جو بیان کرتے ہو مثل ... حال

حال ہم لوگوں کا دیکھ کے
خوب ہی اس وقت تم شاہد ہے

تب یہ فرما دینگے ختم الانبیا
یعنی محبوب جناب کبریا

جو کہ ہے قرآن کلام ذوالجلال
بے عدیل و بے نظیر و بے مثال

دیکھے ہی قومی تر وہ تنبید
جسپہ حجت ہووی قرآن مجید

کہ یہ ہیں ہی ای جناب کبریا
جو کہ فرماتے ہیں ختم الانبیا

جیسے قوم صالح و ہود و خلیل
اور انہونکی شکل سب قوم خلیل

بعد ازان ڈھونڈینگے راہ سعادت
ہوکے ملزم وہ برائے مغفرت

لیک باعث اس ضلالت کے وہان
اور ہی تے ای خداوند جہان

چاہیے اب تجکو ای عالیجناب
دھر انہین کے سر ہمارا سب عذاب

یعنی خالص تیری طاعت کرین
اور سدا شر کرو ضلالت سے درین

یہ تمہاری حکمت و حیلہ گری
اٹھ ہر گز نہیں جاویگی قدمی

پہلے کیا پیدا کیا تنے کمال
ہر سن و دنیا مین کر ماہ و سال

بتنے تا کہ تہ دور دراز
دی ہی تہی فرصت تمکو پھر عیش و ناز

پہلے یار آزمائش تھی فقط
اب جو خواہش ہے سو ہو وہ تم غلط

یہ گواہی کب تمہاری ہے درست
گو کہ تم کرتے ہو اب بقدر حسرت

کہ جو کہتی ہی ہمری امت تمام
حق ہی اسمین کچھ نہیں باطل ہو تم

اس سے پہونچی انکو دنیا مین خبر
اس حقیقت سے تمہاری سر بسر

ہونگے ملزم آخرش وہ نابکار
اپنے کفر و شرک پر سب یکبار

پس یہی دستور سے اس آن مین
پیش و پس اس حشر کے میدان مین

پہلے منکر ہوگی پیش کبریا
ہوگی ملزم امت ہر انبیا

اور کہینگے فی الحقیقت یا اله
ہم نہ سمجھے اور کیا ہے گناہ

کرتے کرتے ہم جنہونکی پیروی
ہوگئے آخر کو گمراہ و غوی

اور رخصت ہمکو دی تا زندگی
جا کرین دنیا مین تیری بندگی

حضرت حق سے یہ آویگا جواب
ان بعینہ ایسے کہ ای قوم خراب

اب تمہاری معذرت کا قیل و قال
سب ہے نامسموع ای اہل ضلال

پھر جو ہی تمکو ملے تہے جہان
بار دیگر سو یہ عادت ہی کہان

بار دیگر ہے رہے وان جا محال
انکا اور سر سے یہ باطل خیال

ای محمد ہے یہ قول بر محل
کہتے ہیں جو ہند مین ضرب المثل

آگے کے دن پاچھے گئے ہر سے کیو نہ ہیت
اب پچھتائے ہوت کیا جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

الغرض جس دم یہ سارا انفصال
کر چکیگا وان جناب ذوالجلال

اور جو ہونگے اعمال صحیح
سو رکھیگا انکو سالم اور صحیح

جو کہ نیکی کرتی تھی وہ اشقیا
زندگانی اپنی مین پھر ریا

اور کرتے تھے عمل للہ جو
حق پہ ایمان پر رہیں الٰہی ہی صحیح وہ

اور کئے اعمال نیک اُنے پھر سب
تاکہ ناجی ہوں وہاں اُن قہر رب

کافرونکو گننے ہی سو فعل نیک
خالی ہونگی اجر عقبی سے ہر ایک

کب ہے بارہ در جنت کے اصول
ثمر و گل تا کہ ہو اس سے حصول

یعنی جو دنیا مین تھے وہ پر فرح
دولت مقصود سے ہر طرح

کافرونکے بعدہ اعمال نیک
حبط کردیگا وہاں ہر ایک ایک

حبط ہوئی نیکیونکا ای عزیز
یہ سبب ہے اس لئے مجھ سے با تمیز

سو وہ اعمال یا بی اشتباہ
ہونگے نامقبول سب پیش اله

یعنی تھی منکر امر و نہی رب
اپنے وہ جہل و ضلالت کے سبب

سو وہاں وہ بھی نہونگی مستجاب
تا ہو انپر اُنسے تخفیف عذاب

کیونکہ ایمان ہے اصل ای اہل شرع
اور حسن عمل ہے اسکی فرع

لیک اجر انکا خداوند اجل
راحت دنیا سے کردیگا بدل

سو بھی ان نیکیونکا دیگی فرد
پھر عذاب اُنپر کریگا مثل دزد

بعدہ آدم پہ ہیگا یہہ خطاب
حکم ہوگا اونکو کہ از یک ہزار
ستے ہی اسوقت یہ حقسے کلام
پہر کہیگا وہ جناب لایزال
سو کرو اسدم اسی سے التماس
سب وہ ارواح شیاطین جہول
اور وہ سب مشرکین زشت کیش
جان لینگی انکو وہ مردود سب
اور پہر جو انبیا و اولیا
اور وہ اس فعل بد سے تھے بری
اور نیاز و نذر انکی مانتے
ورنہ سب ان مشرکونکو اہل گور
چھوڑ کر جو طاعت رب اجل
کہ یہ آگے سے چلی آتی ہے چال
حکمت دنیا مین یہ مردود آپ
کیونکہ پہر حاصل دنیا و دون
پر نتیجہ انکے فعلون کا ضرور
انکے اعجاز و کرامت سے کہین
جب وہان جاوینگی وہ ناپاک و شوم
پہر پشیمان ہوگی وہ ناحق شناس
نیت خالص سے اپنی وہ لعین
اور یہان جس جس کی ہو تمکو چاہ
کہ کرینگی ہوگی لز بس جان بلب

کہ کرو اولاد اپنی انتخاب
یک بر آ خلد باقی پہر یار
ہول پڑ جاویگا لوگومین تمام
کہ یہ ہوگا اسطرح سے انفصال
اپنی مزد و اجر کی جا آنکی پاس
جو بتونکی جسم مین کرتی حلول
معتقد تھی انکی مکر و تیر ہمیش
کہ ہمارے ہین یہی معبود سب
تھی پرستش کرتی قوم اشقیا
پوجتے تھے انکو جو وہ مفتری
اور انھین حاجت روا ہی جانتے
خوب ہی تنبیہہ پہر کرتے بزور
رسم آبائی یہ کرتے ہین عمل
گو کہ ہی برعکس امر ذوالجلال
ہین فلاطونکی چچا اور بلکہ باپ
ہوتی ہین ہر اک کی ڈاڑھی نگون
دیگا بیشک انکو حق روز نشور
اک سر مو بھی کسیکو شک نہین
ان بزرگونکی لپی کرکے ہجوم
جا کھڑی ہوونگی انہین جنونکی پاس
بولینگے کہ ہان یہی ہین بالیقین
سو انہین سے مانگو اپنی اشتباہ
اپنی معبودونسی پانی کی طلب

نار و جنت کی لیے از سر نو
یعنی پہر جنت از دو صد نفر
اس نمط ہوونگی سب گر کرو عقل
جسنے کی ہی جس کسیکی بندگی
پہر وہ سارے اہل محشر اسزمان
بت پرستونکو خیالات و طلسم
سو وہ سب ان مشرکونکی روبرو
پہر انہین کی پیچھی ہووینگے کھڑی
یعنی جیسے پوجتی تھی حقکی غیر
جسطرح اسوقت مین بعضی پلید
اور وہ اس فعل سے بیزار ہین
کیونکہ انہون انلوگون کی ضبط
گو کہ تہی آیا انہونکی بی خرد
حیف ہے اس فہم بی معنی اوپر
لیک فکر آخرت سی وہ شریر
کفر و ایمان سے نہین کچھ انکو عار
ہین جہانتک انبیا و اولیا
پہر نہین ہے ان بزرگونکی مجال
یہ کہین گے ای گروہ ناسپاس
تب یہ پوچھینگی ملائک کر بغور
وہ کہین گے بس انہین سے بتحلیل
بعد ازان مشرکونکو کش مکش
ناگہان اسدم انہونکو شل آب

وہ کرینگی عرض یارب کسطرح
ایک تن اور باقی از بہر سقر
گرچہ ہی باہر فہم سی بھی اسکی نقل
نیت خالص سے وان بازندگی
اپنی معبودونکو ڈھونڈینگی وہان
یان جو کہاتی تھی سہر آمین و قسم
آ کھڑی ہوونگی وہانپر سو وہ
صف کشان سب ملکی چھوا ور تر
بعض مشرک روح علیی و خضر
پوجتے ہین جہل سے پیر و شہید
پر کرین کیا قبر مین جا یا بیٹہ
ہو جنونکی عقل ہین اسطور خطر
پر انکو نکی وہ بگڑتی ہین بند
اور اس تقریر لا یعنی اوپر
ہین سراپا سحر و شیل حمیر
مطلقا یہ اپنی مطلب کی ہین یار
سب یہین مقبول جناب کبریا
جو کرین کچھ برخلاف ذوالجلال
دور ہوت آدمہم لوگونکی پاس
ہین یہی معبود دیکھو یا کہ اور
تمکو حاصل ہوگا یا داش عمل
اس نمط ہوویگی از رو سی خطر
دور سے معلوم ہوگا اک سراب

پس اوسی جانکو جاوینگی چلے
اپنی معبودونکو اپنی ساتہہ لے

در فوراً چارون جانب سے جھپٹ
سبکو لیگا اپنی حلقے مین لپیٹ

اپنی گرزونکی تپین باہر نکال
دفعتاً ان سبکو لیگا نہ مین ڈال

اور جن لینے سے جو بہجانینگے
وہ کھڑی ہوکر وہان چلاوینگے

بعض کی ٹانگین پکڑ لیکے اونکھو بالکل
دینگے والسی آتش دوزخ مین ڈال

تب وہین فی الفور سلطان ختم
تہا جو ان ناحق پرستونکا ندیم

پہر بلاویگا باواز بلند
اپنی جانب سبکو وہ ناحق پسند

کیا عجب جو کچھ لگاکر داونکو ہات
اسنی دیکہی ہو کہین راہ نجات

تب سبھونکی سامنے کرکے خطاب
یہ سخن بولیگا وہ خانہ خراب

کہ خدائے غیبدان معبود ہے
جسکے موجب ہم سبہونکو ہوا ہے

اور مجکو بہی نجانا زینہار
کہ ہمارا ہی یہ دشمن آشکار

اور کبہی تمکو وہان بہنچی زرو
اجبرا اور کرہاً نہ کہینچا اپنی اور

پہر کبہی کچہہ جہوٹہہ سچ تم و خیال
دل ہمارے مین یہی دیتا تہا ڈال

اور سب وسواس باطل پر ہمیش
معتقد تہی تم سب اپنی باکثر

بس یہی تہا مدعائی کم وکاست
جو کہ یہی کہدیا سب راست راست

آپ ہی مین ہون گرفتار عذاب
دوستونکی مخلصی کا کیا حساب

اور نہ رکہو مجہہ سے امید نجات
آجکے دن کچہہ ہوگی جیسی بات

اور کرینگے اس گھڑی ہی الحذر
تابع و متبوع سب ہونگی تنگ

اور کرینگی لعنت اونپر بیحساب
کہ تمہین سب نے کیا ہمکو خراب

لیک ہرگز یہ کلام ناپسند
کچہہ ہوگا انکی حقمین سودمند

دینگی نتیجا سبحکہہ دشمنی تمام
ہوگا جسکے واسطے جیسا مقام

جبکہ پہونچین گی قریب اُسکی تاب
تب سراپا ہوگا آتش وہ سراب

بعد اک شعلہ سوزندہ تر
قعر دوزخ سے بشکل جانور

یعنی جن لیگا نکل اس غار سے
نرغ جیسے انکو منقار سے

سو بلا ایک قہر کے آ ایکبار
ہر طرف سے ان سبھونکو گھیر گہار

جبکہ سار خسترگان بد طریق
ہو جلینگے واصل نار حریق

سو انہین کے روبرو دوزخ مین [illegible]
اور بڑی اک تودہ آتش پہ بیٹھہ

سب وہین پہنچینگے کرکر تگ و تاز
اس ارادہ سے کہ ہی یہ حیلہ ساز

جبکہ سار خسترگان زشت خو
جا کھڑی ہووینگی اسکی روبرو

کا یہ گروہ بدترین کائنات
کیا نہین معلوم تہی تمکو یہ بات

اور سب احکام مین اسکی تو تہے
لایق تصدیق پہر پیروی

اور ہمارے جد آدم کا قدیم
سخت دشمن تہا یہی دیو رجیم

اور بلایا بہی نہ تہا وان انکار
اپنی جانب یعنی تمکو زینہار

سو تمہین اپنی سفاہت کے سبب
پیروی کرتی تہی میری روز و شب

اور اپنی دانش کوتاہ سے
منحرف ہوتی تہی تم اللہ سے

اور جو مجھسے کہتی ہو جتنی تم نجات
سو ہوئی اب یہ بہت مشکل ہی بات

تمکو اب لازم ہی یہ قوم بتر
کیوں کرو لعنت تم اپنی نفس پر

یہہ سخن سنتی ہی وہ سب اہل نار
ہونگی از بس اپنی دل مین شرمسار

یعنی آپسمین لڑینگی وہ غوی
اُنسے کرتی تہے جنہونکی پیروی

اور دہرینگی اُنپر اپنی سر کا بار
تاکہ اب آتش نار سی ہون سنگسار

پہر فرشتے قہر کی ہر ایک کو
مقتضائے قول و فعل انکی جو

تا چکہین بار جہنم کا عذاب
درخور اعمال وہ قوم خراب

صفت آتش دوزخ مع طبقات تمام
اندرین نظم نوشتہ است پے مستمعان

کہتے ہین اوستادان با شعور
کہ یہ آتش جو کہ ہی مثل تنور

اس سے وہ ہی ستر حصہ زیادہ
گرمی و سوزش مین اسکو نہاد

جملہ اعضاے دوزخ کو جا جا کے
اور کثافت ہے نطق کی بیشمار
بعضے بعضے کافرونکے دست و پا
جون جلانا مار ناگزونکی مار
کہیان بہنکار رجہونکی اور پر
پہر اُسی صورت سے کرنا ہے قدرت
اور یوہین باد گر طعمہ زنی
سالہا یوہین رہینگے مبتلا
یعنی ہوگا بہوک کا اینر عذاب
تب کہلاوینگے فرشتہ ناطل
یون نہین ہے وہ زقوم کی اصل
الغرض کہلادینگے وہ حب حنظال
کہ نہایت ہونگے وہ سب جان لب
جیسے کہا ہمین طعام انکی یہان
سو پلادینگی انہین آب حمیم
سو جگر انکی ہو ٹہہ سدم جلاف
اور زبان ہو وینگی جلکر سوختہ
گر پڑینگے ایسے ہو کر جان جاکے
ہین کل ناری کی جو نود دہ
تو ہم سبکو یہان سے بہی مار
تو نہین مالک سے کہینگے بار بار
الغرض مالک وہ بعد الف سال
اسی طرح رہی موتکو آئی ہے موت

دم مین کر دیگا وہ آب سوزناک
جمع ہے اسمین عرق اہل نار
پینے چوڑے وان پہ کر دیگا خدا
پہاڑنا چمڑا چہپانا تن مین خار
تا اذیت ہو انہون کو بیشتر
تازہ تازہ نو بنو چالاک و جست
ڈالنا انکے دلو مین دشمنی
ہر الم مین وہ گرفتار بلا
سب عذابونکے برابر در حساب
اُن لعینونکو زقوم خاردار
جیسے جمتا ہے یہان از آب گل
پوچھہ مت اُس وقت کی سختی کا حال
اور کرینگے اس ملن پانی طلب
حلق مین انکی رہا لقمہ ناگہان
جب پیئینگے جگر ہوگا دو نیم
ہوگا آدیزان ہے تا ناف
جون ہوا آتش پارہ ادوختہ
پہ نہوگی موت تا ہوویں ہلاک
ہے تمام مالک مین بادشہ
تا کہ ہون اس درد و غم سے رستگار
مدتون برسون بعجز و انکسار
در جواب انکی کہیگا بے مثال
ہو گئی ہی ایک مدت سے وہ موت

نام غسلین لو اُن نالا بہی ہے
اور ہر اقسام کا ای باصواب
تا زیادہ اینہ ہو درد و الم
سانپ اور بچہو سے کٹوانا بہ قہر
اور لگانا آگ تن مین بار بار
اور کرانا انکی یون آپسمین جنگ
جو ہین ہر انواع کے رنج و الم
پہر عذاب الجوع حق ای مرد سعد
جسکہ وہ لعنت نصیب و زشت فام
وہ شجر ہے در تہ نار جحیم
خلقت ناری کہے ہی وہ شجر
ڈالتے ہی منہ مین لقمہ بیدرنگ
تا کہ اتری حلق سے لقمہ شتاب
تو وہ سب پی پی کے آب خوشگوار
دو نو لب جل بہنکے ہو وینگے کباب
دو سر لب سو جکر پہ پڑینگے
ہوگا داخل جب شکم کی اندرون
دیکہہ یہ سختی وہ کافر بیدرنگ
آخرش کہیگا اسی لگنے یا سر
یعنی تو اب ہمکو بہی مار ڈال
تا کہ دم حسب سوال انکو جواب
کہ کہان ہے موت اب ای کافرو
اب تمہارا یا بنہ القوم عنود

مرہم و خون اسمین بجا آب ہے
ناریون کے جسم پر ہوگا عذاب
مارنے اور کوٹنے سے دمبدم
مدتون تن مین ہے گا جیکا زہر
جل کے خاکستر ہو تا مثل غبار
کرتے ہین جون مرغ باسنجاب جنگ
ہو وینگے اُن کافرونپر دمبدم
اُنپہ کر دیگا مسلط اسکے بعد
بہوک کی شدت سے مانگینگے طعام
بہر اکل جملہ کفار لئیم
جسکے خوشہ جیسے شیطانونکے سر
اس نمط کر لیگا انکی حلق تنگ
جس سے ہو موقوف دل کا اضطراب
حلق سے دیتے تہے لقمہ کو اتار
منہ تلک جسوقت پہونچیگا وہ آب
ہوگا اُن لوگونکی پیشانی ہلاک
جملہ اعضاے شکم از راہ کون
ہونگے اپنی زندگانی سے یہ تنگ
موت کی اپنی کرینگے التماس
تا نہ گذری ہم پہ یہ رنج و ملال
جس سے ہو تسکین و تخفیف عذاب
جو ملے مانگے سے تمکو تا مرو
آہ و نالہ کچہہ نہ تیرا کریگا سود

اور نہیں آویگی یاں پر ہمکو موت
تاکہ چھوٹو اس بلا سے ہو کر فوت

اب نہیں ہے موت کا نام و نشان
اس جہان میں ہے حیات جاودان

سنتے ہی یہ ناامیدی کا کلام
گریہ و زاری کرینگے وہ تمام

پھر کرینگے وہ دعا تا الف سال
ملتجی ہو در جناب ذو الجلال

کہ الٰہی اس زبان دے ہمکو موت
تاکہ ہم اک بار ہو جائیں فوت

اور کہ ہم سب پہ اپنا رحم خاص
تا عذاب نار سے پاویں خلاص

وان سے آویگی ندا کہ چپ رہو
ہمسے تم اس بات میں کچھ مت کہو

یہ دعا ہرگز نہوگی مستجاب
کہ مرو تم اور نہو تم پر عذاب

پھر وہ حسب حکم حی لا یموت
رکھینگے لب اپنے پر مہر سکوت

سب کے پھر گزرینگے انکو الف سال
اس خموشی میں اٹھینگے نہو ملال

پھر اسی مقدار وہ سب بدنہاد
عجز و زاری سے کرینگے حق کو یاد

اور کچھ اسکا نپاوینگے جواب
پھر وہی سب کافران دین خراب

بیٹھینگے مایوس ہو تا الف سال
کہ اسی میں کچھ ہو شاید انفصال

یہ بھی جب ہوگا نہ انکی حق میں سود
تب کہینگے بد گروہ سب عنود

کہ برابر ہی ہمیں رہنا خموش
اور کرنا صبر فریاد و خروش

اب کسی صورت نہ پاوینگے امان
اور نہ اس سے کبھی نکلینگی جان

کیونکہ یان کوئی نہیں سنتا ہی بات
پھر بھلا کس طرح سے ہوگی نجات

اب اسی دوزخ میں رہنا ہی ہمیش
کوئی حیلہ اب نہیں جاویگا پیش

نار دوزخ میں جو کفار پڑینگے اس روز اسمیں اب سن لے ذرا انکی شباہت کا بیان

کہتے ہیں راوی کہ سارے اہل نار
باقد معکوس ہونگے خوار و زار

اور چلیں گی سر کی بل وہ زشت کیش
پانو اوپر سر تلے کرکے ہمیش

اور چہرے انکے از قہر وحید
شکل انسانی سے ہونگے بعید

ہونگے وان پر بعضی بعضے بدگمان
شکل اور صورت میں مانند سگان

اور بعضوں کی شباہت ای بزرگ
ہوگی وان پر ہوبہو مانند گرگ

اور بہت بعضی بعضوں کی وہان
مثل خوک انکے ہوگی بیگمان

اور کتنے ہونگے باشکل حمار
اور کتنے مثل موش و مثل مار

اور بعضے بعضے کفار دنی
رکھتے تھے دنیا میں جو کبر و منی

سو وہاں پر ہونگے چونٹی کی مثال
تاکہ بن سب لوگ انکو پائمال

اور بہت انواع کی شکلیں قبیح
ہونگی ان ناحق پرستوں کی صریح

ایک سے ایک شکل زشتی میں زیاد
کسکو کسکو میں کہوں کرکے یاد

ہوگا اس صورت سے حال اہل نار
جو لکھا ہی میں نے یہ بالاختصار

بعد ازیں بشنو ای نیکو سرشت
گوش دل سے قصہ اہل بہشت

یعنی ذکر مومنان نیک نام
جو کہ ہونگے داخل دار السلام

روایت

یوں روایت کرتے ہیں اصحاب دین
از جناب رحمۃ اللعالمین

کہ وہاں محشر میں باصد عجز و ناز
ہونگے ہر اک مومنان پاکباز

یعنی ہر اک مومنان بے ریا
از عنایات جناب کبریا

ایک سے اک ہونگے رتبہ میں فزود
خرم و شادان بصد شان و نمود

جو کہ دنیا میں بہان وہ شخص دوست
خالصاً للہ تھے اک مغز دو پوست

یعنی اک جا ہووے والے بے نفاق
خالصاً للہ تھے اندر وفاق

نور کے منبر وہاں بر ذو الجلال
دیگا انکو رب عدیل و بیمثال

اور دھر جاوینگے یکدیگر قرین
صف بصف حقکی تجلی کے یمین

سو وہیں پر وہ محبان الہ
جلوہ فرماوینگے باصد عز و جاہ

اور جو تھے اہل توکل تھے جہان
برکمال قدرت رب جہان

چہرے انکے ہونگے وان مانند ماہ
روشن و تابان بصد توقیر و قدر

اور ہونگے بے حساب و بے کتاب / سارے اہل حشر سے وہ باصواب
اور بے پرسش انہونگے وہ قافلے / سیدھے ہی جنت میں جاوینگے چلے

اور وہ مومن جو دنیا میں مدام / تھے ادا کرتے بہت ہی قیام
اور بھوکے پیاسے رہ کرتے تھے جہاد / کافروں سے در رہِ رب العباد

اور راتوں کو عبادت پر ہمیش / مستعد رہتے تھے وہ پاکیزہ کیش
وہ بھی داخل ہونگے جنت میں شتاب / بے جواب و بے سوال و بے حساب

اور پاوینگے لقب وہ حق شناس / از جناب کبریا سادات ناس
اور رہا ذوق میں جو لیل و نہار / رہتے تھے ہر دم نہان و آشکار

بے تغافل وہ کیا کرتے تھے ذکر / ورنہ تھی ان سے سوا کچھ انکو فکر
راحت و رنج جہان کی گفتگو / تھے مساوی دونوں انکے روبرو

اس نمط مشغول تھے وہ پاک گہر / رات دن یاد الٰہی میں بسر
سو وہان پر ان عزیزوں کی گروہ / ہووینگے ممتاز باشان و شکوہ

اور ہونگے داخل دار السلام / وان یہ ہوگا اشرف الناس انکا نام
اور باقی مومنین و صالحین / اور سب اہل نفاق و فاسقین

سب کے فرقے وان یہ از امر خدا / ایک سے اک ہونگے ممتاز و جدا
جیسے اہل صوم اور اہل صلوٰۃ / صاحب حج و خداوند زکوٰۃ

اہل احسان اہل صدقہ اہل حلم / اہل خدمت اہل حج اور اہل علم
اہل خوف و رحم اہل عدل و داد / صاحب صدق و خداوند جہاد

اور اسی دستور سے سب خاص و عام / کسکو کسکو میں کہوں لیکے نام
اور بہت فرقے انہونکے برخلاف / انکو بھی کہتا ہوں میں صاف صاف

جو گروہِ خمر خوار و سود خوار / اور جمیع کاذب بے اعتبار
ظالم و غارت گران و راہزن / رشوہ خوار خائن و پیمان شکن

اکل مال یتیم و حق تلف / سو وہی البوین و ابن ناخلف
سارق و سفاک و قطاع الطریق / اور اسی صورت ہزاروں میں فریق

وان کہڑی ہوئیگی کثرت خلق موج / حزب حزب و حلقہ حلقہ فوج فوج
اور وہان پر سارے ہی جمہور ناس / ہوونگے اپنے اپنے پیغمبر کے پاس

اور جو دو تین اوصاف جمیل / رکھتے ہونگے بعض مردان اصیل
سو وہان پر وہ بھی ہی باندہ صف / ہووینگے قائم جدے ہو یکطرف

اور جن لوگوں میں اہی نیکو سرشت / جمع ہونگے فعل خوب و فعل زشت
سو وہان وہ بھی الگ ہونگے کہڑے / باندھ صف یکجا بہ سر چہوٹے بڑے

بعدہ پہر وہ گروہ بد صفات / جو کہ دنیا میں نہ دیتی تہی زکوٰۃ
کرکے انکو چارپایوں پر سوار / چھوڑ دینگے وان بامر کردگار

وہ گرا کر انکو خرمن کی مثال / اپنے پیروں سے کرینگے پائمال
اور بہینسینگے بہت ہو خشمناک / اپنے سینگوں سے تن انکی مثل خاک

اور کاٹینگے بہی جو کہ کلب عقور / اپنے دانتوں سے انہونکو بقصد
اور جو ہونگے وہان پر سود خوار / سو اٹہا کے جاوینگے دیوانہ وار

یعنی یوں مسموم ہوینگے وہ قوم / جوں کہ [illegible]
اور بہت [illegible] جدا / سانپ پر بچھو بہت [illegible]

ہونگے پیٹ انکے نہایت سخت تر / مار و گزدم سے بہرے مثل حجر
اور جو ہونگے مصور انکو وان / حکم ہوگا ڈالدو تصویر میں جان

اور جو ٹوٹنے کہینگے پر بلا / تا کہ دیوینگے گانٹھہ دو جو کو ملا
یعنی دونوں جو کو آپس میں ملا / گانٹھہ دو ورنہ کاٹو اسمیں جلا

اور جو کہتے تھے چہپا سونی بہان / تا سنیں لوگوں کا اسرار نہان
اور سُن سُن کرتے تھے پردہ دری / ہر کسو سے پہر خبر وہ مفتری

سو بہرا جاویگا اس آنکہ میں / سیسا پگہلا انکے دونوں کان میں
اور بعضی سمعو بنیر بے ریا / سخت تر ہوگا عذاب کبریا

پوہنہین گے نہ در خورِ اعمالِ خویش
بعدہ جیسا کہ از ہجومِ اہلِ حشر
کاہ گروہِ مومنانِ ذی شرف
کس لیے تم بہی نہین جاتے ہو اب
لیکن نے اپنے معبودونکے ساتہہ
ہم بہی جاوینگے جہان وہ لیچلے
وہ یہ پہچانینگے اسکو دیہنا ہا
حق کہیگا ای گروہِ نیک خو
وہ کہینگے کہ ہماری کیا مجال
پہر وہ نور ایزدی چہپ جائیگا
بعدہ وہ مومنانِ پاک دین
اور سب کے سب بلا گفت و شنود
پہر پشت اونکا ہوجاویگا سخت
اور بقصدِ تکلیف بد اعتقاد
اور یہ ہوگا حکم ای نیکو سرشت
بعدہ وہ مومن بہشتی چہپ جائینگے
ایک اک مومن اور دو دو مشغلین
اور جو جو مومنانِ پاک دم
اور بعضے شخص جو اس آن مین
اور جو انسے بہی کمتر آدمی
اور جو ایمان مین ہونگے سب سے کم
یعنی جون جگنو اندہیری رات مین
اور جو ہونگے منافق بی شعور

اپنی اپنی جا جرا کے کم و بیش
صاف ہوجاویگا جب میدانِ حشر
کیون کہڑی ہو تم یہان بہ توقف
کیون کہڑے ہو اسکا بتلاؤ سبب
کہینگے ہین وہ پاک اور انکا ساتہہ
ہم سبہونکو بہیکتے اپنے ساتہہ لے
کہ یہی ہے نور جنابِ کردگار
تم نے کیا دیکہا ہی اس معبود کو
کہ جو ہم معبود کا دیکہین جمال
بار دیگر اسطرح جب آئیگا
دیکہتے ہی اس تجلی کو یقین
گر پڑینگے بی تامل در سجود
اس بعد جون خشک تہا جنکا وجود
اٹہنے پاوینگے زمین سے جب پلید
کرنسکینگے سعی سالہا پشت
ایک تاریکی وہان پر آئینگے
دیگا حق تا اسکے پرتو مین چلین
ہووینگے ایمان مین جیسے جو کم
ہووینگے اتنی ہی کم ایسا کہ مین
سکتے ہونگے انکے پایامین کمی
درمیانِ مومنانِ ہر امم
ہے چمکتا موسم برسات مین
خاک بہی ہوگا نہ اونکی پاس نور

اپنی اپنی راہ لگا ہر فریق
تب تجلی کرے رب العالمین
جتنے تہے فرقے اہلِ ادیان و عمل
وہ کہینگے اس سخن کو سن بلے
ہاں جو ہم لوگونکا ہی معبود خاص
تب کہیگا حق کہ مین معبود ہون
بولینگے استغفر اللہ العظیم
یا کہ کچہ اسکی نشانی اور بتا
پہر ہمین معلوم ہو اسکا پتا
یا علامات و نشان از گنجِ غیب
سب مقر ہوکر کہینگے بالیقین
ایک جو ہونگے وہان اہلِ نفاق
جو ہین سجدہ کو جہکینگے وہ لعین
پہر روانہ ہوگا وہ نور اس زمان
اور دوزخ کو بہی لاکر اس مکان
پہر کریگا کوچ وان سے ہر گروہ
ایک مشعل ہوگی انکو دا ہے
انکو اک مشعل ملیگی اس زمان
وہ بہی اک مشعل پکڑ کر اٹہتے
انکے ہوگا نور ای روشن دماغ
انکے بہی ناخن پہ ہوگی اک چمک
پوہنہین ان لوگونکے ناخن پر ستارا
لیک وقتان و خزان اس زمان

جز فریقِ مومنانِ خوش خو
یون کہیگا با گروہِ مومنین
سب گئے پہلے چلو حسب العمل
فی الحقیقت سب گئے پہلے چلے
پوجتے تہے جسکو ہم بالاخلاص
آؤ میرے ساتہہ تم تا چلون
تو نہین معبود ہرگز ای کلیم
جانتے ہو تم سو معبود ہمکو بتا
جب وہ آویگا تو ہم دینگے بتا
تا کہ وہ پہچان لین بیشک و ریب
ہی یہی معبود اسمین شک نہین
انپہ وہ سجدہ نہایت ہوگا شاق
وہ وہین الٹے گر پڑینگے بر زمین
آگے آگے مومنان نکلینگے یگان
حشر اور جنت کی ہو درمیان
ساتہہ ہو اپنے نبی کے با شکوہ
دوسری مشعل ملیگی سامنے
تاکہ اسکے نور مین ہووین روان
اسکے پرتو مین چلینگے ساتہہ
تا ہجومِ ابہام پر مثلِ چراغ
روشنی سے مثلِ نور آفتاب
جلتے اور بجہتے رہینگے بار بار
ہووینگے غیر دنکے پرتو مین نہان

الغرض سب کیا صغار و کیا کبار
سب سے تا ہر امم کی قافلے
کتنے ہین یون اور یہان با تسلط
کہ وہ رستہ ہی بروزِ رستخیز
لیکن اُس اک راہ مین ہین تین قسم
دوسرا حصہ تو سن اے با نیاز
جو کوئی اس راہ سے ہوویگا پار
سو گریگا دفعتہ کہا ہیچ و تاب
اور بعضے مومنان حق شناس نہاد
اور کتنے گر پڑینگے تہرتہرا
سو صفہ محشر مین وے ہونگے جزو کل
سات میدانین نہایت بہشت ور
ہین ترازو وہان کہڑی بیچ عدل
پہلے میدانمین جو ہے سب کار خاص و عام
عمر بہر کی سب نمازین نفل و فرض
وہ ہی کر دیوگا عوض اپنی خطا
جو کسو سے ایک رکعت فرض کر
اور بشکل آدمی اے پاک باز
سو نماز اسکی وہان شک ہے بہ
اسکی وان پر با کمال دلبری
وہ نماز اوسکی وہان پر آشکار
اسی نوع سے حسب الکتاب
جاوان کی عبادت کا حساب

جبکہ پہونچینگے دوزخکے کنار	تب اوٹھیگو پرانی جزو کل

اسمین مذکور ہی اُس پل کا جو روزِ محشر پشت دوزخ پہ دہر ینگے زہی رہگذران

بال سے باریک اور تیغے سی تیز
سن بے اب تو سمجھہ سے اُن تینونکا اسم
ہے برابر بے نشیب و بے قرار
ہے وہی بے شبہہ مرد رستگار
قعر مین دوزخکے با صد اضطراب
اُس سے جاوینگے گذر جون تند باد
گرتے ہی دوزخمین جاوینگے سما
بعدہ گذرینگے وہ بالاے پل
ساتہ ہی جا گہر اُس پلکی اور یہ
پہروزن جملہ فعل نیک و بد
چلتے چلتے جا کے بگڑینگے قیام
جو پڑہی ہین جنہنے سو کردیگا عوض
اُسکی ہان حق سے با امید عطا
ہو گئی ہوگی قضا تو اُسی احرمی
ہو گی حاضر وان یہ ہر اک کی نماز
ہو گی جون جو سنبان بے نقص و عیب
ہو گئی پوریوش مانند پری
ہو گی معیوب البدن مجروح دار
ہوگا سب طاعات جسمی کا حساب
جون کہ وہ جسمانی اہل نعاب

اور لنبائی مین پندرہ ہزار
ایک حصہ ہے چڑہائی تا بام
تیسرا حصہ او تار تا سل جا یہ
ورنہ اُسدم جو کوئی مرد دغل
بعضے بعضے اہل دینکے زور رق
اور کتنے شخص جو اسب دوان
بعضے بعضے ادیان با سند
اور بعضے کہتے ہین سا الحساب
سو انہین سات تون تند و لکا حساب
سو انہین ہین سکی نامہ تو اول
وان یہ ہر اک سے امر بے نیاز
اور نماز فرض اگر کی ہی قضا
سو قضا سے فرض کر لیگا بدل
اُسکے بدلی وضع کر لیگا اُسے
جس کسو نی یان پڑہی ہوگی نماز
اور جسنے کی ادا اے با نیاز
اور کیا جسنے یہان اے با شعور
اس سے فارغ ہونگے جب ہر اک قوم
بعدہ جب دوسرے میدانمین
تیسرے میدان مین ہر اک وقوق

پشت دوزخ پر رکہینگے جزو کل
فرقہ فرقہ جاوین جنت کو چلے
سن بے گوش دل اے حال پلصراط
سال کا رستہ ہی اُسمین وہی تمار
جیسے پہلے سب چڑہینگے خاص و عام
اس روش مرقوم ہی اُس پلکی راہ
بیچ مین اس پل کی جاویگا گذر
پل ہی اور جاوینگے اُس سے برق و
اور کتنے مثل مور ناتوان
کہتے ہین کہ حساب نیک و بد
ہوویگا بالاے پل حسب الکتاب
ہوگا اک اک نوع کا حسب الکتاب
دیوینگے یاداش حسب قول و فعل
پہلے پرسش ہوگی در باب نماز
جس کسی نے از تعمد یا خطا
اسکے نفلون سے خداوند اجل
اُسکے ستر نفل کو بے اشتباہ
با حضور دل ز خوف بے نیاز
ساتہ اوراد و وظائف کی نماز
اُسکے آداب و شرائط مین قصور
ہو نگی پہر مسئول سب در باب صوم
جلکے داخل ہونگی سب اُس اتنیز
جبکہ جا پہونچیگا طی کرکے طریق

تب عبادات مرکب کا حساب
لیگا اُس سید النبین وہ عالیجناب

جیسے حج و کعبہ غزو و جہاد
منتشر کون ہے در رہِ رب العباد

بعدہ چوتھے ہین زہد و علم کا
نیت و اخلاق و حرص و حلم کا

پانچوین ہین خونیونکا انفصال
ہوگا در باب جراحات و قتال

پھر جو چھٹے میدان مین بے باطعام
ہوگی پرسش از حلال و از حرام

اور ہر اک شخص حسب الاعتقاد
ہو دیگا مسئول از عفو فساد

ساتوین میدان مین پھر سب خاص و عام
ہونگی مسئول از حقوق ہر کدام

سب کے کاغذ بعدہ کر کے درست
پل پہ کر دینگے روانہ از نخست

تاکہ ہر اک آدمی حسب الکتاب
ہو روانہ واں سے اُس پل پر شتاب

اور نیکی ظالمونکی کردگار
دیگا مظلومونکو تاہون ستمگار

اور جو اُسکے نامۂ اعمال مین
کچھ ہونگی نیکیان اس حال مین

تو اُسی مظلوم کے اعمال زشت
جو کہ ہونگے درمیان سرنوشت

دیگا اُس ظالم کو حق بے اشتباہ
تاکہ وہ مظلوم ہو پاک از گناہ

لیک یہ تبدیل اعمال عباد
جو کہ ہے مذکور سے فرخ نہاد

اسمین اعمال ولی کا ہے نہ ذکر
غیر جسمی بوجھ سے تو کر کے فکر

اور یہ تبدیل و نقل اُنکی خفیع
ہوگی اعمال نوافل سے شروع

اس سے بھی پورا نہوگا پھر تو نقل
ہوگی جاری فرض اُن سے غیر عقل

اور بعض اُس جا پہ ارباب ہمم
ایسے بھی ہونگے کہ از راہ کرم

دینگے محتاجونکو بخش اپنے عمل
از پے خوشنودی رب اجل

اک روایت مین جنابا نجہ ای اخی
یوں نہیں ہے مذکور کہ اک شخص کی

نیکیان بدیان سب اُس سند المیز
پوری ہونگی پلۂ میزان مین

حکم ہوگا اُسکو کہ اسوقت جا
ایک نیکی تو کسی سے مانگ لا

تاکہ ہووے پلۂ نیکی گران
جس سے پھر تو ہو سزاوار جنان

پھر وہان سے جا تسلی وہ غریب
اپنے سب یاران و محبونکی قریب

ایک نیکی کی کریگا التماس
کر کے الحاح و تملق بیقیاس

لیکن اُس دم بر زبان خاص و عام
ہوگا جاری نفسی نفسی کا کلام

ہوگا ہر اک آپ ہی آشفتہ حال
دوسرے کا کون سنتا ہے سوال

تب وہان پر ناگہان اک نیک مرد
دیکھکر اُسکو پر از اندوہ و درد

اپنے نامے مین جو دیکھیگا بغور
غیر اک نیکی کچھ پاویگا اور

تب کہیگا اُس سے وہ مرد سخی
کہ تو اپنی نیکیون سے اے اخی

ہے نہیں اب تک سزاوار بہشت
سر سے تو ہین سر بسر اعمال زشت

اتنی بدیون سے بھلا آیا کہ گیش
ایک نیکی کب بھلا جاویگی پیش

ایک یہ بھی لے جو ہو پھر ابھلا
اور جا تو سیدھا جنت کو چلا

بعدہ میرا ہی اللہ یار ہے
جو وہ چاہیگا تو پھر آیا ہے

آخرش اُن دونوکو پروردگار
اپنی رحمت سے کریگا رستگار

اور دیگا اپنے فیض عام سے
باغ جنت تا ہین آرام سے

[illegible] یہ بھی برابر با مراد
کچھ نہ اسکو دم نہ کچھ شور و باد

یعنی اُن دونونکا از فضل ہے
ہوگا جنت مین برابر پائیگا

اور ہین اعمال جو کچھ بیش و کم
ہونگے سبکے وزن کاغذ مین رقم

اور اسکے ما سوا ای باتمیز
قربۃً للہ ہے جو کچھ کہ جیب

جیسے ہے آب وضوی حقک دوست
اور قربانی کا خون و گوشت و پوست

اور جو کچھ کرتے ہین آغوش نہاں
لید اور پیشاب اسپان جہاد

اور وہی لڑکے جو طفلی مین مرے
یعنی ایام بلاغت کو ورے

لیک ماں اور باپ جن پر کے صبر
رہگئے با چشم گریان نسل اب

سو یہ پھر وزن سب اُس آئین
ہونگے داخل پلۂ میزان مین

بعدہ حب اُس پہ از امر ودود
چندے کلمے اور رکھے نیکتر

ہوگی اُنمین حق کی تعظیم وصفت / بولنے والیکی قدرت معرفت
حسنات اگر ہوگا ثقیل / ہے یہی اُسکی ثقالت کی دلیل
اک روایت ہے چنانچہ یہ بیان / خوب بالتفصیل ہوتا ہے عیان
اور ہر طومار کا ای ذی عقول / ہوگا بیشک شرق سے تا غرب طول
یعنی کرتے ہی نظر بیساختہ / ہوش ہوجاویگا اسکا باختہ
ایک بھی نیکی نہین ہے میرے پاس / غیر افعال شنیعہ بے قیاس
مت تاسف کر تو ہو کر بے مراد / ایک تیری نیکوی ہے ہمکو یاد
دے تسلی اُسکے دل کو اس نمط / لا دینگے پھر جلد اک چھوٹا سا خط
کہ سمجھے تو ای جناب کردگار / کسلئے کرتا ہے اس دم شرمسار
اب نہین ہے مجھکو امید نجات / آگے جو مرضی تری ہے اے پاک ذات
جو مقابل اُنکے پلے مین تلے / جس سے عقدہ میری مشکل کا کھلے
ہوگا جو کچھہ تول مین تیرا خط / سو سزا یہی ہوگی تیری اس نمط
رکھتے ہی از فضل رب العالمین / آئیگا اُس خط کا پلہ بر زمین
فہم مین راقم کے اس جا یہ سخن / یون گزرتا ہے تو گوش دل سے سن
جسکی برکت عمر بھر کے سب گناہ / دم مین کہو دیتی ہے از فضل اله
بعض کہتے ہین کہ وہ میزان و پل / ایک ہی ایک ہے فقط از بہر کل
یا کہ ہر اک کی لئے ای باتسلط / ہے جدا اک ایک میزان و صراط

تاکہ ہووے پلہ نیکی ثقیل / در خور نیات و اخلاص جمیل
در خور اخلاص و تصدیق لوی / ہوگی بھاری ہر کسی کی نیکوی
کہ وہان اک شخص کے ای مہتدی / ایک کم سو ہونگی طومار بدی
جب کہ دیکھیگا انھین وہ نیکمرد / دیکھتے ہی رنگ ہوجاویگا زرد
اور کریگا اپنے دلمین یہ خیال / کہ میری اب رستگاری ہے محال
تب بلا کر دیکھہ یہ حال تباہ / یون کہینگے اُس سے کا ای عبد اله
دیکھہ لے اُسکو بھی تا بار زبان / ہو اُسی سے کچھہ ترے حق مین امان
دیکھتا ہے اُس پرزے کی صورت وہ غریب / ہو دیگا داعی بدرگاہ مجیب
ہون سزاوار سقر بیشک و ریب / اپنے کردارون سے ای دانای غیب
یہ جو ہے خط ایک چٹھی کی مثال / اب سے طومارونکی آگے کیا ہے مجال
حکم ہوگا کہ کسی پر زینہار / ظلم کرتا ہے نہین پروردگار
بعدہ دھر دینگے وہ خط صغیر / پلہ میزان مین از امر قدیر
مین ہے اُس خط کے وہ نیکو سرشت / زود ہوگا داخل باغ بہشت
ہوگی اس پرزے مین شاہدی تمام / شاہدی حضرت خیر الانام
لیک ہے در باب میزان و صراط / اختلاف عالمان با نشاط
اور بعضی اس سخن کو کہکے یاد / کہتے ہین یون کہ وہ ہین بیحد و عد
یا جدا اک ایک پھر ہر فریق / یا برائے ہر امم ای خوش طریق

ایک یہ آیت صریحا ہے دلیل / کثرت میزان پر از قول جلیل

وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ

پھر صراط اور نہین ہے ای باکمال / اپنے دل مین جانے کر یا خیال
حال اسکا اسطرح مفہوم ہے / آگے پھر اللہ کو معلوم ہے

اسمین مذکور ہے جو حشر کو بالای صراط / حسب ایمان و عمل ہوویگا ہر شخص وات

کہتے ہین جو وقت اہل نشور / چڑھ چکینگے پل پہ از بہر عبور
فاطمہ بنت محمد مصطفا / جاتی ہین اس پل پہ باصدق و صفا
ہو نشان اک سحر اک فریق / طے کریگا دم مین اس پلکی طریق
آئیگی تب ایک آواز بلند / سب کے کانو مین کہ کرلو آنکھہ بند
پھر اونہونکی بعد اک فرقہ دہان / پل پہ اُڑ جاویگا جون برق جہان
بعدہ اک ازدحام خوش خرام / جائیگا مانند اسپ تیز گام

یو ہین اور اک قوم پر ستر دنکی جل
نار سے نکلینگے شعلہ اُس نار ن
اور جو جو شخص اُنہین تا خلف
باقیماندونکو ہوِن بے نیاز
پہ صلوٰۃ و صوم ہونگے دستگیر
سب کے سب اُس دم ز خوف کبریا
لیکن اُمت کیلئے سب انبیا
بیٹھے اُنکو لے بجا پروردگار
فضل حق سے سو وہی رد نشور
تب مچاوینگے منافق شور و غل
ہمکو اپنی روشنی مین لو پناہ
جس جگہہ سے لائے ہین تم یہ نور
ہو گی واں اک تیرگی اُس سے زیاد
اُسمین پہچاوینگی حایل اک جدار
تب نہ دیکھینگے وہ سارے رو سیاہ
ای گروہ مومنان پاک کیش
ہم یہان ہین سخت ظلمت مین اسیر
دم کہینگے فی الحقیقت ہے یہ ٹھیک
اور وہان رہتے ہو تم شام و پگاہ
اب نہین مین ہماد اے قوم غوی
پھر بالسوی تھا جہان پر گگاہ
پھر دو فرقے پہلے جو جینگے پاک
کو ملیگا ایک پل در نشور
اور اک مرہ پیادونکی مثال
آگے پیچھے سیکڑون خلقی لبان
اپنے حقد اور نکی ہونگی جو تکلف
لینگے گرنے سے بچا صوم و نماز
تا نہ گرنے پائین در نار سعیر
دم بخود ہونگے بلا ریب و ریا
ہونگی داعی در جناب کبریا
اور سلامت لیجل اُس سے کی پار
پل پہ پھر کب ہو دیگا پھر عبور
اک اندھیر مین گھڑی بالائے پل
تاچلے اور دین نجو بی اپنی راہ
در خود اعمال از فضل غفور
دیکھتے ہی اسکو وہ سب بہانے
جون سدِ یاجوج اک بل کا نشان
اُس درِ مسدود مین جا نیکی راہ
ہم نہ کیا ساتھی تمہارے ہم سفر
ساتھ تھے اپنے اُدھر شل خضر
تم بتا ہو ان ہمارے ہیں آج تک
جان و دل سے کافرونکی خیر خواہ
خلق کرتے تھے ہمیشہ سیر دی
یو ہین وہ شعلہ انہین نے اشتباہ
اک مثال باد و برگ ریح و ماہ
پشت پر دوزخ کے ان پہ عجوہ
جائیگا پھر اُٹھ کھڑا اک ہجوم
بعض لوگونکو حمیت جا دینگے زیادہ
سو انہین مستحق ذلیل و قال
یو ہین اکثر جو کہ ہین اعمال نیک
اور ستائیں خدائے ذات پاک
کچھ نہ نکلیگی کسی کے منہ سے بات
اور تمہین یہ بلیغی ہو بار بار
اور یوم آخر کو جو ستدام
جبکہ پھر ال مومنان خوش نصیب
کافر و مسلمان ہین پائین چھوڑ کر
وہ کہینگے تم بھی ای قوم دنی
ہنسنگے یہ کلمہ منافق پھر بور
پھر پھر ینگے دان سے بار رنج و تعب
اور اُس دیوار مین اک ہو گا در
تب کرینگے وا دیلہ بیشمار
جو وہان سے کہا تک ایذ سا
کیا گنہ ہمنے تمہارے کیا
لیک باطن مین ساتھ ہیں تمہارے
اور تعظیم و اطاعت ہند وار
اتنے مین اک شعلہ نار بزرگ
کہنچکر حکم الحکم ذو الجلال
وہ آپس مین کہینگے کہ مدام
سو نیا یا آج اُس پل کا بنا
جیسے ہوا کی چلی ہین جھوم جھوم
گر پڑینگے کہہ کے لغزش تاگزن
پل سے دینگے آتش دوزخ مین ڈال
ہونگے پیچ بیچ مین سب ایک ایک
وان بچا لینگے زنار سوز ناک
ہو دینگے لغزش مین یون پائے ثبات
رب سلم رب سلم آشکار
کرتے تھے زبانی ہین سارے خاص و عام
جلکے ہو جائینگے اور تر ینگے قریب
کیون چلے جاتے ہو تم منہ موڑ کر
کیون نہین لاتے وہین سے روشنی
جبکہ پیچھے کو چلینگے تھوڑی دور
یک بیک کر تے ہوئے شور و شغب
لیک مسدود و معلق سر بسر
اور پکارینگے بہت ہو زار زار
گم گئی ہو چھوڑ ہم لوگونکا ہاتھ
جسکے موجب تمنی یہ بدلا لیا
رہتے تھے بی حرمتی سے انتظار
کرتے تھے کفار کی تم بیشمار
آئیگا دوزخ سے باحال سپہر گرم
دیکھا وان سے درکہ اسفل مین ڈال
ہم سنا کرتے تھے اکثر یہ کلام
ہو کہان پر وہ ذرا ہمکو بتا

یعنی اس سرعت سے جاوینگی گذر
جمع ہو کر سب کے سب اس آئین
سب کے تئین داخل کرینگی اس زمان
کرتے ہین سب راویان با عقل
کہ بخوبی اس زبان ہر جہان
پھر تسلی دست جناب مصطفا
امتی باقی جو ہونگے مبتلا
وہ ہین پھر پیش جناب کبریا
پھر کرینگے وہ رسول با مدار
کہ اوٹھا لو سر کو اے میرے حبیب
سن یہ مژدہ حسب فرمان جلیل
جاوینگی اسوقت دوزخ کی کنار
تا ملایک ان سبھو کو لین نکال
اور ہوگا یہ فرمان با اختیار
کوئی سو بخشاینگا کوئی ہزار
بھی ولی بخشینگے ہین بار بار
پھلو پھر وہ خادمان اہل نار
سن اسکے بعد سب ان آبا صفا

کہ وہ پل اصلا نہ آویگا نظر
جا کھڑے پھر ہونگے اک میدان مین

اتنے عرصہ مین وہ پہنچیگے دقیق
بعد اسکے حضرت خیر البشر

اسمین ہی ذکر شفاعت کہ رسول عربی اور لوگون کی تئین نار سے دلوکے نجات ہونگے داعی پئے امت بجناب یزدان روضہ خلد مین لیجاینگے با امن و امان

نار دوزخ مین بصد رنج و بلا
اپنی امت کی سبھی انبیا
سر بسجدہ ہونگے نزد کردگار
تم ہو داعی ہین تمہارے ہوون محب
پھر اٹھینگے رسول بے عدیل
تو ان سے پھر مخلصی اہل نار
نار دوزخ سے بامر ذو الجلال
دہ نفر پر از جناب کردگار
کوئی اس سے بھی زیادہ بیشمار
اور اگر نار مین صوم و صلات
قعر سے دوزخ کی غوطے بار بار
عاصیان اہل بیت مصطفا

انکی حق مین ہونگی آمرزش طلب
ہونگے مستغفر بامید نجات
ساتوین دن دیگا وہ عالیجناب
جنکے ایمان ہووے اک جو کی مثال
ساتھ لیکر پھر فرشتونکو شتاب
اور لوگون سے کہینگے دو بتا
کہتے ہین شہدا کو اسدم دسترس
اولیا اور عالمون کو دستگاہ
اور وہ لڑکی جو طفلی مین مرین
اذن حق سے وہ سب نور عین
ہو دیگا جن جن کی جو جو کی مثال
مخلصی پاوینگی از نار حریق

آملینگے اسمین ٹھوکر کے طریق
کھول دینگے ہاتھ سے جنت کا در
زود فضل حق سے با امن و امان
یون حدیث رسول اللہ سے نقل
ربع ہو جاویگا پر از مومنان
خلد مین لوگونکو با صدق و صفا
با حضور قلب از درگاہ رب
از پس آن مقصد کائنات
حضرت خیر الورا کو یہ جواب
انکو لو جا نار دوزخ سے نکال
اور لوگ امت سے کر کے انتخاب
اپنے سب یارون عزیزونکا پتا
ہوگی بخشا تئین ہر ایکو بس
ہوگی در باب شفاعت جاہ
لیک جب باب صبر از بر کرین
ہونگی بی شبہہ مشفع والدین
دلمین ایمان لینگی ان سبکو نکال
بعدہ درجہ بدرجہ ہر فریق

منادی ہان یہ سب لے سلام
کہ بہت سے امتی ہونگے برے
ہونگی حتی سو کافی الاصفا
نزد دروہ حضرت عالی نژاد
جا کھڑی ہونگی وہ دوزخ کی کنار

نصف ہو جاویگا پر دار السلام
ابتلک ہین نار دوزخ مین بڑے
دی میری امت کو دوزخ سے نجات
سن یہ مژدہ دیکھو ہونگے شاد شاد
اور نکالو لینگے امت بیشمار

بعد حبیب رسول نام دار
پھر او سی دستور ختم الانبیا
حکم ہو ویگا کہ خردل کی مثال
والی سے پھر لی ساتھ لوگونکی تئین
ہونگی داخل جگہ وہ نیکو سرشت

ہونگے پھر آگہ ز حال اہل نار
ملتجی ہو در جناب کبریا
جنکے ایمان ہو وہ انکو نکال
جیسے عالم اولیا اصحاب دین
تن جھسے کرنسے پر ہوگی بہشت

بعد پھر جب وہ محبوبِ اِلٰہ
مجرموں اور عاصیوں کی خیر خواہ

بار سوم پھر بدستورِ تخت
جب شفاعت پر کمر باندھینگے سخت

ہو جنہوں کی دل میں ایماں کا اثر
مثل اک ذرہ کی ای خیر البشر

وہ بھی سارے انبیائے دین پناہ
بعد آنحضرت کی حسب بارگاہ

امت آنحضرت کی اُسدم بسر
سب نکل آوینگی از نارِ سقر

انبیا ہیں اُسدم از فضل کردگار
امت آنحضرت کی از حد شمار

لیک اُسدم اک موحد کا فریق
باقی رہجاویگا در نارِ حریق

پر نہ تھا کچھ انکو انکارِ رسول
جو نکرتے دعوتِ ایمان قبول

اونکی حق میں جب رسولِ نامدار
ہونگی داعی در جنابِ کردگار

حکم یہ ہوگا کہ انکو بالیقین
کچھ توسل انبیا تھا یا نہیں

تھی یہاں شرک جو چھوٹی بڑے
ہونگی جلتی نارِ دوزخ میں پڑے

کر دیا تھا کیا ہم اور ہم میں فرق
جو کہ اب دو ہوئے دوزخ میں غرق

کچھ نہ تھا محتاج اس وحدت کی نفع
یہ عذابِ حق جو ہوتا ہے دفع

اسمیں کچھ حکمت ہے ربِ جلیل
جو نہیں آویگا سمتِ قال و قیل

آیا ہے یہ شرک اور توحید کا
زعم میں انکی برابر ہو گیا

فرق ان سبکو وہ دالا الصفات
نار سے اُس وقت پاویگا نجات

تن انہوں کی ہوئی یوں اشتباہ
جسطرح ہوتا ہی انگشت سیاہ

اُسمیں پھیلا دینگی انکو سب ملک
تن اٹھینگی انکی کندن کی چمک

حکم ہوگا ہر کرہ انکو بہشت
ہوں تسلی داخلِ باغِ بہشت

بعد کثرت کی پھر وہ حق شناس
حضرت حق میں کرینگی التماس

اب ہمارا جو لقب ہے اور داغ
دور کر دی یہ بھی تا پاویں فراغ

تب تو ہو جاوینگی وہ بیگدورت

ناریوں کی حال سے ہونگے خبر
کہ ابھی ہیں اُستی ہیں سقر

ہوگا تب یہ حکم از درگاہِ خاص
کہ انہیں بھی نار سے کر دو خلاص

جاوینگی پھر وہ رسولِ ذو عروج
نار سے جا عاصیوں کا ہو خروج

قہر دوزخ سے یا مرِ ذو الجلال
لینگے اپنی اپنی اسکو نکال

کوئی نہ رہنے پائیگا چھوٹا بڑا
صاحبِ توحید دوزخ میں پڑا

ہوگی ساری امتوں سے بھی وہ چند
ہی حدیثوں میں لکھا آا ارجمند

کی نہ تھی مطلق انہوں نے پیروی
کوئی پیمبر کی بدار دنیوی

محض بے ادراک احکامِ رسول
رہگئی تھی اپنی غفلتمیں وہ گول

کہ انھیں بھی دوزخ یا ذو الجلال
اس عذابِ نار سوزندہ سے نکال

بے علاوہ مجھسے ہی کہتی ہو خاص
آپ ہی دونگا انہیں اسدم خلاص

سو وہ ان توحید والونکو دلی
وان کرینگے اسطرح طعنہ زنی

بحث جو کرتے تھی تم شام و پگاہ
ہمسے وان در بابِ توحیدِ اِلٰہ

اب یہاں پر شرک و وحدت سے ایک
گو کہ تھی ہم مدعیان فہم نیک

کہ انھیں یہ مشرکانِ بد گہر
ہنستے ہیں اپنی برابر بوجھکر

نار میں اب اپنی عظمت کی قسم
اک موحد بھی نہ رہنے دینگے ہم

کہتے ہیں جس وقت وہ نکلینگے سب
آتشِ دوزخ سے از فرمانِ رب

پھر درِ جنت پہ پہنچینگی ادہر
آبِ حیوان کی جو اک بہتی ہی نہر

لیک ہیجاویگا اک داغِ سیاہ
گرد تو ہونگے انکی از امرِ اِلٰہ

اور لقب اُن سبکا ہوگا دوزخی
روضۂ رضواں کی اندر ای اخی

کہ جو اپنے فضل سے ای کبریا
تونے ہمکو تو یہ جنت دیا

آخرش جب از عنایاتِ غفور
انکا وہ نام و نشاں بھی ہوگا دور

گورے گورے چاند سے بے نقص و عیب

روایت

ہر دو بیت کرہ ہمارے دل کے دل
نار سے جس وقت آوینگے نکل

تب وہاں باقی رہیگا ایک مرد
اُس عذابِ نار میں باسوز و درد

بعد اسکو بھی لیونگی نکال
بعد ایک عرصے کے ای ایزد شناس
کہ خدا کیو سطے اسوقت جو
سنکے یہ منت سماجت کا کلام
وہ کہیگا جاتا ہوں تنہی کس
بعد اک ساعت کی پھر وہ دلفگار
تب تو پھر رونیلگیگا زار زار
ہونگی جو وہ اشجار جنت کے قریب
عہد پیمانکو نہ پھر کہیگا یاد
آخرش پہونچیگا وہ نیکو سرشت
کہ ہی لاریب نہ ہی باغ جنان
تو بھی جا کر ہو وہیں مسکن پذیر
دل میں سوچیگا کہ میں وان جا کر پھر
تب کریگا حقسے تنگی کا سوال
سنکے یہ فرمائیگا پروردگار
کر چکیگا تجھ جب وہ مرد نیک
کہ یہ ساری خواہشوں جو تو نے کہیں
ای محمد اب کسی کو کیا مجال
جتنے وعدے ایسے رتبونکی کئے
گر کرے شکر جناب کردگار
پر ہی واجب شکر کرنا بر عباد
فکر میں اقم کی یون آتا ہی بس
یاد آکر نعمت حق والدین

پر عجب اوسوقت ہوگا اسکا حال
ہونگی بر جا اسکے جب ہوش و حواس
نہ مرادو دوزخکی باہر پھر دو
عہد لیگا اس سے حق کا نیکنام
اور میں اس سے زیادہ کچھ ہوس
دیکھیگا جب باغ جنت کی بہار
تا کسی ڈھب سے وہان تک ہو گذار
خوش نما و بس عجیب و دلفریب
دیکھکر وہ صنعت رب العباد
رفتہ رفتہ تا در باغ بہشت
مسکن دلکش برائے مومنان
ہین بہاں سب مکانان بی نظیر
پر یہی جنت دیکھتا ہوں میں جدھر
کہ مجھے اب اسمین بسا دیجے بحال
کہ تو اپنی خواہشونکو ایکبار
سب بیان کر اپنی دلکی ایک ایک
میں انہیں اپنے فضل سے تجکو دون
جو کرے وصف خدائے ذو الجلال
حشر کو اس ایک ادنی کے لئے
حشر تک صبح و مسا لیل و نہار
شکر ہی سی ہوتی ہی نعمت زیاد
کہ وہ شاہد ہوگا مرد بوالہوس
کاہلی کرتا تہا وہ ای نور عین

یعنی پہلے قعر آتش سے نکال
تب پکار لگا باواز بلند
ہو نہایت نیک کا پھر سلوک
پھر نہ کیجو کچھ طمع اس سے زیاد
تب ملا یک پھر دینگی اسکا رو
کہ وہان تو کیا عجب ہین شجر
حق تعالی سے عہد محکم اس سے لے
جب دیا اسی خلد کے حور و قصور
بس دیے پانو چلیگا مثل مور
دیکھتی ہی وہ ریاض دلفریب
پھر بہت سی منت و زاری کی بعد
ہوگا داخل جبکہ وہ نیکو سرشت
اس سرے سے اس سرے تک اگر کہیں
اک مکان خالی نہیں ہے یا الہ
دین و دنیا کی جو ہوں سب چھکر
تب سنیگا یہ بشارت آشکار
بلکہ اپنے پانسے اور اے خوش نہاد
بندۂ عاجز کو جو مقدور کیا
ہونگی وان جو جو کہ جہان نیں
تو بھی ہوگا کب یکا یک بارع
ایدل اب اسبا ہمین شکر تو فکر
یعنی وہ ہوگا عریض سیم و زر
یعنی کرتا تہا سدا وہ آدمی

دیونگی اسکو در دوزخ پہ ڈال
سب فرشتونکو وہان وہ مستمند
منہ جلائے دیتی ہی آتش کی لوک
جو بر آوی یہ تیری دل کی مراد
نار کی باہر یہ حسب آرزو
سایہ دار و خوش ہوا و پر ثمر
دیکھا پہونچا ان درختونکی تلے
ہونگی ظاہر اسکو پر نور و ظہور
رنگکے حسب توانائی و زور
اور یہی ہو ویگا بے صبر و شکیب
حکم ہوگا اسکو کہ ای مرد سعد
ہر طرف معمور دیکھیگا بہشت
دوسری کی اسمین گنجائش نہیں
پھر مرا کس طرح سے ہوگا نباہ
تا نہ پھر کہتی پڑے یار دگر
اپنے کانون از جناب کردگار
نعمتیں وہ جند دین اس سے زیاد
کر سکے جو شکر انعام خدا
کیجئے انکی مراتب پر نگاہ
کر وہ یاد شکر نعمت سے فراغ
اس سے کر تو فقط اول کا ذکر
دار دنیا میں ہیں جو سنی بیشتر
باپ ماکی نان و نفقہ میں کمی

اسنے تہا یا تہا جو ماں باپ کو
پہلے ہر کس کی جا بجا تر سائیگا
کشتے ہیں وہی کہ در باغ جنان
یعنی جب وہ مومنان بے نظیر
صحبتیں دنیا کی تب آوینگی یاد
بحث اور تکرار کرتا تہا کمال
اور بعبارت مومنوں کی اس مثال
اور انہیں دیکھینگے وہ کفار زشت
ہمکو بھی تہوڑا سا دو آب و طعام
تم ہیں پانیکے یہ آب و طعام
وعدہ حق جسکے اوپر تم مدام
سنکے یہ گفتار وہ سب نابکار
کہتے ہیں یوں اور دیان ارجمند
تب کرینگے مومنان خوش خصال
تب بتاوینگے ملائک کرکے یاد
وہ کہینگے ہمکو یہ باغ و بہار
پائی در زنجیر بیش دوستان
کر دہ یوں کرتے ہیں عرض اے کردگار
اور خدمت کر بزرگوں کی مدام
کین جو حاصل نعمتیں یہ ہمنے اب
اب ہمارے ہی یہ ہی ان کی مراد
ہوگا ارشاد از جناب ذوالجلال
اور ہیں سبکی بدولت بامراد

رات دن یاں ہی بسو جا آکے
پہر وہاں سے خلد میں لیجائیگا
اس لئے اس کو عذاب کردگار
پہر حقیقت وسکی جو ہے راست راست

روایت

ہوچکینگے خلد میں مسکن پذیر
رکھتے ہیں جن سے ملاقات و داد
اب نہیں معلوم کیا ہے اسکا حال
دور رس دل ان ہوگی جو بن شتبال
اپنی دوزخ سے بگڑ رہا ہے بہشت
تم تو ہو سیراب و ہم تشنہ کام
حق نے کین یہ نعمتیں ہم پر حرام
کہتے تہے تکذیب و انکار تمام
سخت ہونگے اندر دو عین شرمسار

اپنی اپنی جا پہ جب پائینگے
اور کہیں گے یک گروہ پاک کیش
امر حق سے نار دوزخ کی ادہر
کہ وہاں سے بیٹھے بیٹھے آشکار
اور کرینگے اور نیز ور و کر سوال
سنکے یہ وہ مومنان خوش خطاب
اسکی جو خواہش ہیں عبث کرتے ہو تم
یہ سچ کہا ہو بے خود اعمال جو ہیں
پہر وہ کہڑکی بند کر لیونگے زود

روایت

اپنے دل میں کی بالو نکا خیال
کہ وہ سب حسب مراتب بامراد
ہے انہوں کے انکہ میں لگتا ہے خار
یہ کہ پا بر گانکان در بوستان
ہوگی تیرے فضل کے امیدوار
پیکدش کرتے تہے انکی صبح و شام
تجہہ سے منعم کی اطاعت کے سبب
یہ جو پوری کر دی اے رب العباد
تا نشانی انکی سب اہل و عیال
اپنی یاد اس عمل کی ہے نہ یاد

کہ کہاں ہیں آج وہ نور بصیر
اپنی اپنی جا پہ تہی ہیں قیام
گرمی ہجرت سے دل کہاتا ہے [illegible]
ایسا ہی حق میں ہم پہر وصال
کہ الٰہی کریے ہم کسب معاش
اور انکے دیکھنے تلک ہے سم
انکو یاں اس نعمت دکہلواہ سے
رکہتے ہیں ستیری حضرت میں نیاز
آملینگے یا ہزاران اشتیاق
نعمتیں پاوینگے از فضل خدا

آتش دوزخ سے کرکے رستگار
وہ خدا ایسی جانے دی کم و کاست
ہونگے جب مسکن گزین سب مومنان
با فراغ خاطر از فضل اله
کہ فلاں یا دوزخی ہے یہ بیس
وہیں کہلجاویگا اک چہوٹا سا در
موبمو دیکھینگے حال اہل نار
گاہ گر وہ مومنان شاد حال
دینگے ان نا حق شناسوں کو جواب
جانتے ہے اب کچھ نہ کچھ اسکا ذکر
وہ ملایا نہ تہیں کم و بیش
تا کہ ہو موقوف یہ گفت و شنود
کہ دریچہ جب وہ ہوجاویگا بند
کچھ نہیں معلوم ہے انکی خبر
خوش دل و محظوظ طبع و شادکام
کچھ نہیں بہاتا ہے یہ آرام و عیش
حضرت حق میں کر دعا یہ اے
رکھتے تھے دنیا میں جب ہم بود و باش
کرتے تھا انکو ڈہونڈا دمبدم
اب کہیں محروم ہم کس راہ سے
تا کہ اس نعمت سے بھی ہوں سرفراز
اپنے اپنے مومنوں کو بی تفاق
اور جنت میں رہینگے ایک جا

بعدہ اُن نعمتونکی باوجود
کسی کو بعد ازین تکلیف و رنج
پھر بدارج مومنونکی کردگار
کہ گروہ مومنان خوش نصیب
یہ ندا سنتے ہی از خوف ہلاک
ہم تو سب آئے تھی از حکم ودود
ہو نہین ڈرتے ڈرتی سب چھوٹے بڑے
کہ ہماری ہوگی تنہا یا اب نجات
پھر بلا تک مومنونکو ان کرینگے [illegible]
اور سب سے ہونگی سائل وہ عزیز
کہ ہم اسکو جانتے ہین ہی فقط صاف
دار دنیا مین سب اہل درگار
ذابح اسکا کہتے ہین یہ بلا حقبا
تم رہو اس نا سے جنت مین ہمیش
اور تم بھی ایگروہ زشت کیش
اب چکھو اسمین عذاب بیشمار
کہ نہین ہے ہمکو خوف آخر [illegible]
اسمار رہا ننگ ہونگے وہ دوزخی
کیا ہی ہم لوگونکا تھا مقصود بد
سو کہان اُسکا ملتا ہی سرانح
اب اسی دوزخ مین جلنا ہی مدام
بند کر دین خوب کرکے کو تمام

حکم حق ہوگا فرشتونکو کہ زود
یان نہ ہونے پائی مقدار رنج
از شفاعات رسول نامدار
آدمی جنت سے دوزخکی طرف
جتنے ہوینگے وہ سب اندر بہشت
اُن بہشتونمین باقرار خلود
ساحل دوزخ پہ جا ہونگی کھڑے
جو سنتی ہی منادی یہ بات
لائینگے اُس دم بشکل گوسفند
کر اسے پہچانتے ہو کیا ہی چیز
نام اسکا موت ہی بے اختلاف
جسکے چکھے ہین ابکی لذت ایکبار
حضرت یحیٰی پیمبر ہوگا جس
کوئی آفت آئی نہین ہوگی [illegible]
اب ہو اسپار دوزخ مین ہمیش
تا ابد صبح و مسا لیل و نہار
اور نہ کچھ اس آتش دوزخ کی تاب
سنکے یہ انکو نہایت ہوگا سوگ
جو یہان ملا یا باقرار ابد
دیکھی وہ بھی ہمارے لیے داغ
دوزخیونکا نوبت ہی گا م
ہر طرف سے یا ستونہا دراز

انکا اسباب ضروری بیگمان
پھر کریگا اک منادی ابتدا
روضۂ رضوان مین کر دیگا بلند
اور تم بھی ای گروہ اہل نار
دیکھین اب پھر نہ آفت مین پھنسین
اب وہان جانیکی پھرتی ہی نوید
اور وہ سب کافران بد مانع
اس گمان سے سب گئے سب وہ اہل نار
رنگ ابلق ہوگا اُسکا آشکار
سن یہ کلمہ یون فرشتونکو شتاب
کو منادی کی ہے جسے کہین
ذبح کیجاویگی پھر وہ گوسفند
اور دینگے یہ بشارت آشکار
کیونکہ جو تھی موت وہ خود مرگئی
اور انکا لو دلسے تم ای بد صفات
سن یہ فرزدہ مومنان خوش نہاد
بس یہی جنت ملی ہمکو شتاب
کر ہزار افسوس ہم کیا کرین
زندہ ہوتی موت تو یہی ہی یاس
مخلصی کی راہ اسمین ہے کہین
بعد اسکے ہوگا حکم کردگار
جسمین ہر اک فراق بد خصال

الغرض سب گرد وہ ہیا اس مکان
جنت و دوزخکے اندر یہ ندا
انکی قدر و منزلت سے تھی جو چند
جمع ہو دوزخ سے جنت کی کنار
جو یہ پیاری دوزخی ہمکو سنین
یہ نہین معلوم اسمین کیا ہے بھید
اب اپنے دلمین ہونگی باغ باغ
جا کھڑے ہونگے جنت کے کنار
ہین یہ فرماتی رسول کردگار
دینگے سب کافر مسلمان یہ جواب
دار فانی مین سنی دیکھا ہے تین
آگے لوگونکے یہ تکبیر [illegible]
کاہی مسلمانان عالی اقتدار
سب کو اپنی غم سے ایمن کرگئی
خواہش موت اور تمنائی نجات
ہونگے ازبس اپنے دلمین شاد
فضل سے حق کے ہمیشہ روز و شب
موت بھی جنتی نہین ہے تا مرین
کہ کبھی تو مرکے پاوینگی نجات
ہمکو تو ہرگز نظر آتی نہین
[illegible] یدان کو تا کہ سب بد نا رس
دل سے گم کردین یکسی کا خیال

سو منو دل سے سنو تم صفت باغ بہشت

چند ابیات ہین اب حسب احادیث و قرآن

بعد ازین سنیو ذرا اے مہربان
ہے بہار باغ جنت سر بسر
اور ہے خاک بہشت اسکی تمام
اور زمین ہر چمن در ہر مقام
ریتی کنکریان ہین اینٹین اے ہمام
یکدگر لپٹے ہوے سب نونہال
سارے میوے موز و انگور و انار
دیگر ہر اک میوہ پاکیزہ شکل
لیک نہرین اسمین ہین سب چار قسم
قسم اول مین ہے پر آب منیر
یعنی اسکا ذائقہ اور رنگ بھی
خمر وہ آیا ہے جسکی شان مین
پھر علاوہ انکے اے فرخندہ فام
اور ایک تسنیم ہے انکے سوا
جسمے اصحاب الیمین اے ذی جاہ
ہونگی اس پانی سے کچھہ شربتین بھر
اور جو ہونگے خاص از اہل بہشت
بعد جنت عدن وہ ابرار حق
اس غذا مین شامل اب سنا صاف
کرتے ہین راویان اہل شعور
تب بلا ایک بلا پینگے انکو
پر ہے یہ سب سے الطف و اطہر

چند کلمے اب باوصاف جنان
روشن و تابان زر خشت و سیم زر
زعفران کی ریتی اے نیکنام
طیب و پاک و مصفا ہے تمام
لعل و یاقوت و زمرد کی تمام
عاشق و معشوق جون وقت وصال
سیب و شفتالو وغیرہ بیشمار
سارے میوونکا مزہ ہنگام اکل
سن انہونکا وصف اے پاکیزہ اسم
غیر آن خوشگوار و دلپذیر
کچھہ نہ تبدیل و تغیر ہو کبھی
لذة للشاربین فرمائین
تین چشمے اور ہین سن انکا نام
سو وہ جاری ہے بلکہ معلق ہوا
رکھتی ہین اور وسعتی کہ پیر پا انکا
ایسے لوگونکی مکانون مین پھر
پائینگے یہ آب وہ نیکو سیرت
جب مشرف ہونگی از دیدار حق

ہین تمہارے روبرو دیدہ ستان
اور بجائے گل ہے ماہین درخت
اور روش ہر اک بلورین آبدار
انمین رو دہین جواہر کی پرے
اور سب اشجار ایسے جنکے پوست
اور بھی شاخین انہونکی خوش نہار
سب لطیف و پاک شیرین شہد دار
اور درختونکی تلے نہرین روان
دیکھہ لے سورہ محمد مین عیان
دوسرے مین وہ عجائب شیر ہے
تیسرے مین خمر ہے یعنی شراب
اور عسل وہ ہے مصفا و شگرف
ایک ہے کافور اور ایک زنجبیل
لیک ہے کمیاب ان چشمونکا آب
یعنی اورونکی بہ نسبت ہونگے کم
وقت رغبت کی پئینگے وہ یہ آب
حوض اس پانی کے ہونگی انکی گھر
تب اٹھینگے ایک نعمت پاک و لطیف

اسلئے کہتا ہون بقول اہل سنت
مشک و اذفر جو پاکیزہ سرشت
روشن و شفاف ہے آئینہ دار
سنگریزہ کی جگہہ چھوٹے بڑے
ہین طلائی نقرئی اے حق کی دوست
پتھران بیچار و بہرہ مندوار
خوش مزہ خوشرنگ خوشبو سبکبار
ہین بہت پاک و مصفا اے جوان
ہے لکھا ان چار قسمونکا بیان
وصف جسکا خارج از تحریر ہے
اور چوتھی مین بھرا ہے شہد ناب
کیا لکھی خامہ صفت مین اسکی حرف
نام ہے قرآن مین جسکا سلسبیل
عام لوگونکو وہان تخصیص صفات
عزت و توقیر مین وہ پاک دم
اور پانی مین ملا مثل گلاب
تا پئین خالص سبھی شام و سحر
اور حاصل ہوگی انکو مرد ظرف
اسکی توصیف و ثنائی اخلاف
ہوینگی مشرف و مسرور
بے بدل ہے بلا قصور و فتور
وصف اس مے کا تا بردر نشور

غزل در تعریف شراب طہور

خبر مصطفےٰ سے یہ مذکور
جام جہان سے پر از شراب طہور
باغ جنت مین ہوونگے محفوظ
جبکہ دیدار حق سے اہل بہشت
آب نہرونکا اور چشمونکا
گر لکھی خامہ بر ملا زبان

تو بھی ہرگز نہ کر سکیگا تمام / آخرش ہوگا معترف بقصور

مختصر کر قلم اب یہ غزل / طول دنیا سی بہتر ہے اختصار

وصف اب اسمین درختونکا اور پھلونکا اور صفت انکی جو ہین اسمین مکین اور مکان

اب سنو اوصاف اشجار جنان / گوش دل سے اے گروہ مومنان

ہین جہان تک کہ ہین جنت کے شجر / اس سرے سے اس سرے تک سر بسر

گر بلندی مین وہ ہین حد سے زیاد / پر یہی او کہین مشہور طبع زاد

جب کوئی چاہیگا کہ وان جا کے / شاخ سے پھل توڑ لے اور کھائے

دو ہین آ بہو جھکینگی وہ درخت / اس بہشتی کو کہ ہو ای نیکبخت

بی تکلف اُن پھلونکو کھائیگا / لیٹے بیٹھے جیسے دل مین آئیگا

اور گلوں سے انکی نکلینگی لباس / وہ مقطع جو ہوان ہوینگی پاک

دیسی ہوتی ناکین نقش و خوش قماش / ہین کہان دنیا مین گو کیجی تلاش

آئینگی پر اسکے تن پر درست / حسب خواہش وہ نہ ڈھیلی اور نہ چست

بعض گلمین خوشنما فرش و فروش / بعض گلمین جابجا پر نقوش

سنئے اب تو صحیح سے ان جامونکا اسم / جو کہ اعلی ہونگی ہین وہ سب دو قسم

قسم اول ہوگا لاہی کی مثال / نازک و باریک تر در از خیال

جسکو سندس کہتے ہین اہل عرب / ہلکی آتی ہین جیسے فرماتا ہے رب

قسم ثانی ہو سمین ہے ای کبار / ہوگا مضبوط و سطبر و خوش طراز

مثل مخمل و ہے وہ ایسی قدر مین / یا ہیسان اطلس و دیبا چین

اسکو وان بولینگے استبرق تمام / سو وہ مذکور مین ہے یہی نام

پر نہایت ہونگی شفاف و لطیف / سارے کپڑے کیا قمیص و کیا نقیف

اس سطبری و غفی کی با وجود / بیچ نشتر ہ کی تن ہوگا نمود

اور جنت وہ ہی پاکیزہ مقام / ہی نہ جسمین گرمی و سردی کا نام

اور شعاع شمس سے اسمین نہین / اور نہین ہے اسمین تاریکی کہین

لیک اک رہتا ہے حال اعتدال / نور افشان صبح روشن کی مثال

یعنی جون قبل از طلوع آفتاب / صبحکا ہوتا ہی حال ای کامیاب

بلکہ ہے بتشبیہ نور صبحدم / روبرو اُسکے ہزارون حصہ کم

وہ شعاع شمس سے ای خوش نہاد / اسکو کیا نسبت ہو نور بامداد

اسکے آگے تابش شمس و قمر / محض بے رونق لگیگی سربسر

اور ہونگی ایسی عورات بہشت / شکل اور صورت مین نورانی سرشت

ہے روایت کہ جو اس دنیا مین آئے / ایک عورت اُن میں سے تو منہ دکہائے

تو وہین چھپ جائے اس عورتکی ہو / دیکھتی ہی اُسکی منہ کا رنگ و روپ

جون شعاع شمس سے نور قمر / محو ہو جاتا ہے سب وقت سحر

اور یہ خوبی کہ سارے مرد و زن / پاک ہونگی از کثافت ہای تن

جون براز و بول و بلغم ہو یا کف / چرک و خشم و تن و غیرہ سب سے پاک

اور کثافت دل کی جون کبر و منی / غیبت و غمازی و طعنہ زنی

کذب و لعو و غصہ و بغض و غرور / حرص و رشک و مکر و غیرہ سب سے دور

اور ہوگا وان کسیکو کچھ مرض / جسکے موجب ہو دوا کچھ غرض

یعنی ہونگی سب کے سب سالم مزاج / پھر بھلا کیا انکو پروائے علاج

اور ہونگی بال بھی تن پر کہین / جو نکلتی ہین جو یان ہین یا نہین

یعنی موئے عانہ و ریش و بروت / کچھ نہونگی بہ حد خوش ثبوت

ہونگی پر مو و لات سب بحال / جیسے ابرو و مژہ اور سر کے بال

کیونکہ زیبائش ہین داخل یہ مو / آدمی لگتی ہین ایسی خوبرو

یعنی ہین بال سب بجا / وہ نہین ہین جو کہ ہون تن پر وبال

اسطرح سے ہونگی وہ سب پاک و گنج / دفع البال از ہمہ تکلیف و رنج

اور ہین سنگے جسد آسمین بل / نرم و شادان بصد آرام دل

سب میسر ہوگی وان عیش و طرب
ہر لحظہ ہر مرد و زن کو روز و شب

سیر باغ و مے کشی آرام و عیش
حور و غلمان ہمرہی ہین مثل جیش

اور کھانا اہل جنت کو تمام
جو رہینگے کہاتے پیتے وان مدام

گر جو کہاوینگی تو آویگی ڈکار
ایسی خوشبو و معطر چند بار

اور حاصل ہوگی انکو وہ فرح
بیبیونکی صحبتوں سے ہر طرح

اور انسے کرکے صحبت جب فراغ
پائینگے وہ مومنان جوش دماغ

اور نہونگی وہ جنت بعد از مساس
وہ رہینگے پاک از حیض و نفاس

اور سواری کے لئے تخت روان
پائینگے وہ مومنان نوجوان

وہ سریع السیر کہ اک ماہ راہ
طے کرینگے دم مین جو ان کی نگاہ

اور وہان ہر اک مکان دلپذیر
وہ عدیم المثل ہین اور بے نظیر

اب انہونکا وصف کرتا ہوں مین
برج اور بنگلے وغیرہ جو کہ ہین

کوئی مروارید کا شفاف ہے
کوئی ہیرے کا نہایت صاف ہے

اور ہے رفعت مین اک شصت میل
اور وسعت مین بھی عالی بے عدیل

اور جدا ہر ایک مین حجرے وہان
ہونگے محفوظ و مکلف ایجوان

اور خدمت کو پرستارن ہمیش
اپنے مالک کی رہینگے گرد و پیش

پہنے زیور اور پوشاکین نفیس
دلبری مین ایک سے اک ہوگی بیس

دوستونکو نعمتیں صبح و شام
آنا جانا بیٹھنا اٹھنا مدام

وہ خوشی ہر ایک کو ہوگی حصول
کہ بہشت پاکے غم جاوینگے بھول

کیا شراب کیا طعام و کیا ثمر
سب سریع الہضم ہونگی اسقدر

اور پسینہ آئیگا تن پر تمام
کہ وہ فوراً ہضم ہوویگا طعام

کس نمط سے مین کرون انکو عیان
وہ مزے ہین برتر از شرح و بیان

تب اسی دم وہ زنان شاکرہ
ویسی ہی ہوینگی فوراً باکرہ

کیا لکھون ان بیبیونکی جو بیان
ایسی ایسی جنتین ہین مہ جبیان

جبکہ سنینگے انہون یہ بہر سیر
تب وہ اڑینگے وہ ہوا پر مثل طیر

تیز رو ہوگا گو کہ اسپ و ہم نفس
وہ بہی رہجاویگا انسے بار پر

جو کہ اس عالم مین گر ڈہونڈو کہین
قاف سے تا قاف تو پاتا نہین

کوئی بلورین کوئی یاقوتی تمام
کوئی زمرد کا بنا ہے سبز فام

یوں ہین سے ہر اک مکان دلپذیر
ہر جواہر کا بنا بس بے نظیر

اور وہ سارے مکانات و قصور
ہین بہرا از شقوق و از فتور

یعنی بہر خلوت اہل بہشت
ہونگے وہ مقصورہ زیبا سرشت

اور خواصین اور کنیزین خوبرو
روز و شب حاضر رہینگے روبرو

تا کسی کو خلد مین اے نیک رائے
رنج اور تکلیف کچھ ہونے نہ پائے

اسمین اب نام بہشتونکا بتاتا ہوں تجھے
تاکہ ہو خوب تیرے دل کو تسلی ایجان

بعد ازین اب سنکہ مین لیکر قلم
جنتونکا اسم کرتا ہوں رقم

[illegible]
[illegible]

سات مین ان ... [illegible]
[illegible]

اور جو ہے آٹھوین اسمین سدا
جنتی دیکھینگے دیدار خدا

تاکہ اسمین مومنان باکبار
نعمت بیدا سے ہوں سرفراز

تیسری دار السلام ای مرد سعد
اور چوتھی جنت الخلد اسکی بعد

ساتوین جنت ہے عدن اے صاف سینہ
آٹھوین کی نام مین اختلاف

ہشت ہین یہ آٹھ ہین پردہ جو
جیسے ساتون آسمان ہیںگے ادہر

[illegible]
[illegible]

ہے اسی مطلب کی خاطر وہ ہشت
دلکش وہان تخت پاکیزہ بہشت

ایک کا تو جنت الماوی ہے نام
دوسرے کا نام ہے دار المقام

پانچوین جنت نعیم ایسی نیک ہے
اور چھٹی ہے جنت الفردوس سے

سن لے ابن عباس کا تو یہ کلام
کہہ ہی علیین اس جنت کا نام

اور جو ہے قول حی لا یموت ‏— خاص قرآن اس سے ربس ہے یہ ثبوت
کہ ہے علیین نامی اک مکان ‏— ہے وہ دفتر خانہ اہل جنان

اور مجرد کی ہے جلب بے ریب و شک ‏— از برائے جملہ انسان و ملک
کچھ بہشتوں میں ہیں وہ بیر یک ‏— آگے پھر اللہ جانے ٹھیک ٹھیک

اور بعضے عالمان عرش نصیب ‏— نام اس جنت کا کہتے ہیں کثیب
اُس سے یہ مخصوص ہے بالاختصار ‏— جو کہ آنحضرت نے فرمایا ہے خاص

کہ وہاں جس دم با امر کردگار ‏— سب سلیمانان عالی اقتدار
واسطے دیدار حق کے جابجا ‏— جمع ہونگے شک کی تو دو نہ جا

تب چلیگی اک ہوائے مشک بیز ‏— معتدل یعنی نہ آہستہ نہ تیز
اُس سے پوشاکیں مسلمانوں کی کل ‏— خوب ہوینگی معطر مثل گل

اتنے میں تو بے جمال و الجلال ‏— ہوگا طالع بعدیل و بمثال
حسب اعمال مراتب ہر بشر ‏— دیکھینگے اُس نور کو از چشم سر

اور اُس خالق سے ہونگے ہمکلام ‏— جسطرح چاہینگے سارے خاص و عام
اور رفیع الدین ہے جو والا نژاد ‏— وہ یہ فرماتے ہیں حسب الاعتقاد

کہ عقیدے میں ہے میرے یہ کلام ‏— کہ ہے بیشک مقعد الصدق اسکا نام
کیونکہ اس آیت سے ہے اسکا جواب ‏— آگے ہے واللہ اعلم بالصواب

اسمیں تحریر ہے جنت کے مدارج کا شمار حسب اعمال جو پاوینگے ہر اک اہل جنان

ان المتقین فی جنات و نہر ‏— فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر

اس روایت کو ذرا سن اے عزیز ‏— کہتے ہیں یوں اور یہاں با تمیز

کہ ہیں جتنی آیتیں قرآن میں سب ‏— ادنے ہی درجہ بھی ہیں جنتیں سب
انہیں اک درجہ جو ہے سب میں رفیع ‏— ہے وہ حضرت کے لئے جو ہیں شفیع

کہتے ہیں یوں اور یہاں سدرہ صفا ‏— کہ ہے نام اسکا وسیلہ بلا خلاف
نور سے پر ہو رہا ہے ہر طرف ‏— سارے درجوں پر وہ رکھتا ہے شرف

ہے مکین اُسکا بہ نزدیک اِلہٰ ‏— جیوں وزیر اعظم اندر بارگاہ
مومنوں کو ملے ہیں جاہ و جلال ‏— بے وسیلے اُسکے ملنا ہے محال

یعنی کہ پاویگا ہر گز وہ مکاں ‏— ہے وسیلے اُسکے نعمائے جنان
اُسکو چھوڑ یوت اسکا ذلیل ‏— دونو عالم میں تو اسکا ہے طفیل

جو وسیلہ چاہیے تجکو قوی ‏— تو گئے جانو اوسی کی پیروی
پیروی اسکی ہے بے شک حلال ‏— موجب خوشنودی رب اجل

پیروی اُسکی سے ملتا ہے خدا ‏— دونو عالم میں ہے جو حاجت روا
سب بلا حاجت روا ہے ہر دو کون ‏— ہر جنت کے جہاں خیر و نسی عون

چھوڑ کر اُسکے سنی کو ہر حال ‏— خبط ہے کرنا فقیر دن سے سوال
وہ بھی کیا دینگے جو خود ہیں فقیر ‏— ہیں کہیں ملتی بھی عاجز کی نصیر

اٹھوان جنت کہ السبق ہے وہ جا ‏— ہونگی سب یہ ذرہ بر مثل سپہر

تتمہ

اور جو ہوگا طبقہ بالا ترین ‏— سقف اسکی ہووے گا عرش برین
وہ جو ہے نیچے کی جنت کے ہجوم ‏— اپنے اوپر والوں کو مثل نجوم

اور اسی دستور سے ادنیٰ تک جو ‏— ساکنان طبقہ ثانیہ کو
طبقہ ثالث پر آوینگے نظر ‏— وان کے عالم ہوں نجوم جلوہ گر

تو ہیں ہر طبقہ سے دیکھینگے مدام ‏— اپنے اوپر والوں کو وان تیغ ام
اور ملیگی ایک ادنیٰ کو مراد ‏— خواہش دنیا سے دس حصہ زیاد

اور اس جنت میں نیکو سیر ‏— پائیگا اک ملک اوسع اسقدر
کہ مہیا ہونگی اسکے اندرون ‏— جا بجا باغات و انہار و عیون

اور انکے وہ بیان نعمت و چشم ‏— اور انواع ہر اک در خدم
اور بہت مال و متاع دل پذیر ‏— ہاں جو کچھ شائستہ شان امیر

اور جنت کی دلہنین مگر بعض ہونگی پیاری ہونگی اسقدر
پہنے وہ پوشاک و زیور بیغرب کہ پری ہو دیکھ جسکو ناشکیب
اور ہوگی قامت اہل بہشت مثل قد آدمی خاکی سرشت
اور نہ ہوگا انکا سن و سال یون نمایان ہوگا باحسن و جمال
اور زبان و دل سے اونکے دور سب بے تغافل ہوگا جو ہے ذکر رب
ویسی ہی باطن سے انکا بی حق ہوگا مالا مال از انوار حق
بخشا ہے ذرہ یا تن کو مسام اور حلاوت و ذائقے کو مستدام
الغرض ان مومنان خوش خطاب ہونگے ساری نعمتون سے بہرہ یاب
یہ عجب نعمت سے بہرہ مومنان افضل و بہتر ز نعمائے جنان
بعض ان لوگون کو لقائے کردگار ہوگی حاصل ہر برس مین ایکبار
بعد ازین جو ہونگے خاصان اله عالی القدر معلی بارگاہ
ہر خبر بس کہ ادا کرتا ہے جو باخشوع قلب فجر و عصر کو
اور خاص الخاص تو لیل و نہار روبرو حاضر رہینگے بندہ وار

کہ ترا سنین گے انہین جو ہر اکل نکلیگی اک عورت پاکیزہ شکل
اور ہونگی مستعد وہ پاک تنش اپنی مالک کی اطاعت مین ہمیش
یعنی ان ہاتھون سے ہونگی ساتھہ ہی باقی اعضا بھی اسی موضع کی ساتھہ
گویا سی سارا ہین در عین شباب نعمت خوان طرح سے بہرہ یاب
اور تطاہر جیسے جسم مومنان ہونگی پر لذت نہ نعمائے جنان
دیکھو اب سبحان اللہ اک شجر باغ جنت مین کہ ہو اسکا ثمر
اور تجلی جناب کردگار کرتی ہے محظوظ دل کو بیشمار
اور سب سے بیعدیل و بیمثال ہوگا دیدار جناب ذوالجلال
پر ہین اسکے چار درجے ای صبی ہے یہ ثابت از احادیث نبی
اور بعضی مومنان پاکباز ہونگے ہر جمعہ کو اس سے سرفراز
وہ مشرف ہونگی اک دن دوبار از تجلی لقاسے کردگار
تو اسی ان دونون وقتون مین حصول ہوگا دیدار خدا ای بیعقول
جسطرح سے خادمان خوبرو شاہ کی رہتے ہین ہر دم روبرو

اسمین مذکور ہے جو عرش معلی کے تلے ہونگے ہر ایک مشرف بہ لقاء رحمان

رویت حق حضرت خیر الانام کہتے ہین یون لوگ پایا ہے تمام
ہوئی اسمین ایک میدان پر نور ہر رویت خالی از حور و قصور
کوئی کرسی نور کی ہوگی بنی کوئی از یاقوت واز در سنی
اور ہر جواہر مومنان خوش نفس قابل کرسی نہ ہونگی بعض کس
ہونگے خوش منظر ساکنان لو ہے ایسی جاپہ با امن و امان
بن مرگ ہاتھ مشک ہر گز یک دگر کہ ہی انہ بر مین ہر ہنسے یہ اوپر
باغ جنت مین کی ہوگی بھی اور اس دنیا کی فانی مین کبھی
ہر کوئی اپنا طالب مومو جسطرح چاہیگا حسب آرزو
ور اسکے کا وہ عالی جناب انکار ایک ایک دیگا جواب

جنت سیم کا طبقہ زیر عرش ہے جو ہموار و برابر مثل فرش
بس دہر جاوینگے اسکے درمیان جابجا حسب المراتب کرسیان
کوئی زمرد کی نہایت بے نظیر کوئی سیم و زر کی ای روشن ضمیر
سو بٹھاے جاوینگے وہ پاک کیش مشک کے تودہ پہ حسب قدر خویش
مرتبہ مین گو کہ ہر اک آدمی رکھتی ہونگی دانہ پستی و کمی
آتے ہین او دیکی یہ ٹھنڈی ہوا ایسی خوشبو کہ کبھی اسکے سوا
بعدہ فرمایگا پروردگار اپنا جلوہ اس مکان مین ایکبار
خواہ پنہان اس زمان ہان انکا غرض کرد بوئیگا پیش کردگار
بھی مین کوئی کسیکی اس زمان حائل و مانع نہ ہوگا بیگمان

پھر کریگا حق خوشنودوں کو یہ امر ۔ کہ بلا دان سبھونکو لادہ خمر
جو کہ ہی موصوف با وصف طہور ۔ بخشتی ہی دل کو پینے سے سرور

اور ساری نعمتونسے بالمراد ۔ خوب سا کردا انہین محظوظ و شاد
پھر تو ہو جاوینگے سب اسطرح غرق ۔ دید کی لذت مین از پا تا بفرق

کہ انہونکی دل سبھاویگی اثر ۔ لذت نعماے جنت سر بسر
یعنی اُنکے روبرو وہ بعقول ۔ نعمتین جنت کی سب جاوینگی بھول

بعد ہونگی مرخص وانسی جب ۔ اپنے اپنے مسکن و محلوا کو سب
ایک تب بازار در اسرار راہ ۔ وان ملیگا اُنکو از امر الٰہ

ہونگے سودے اُسمین ہر اقسام کے ۔ یعنی ہر انواع اور ہر کام کے
ہوگی جس جس کی ہوس اُس سے جیسے ۔ کہ یہ سودا جو ملے تو لون اُسے

وہ وہین لاوینگے چیز بگفت و شنفت ۔ اُس بہشتی کو بلا ایک دینگے مفت
وان سے جو پہنینگے وہ فرخ نہاد ۔ اپنی اپنی جا پہ جاوے با مراد

برکت دیدار حق سے اُس مثال ۔ چہرے اُنکی ہونگے با حسن و جمال
کہ انہونکی بیبیان ہونگی دنگ ۔ دیکھتے ہی اُنکے منہ کا روپ و رنگ

پھر تعجب سے انہین وہ بیبیان ۔ پوچھینگی کہ چشم بد دور اے میان
یہ کہان سے آپکا حسن و جمال ۔ ہوگیا ہے آج جون بدر کمال

وہ کہینگے کہ ہے اسکا یہ سبب ۔ جو کہ دیکھا آج ہمنے دیدار رب
ہے یہ اُس اکسیر اعظم کا اثر ۔ فیض نے جسکے کیا مس کو زر

ذرۂ احقر کی ورنہ کیا مجال ۔ کہ جو ہو خورشید تابان کی مثال
اور پھر جنت مین تھے بے اشتباہ ۔ حسب رتبہ اُن سبھون کو پایگاہ

چاہیگا جب وہ جناب بے نیاز ۔ اپنی رحمت سے کریگا سرفراز
اور ہوگا اُن سبھونسے ہمکلام ۔ از رہ اشفاق و الطاف تمام

ہے بیان راگ کا اسمین جو وہان گاوینگے ۔ حق کی تعریف مین ہر ایک وہان خوش الحان

یون خبر مین ہے کہ در باغ جنان ۔ پھر تفریح قلوب مومنان
ہونگے جو جو راگ کی ہر خط و طور ۔ سن لے اب اوصاف اُنکی کرکے غور

نام طوبیٰ اک شجر جو ہے فراخ ۔ ہر مکان مین ایک اُسکی ہے شاخ
کوئی جنت مین نہین ایسا ہے کاخ ۔ اُس شجر کی جسکی اندر ہو نہ شاخ

اُسکے پتونکی صدا وقت سحر ہوا ۔ اسقدر معلوم ہوگی خوش نوا
کہ زمین پر گر پڑینگے کھا کے غش ۔ سنکے وہ آواز سب مستانہ وش

دوسرے اسطور کا ہوگا سماع ۔ سن لے مین کرتا ہون تجھکو اطلاع
بعضے بعضے جا پہ حوران جنان ۔ جمع ہو در وصف حسن مومنان

گاوینگی اس طرح کہ آئیگا وجد ۔ سننے والونکو وہان اے اہل مجد
تیرے وہ بندگان کردگار ۔ جو گنے جاتے ہین خاص مومنین شمار

جیسے اسرافیل جو ہے اہل صور ۔ اور جون داؤد قاری زبور
ایسی خوش الحانی سے پاک کیش ۔ حق کی تسبیح و ثنا کرتے ہین ہمیش

سبکو وان محظوظ فرماوینگے خوب ۔ تا وہ بحر بیخودی مین جاوین ڈوب
یعنی اُنکے ذوق سے بے قیل و قال ۔ سننے والونکو وہان آئیگا حال

بعد کیفیت عورات جنان ہے اسمین ۔ صفت نعمت خوشنودی خلاق جہان

یون روایت ہے کہ در باغ جنان ۔ کوئی ہی ذی زن ہوگا بیگمان
بلکہ ایک ایک مرد کو رب غفور ۔ دیگا دو دو بیبیان مانند حور

اُن زنونسے جو کہ تھین بے تمیز ۔ ذرہ نیکو بد مین کہ یہ کیا ہے چیز
اور جو بے خاوند تھا خستہ جگر ۔ کرگئی ہین دار فانی سے سفر

یا انہونسے لڑکیان خوش خصال ۔ کرگئی ہین اس جہان سے انتقال
اور جنہونکی اپنی حاجت کے لئے ۔ عمر مین اپنی کئی شوہر کئے

وہ رہینگی اپنی اُس شوہر کے پاس
بس رسی نظم و نسق مین بے ملال
کاہی سیرے بند و بناد کرکے یاد
سب بر آئی دل ہماری کی مراد
حکم ہوگا از جناب پاک رب
تمسے اب راضی رہونگا مین ہمیش
تب تو یون جانینگے وہ نیکو سرشت
کیونکہ انکی خوشنودی پروردگار
جنت و حور و قصور و حلے سے

جس سے رکھتی تھین محبت بیشمار
نفس کی ہونگی وہ اُستاد الفعال
اور بھی باقی ہی کچھہ دلمین مراد
بلکہ استحقاق اُنکے سے زیاد
کہ تمہین دیتا ہون اور اک خطاب
ناخوشی ہرگز نہین آئیگی پیش
اُسکے آگے جملہ نعمای بہشت
رکھتی ہی سب نعمتون پر افتخار

یعنی امر دین مین ہو الفت زیاد
بعدہٗ فرمائیگا وہ ذوالجلال
سنکے یہ ارشاد سب دینگی جواب
یعنی جو کچھہ تھی تمنائے دلی
اپنی خوشنودی کی نعمت اے عباد
جب سنینگی اس بشارت کا مقال
جسطرح جیسے پیش خورشید منیر
تم سے مین راضی ہون جب حقنے کہا

کچھہ نہین ہے جب نہایت مراد
ایک اُن وقت تجلی یہ مقال
ملتجی ہوکر کہی اے اقدس جناب
فضل سے تیری وہ ہمکو سب ملی
ہی یہ ہر نعمت سے رتبہ مین زیاد
سارے نعمت انکے یا ذوالجلال
ایک ذرہ بلکہ اُس سے ہی حقیر
اُس سے خدمت اور کیا باقی رہا
بیش خوشنودی خالق ہے ہمے

اسمین تحریر ہے احوال انکا لاریب
اہل جنت سے جو وان ہونگے گنہگاران

خادمان اہل جنت سر بسر
ایک تو ہونگی ملائک ہی سیان
اور وہان سے ہوگا جو فرمان رب
دوسرے غلمان کہ ہو وہ ایک قسم
اور کہا ہی حقنے اُن ہمکو بہ کمال
سو وہان وہ کودکان پاک کیش
تیسرے ہونگی وہ خدمت گزار
آدمی کہ شرک سے ہین یہ بری
یان سن تکلیف کو پہونچے نہین
درگزر اب انسے کی عالی جناب
سو غلامی مین رہینگی یہ مدام

اہل جنت اور خدا کی درمیان
دینگے پہونچا بامانت انکو سب
خلعت جنت سے عنایت پاک جسم
کہ انہونکا قد و قامت سن سال
اہل جنت کی رہینگے گرد و پیش
مشرکون کی ہین جو اولاد صغار
جرم کچھہ ثابت نہین اُنپر ذری
جو کہ ہونا کفر شرک اُنسی کہین
یہ نہین مطلق سزاوار عذاب

جو کرینگے حقتعالی سے عرض حال
یہ ہین اکثر انبیا لیکر پت
یعنی ہین وہ لوگ نورانی سرشت
ایک اندازہ پہ رہتا ہے سدا
یون پھرینگے ہر طرف ہین پس نظر
انکو آنحضرت نے خود بخشا لیا
کیونکہ یہ بیچارگان روز الست
باز رہی توحید کی اقرار سے
حضرت حقسی مناجات رسول

ہونگے یہ سب نوع از روی خبر
پینگے پہونچا در جناب ذوالجلال
ایک گا حال ایک کو دینگے بنا
پاک تن مانند حوران بہشت
یہ کہ سب کا سب از امر خدا
سلک گوہر جسطرح ہو منتشر
ہوگی داعی در جناب کبریا
تھے جو مردی قالو بلی کو بیکی سست
موڑتے منہ اپنا یہ انکار سے
اپنی فیض عام سے کرلی قبول
خاص اُس کے جنت مین مدام

اے عزیزو سنو اسمین کیا جاتا ہے رقم
اہل اعراف کا احوال بلاریب و گمان

اور سن لو آخری اک داستان
رہگیا تھا باقی سو کچھہ بیان
تب جنہون کی فعل نیک و فعل بد

اسلیے کرتا ہون عرض اُنپر عیان
سب مساوی ہونگی از روی عدد

یون روایت ہے کہ جب روز نشور
تفضل و دوزخ کی وہ ہونگی اسیر

گوش دل سے اے گروہ راستان
کر چلینگے لوگ سب پل سے عبور
جا بجا مانند دزدان شریر

اور نہ پہونچی جن کو ہونگی تمیز
اور کیا کوئی نہ کار نیک بھی
نیک و بد مین کچھ نہ تھی انکو تمیز
جیسے مالیخولیا یا ضعف قلب
اور حق باطل کی تحقیقات مین
جو کہ ہین اعراف مانند حصار
بوسے لیتے ہین جسکو سب روز جزا
اور کرتے ہین بہت غوغا و شور
گو عذاب انکو نہو دیگا و لیک
دور سے دیکھ انکو وہ للچائینگے
لیکن اس اعراف سے وہ سینہ ریش
اور جو دیکھینگے عذاب اہل نار
جب جلینگے وہ بنار سخت گرم
بخشدیگا انکے سبب جرم و خطا
جو نہ پہونچے تھے سن تکلیف کو
لیک تھے اس زندگی مین وہ غبی
یہ خبر پائی نہ از راہ دراز
سو کٹی جاوینگی یہ مثل حصید
کہ مجھے پہچانتے ہوئی عباد
حکم ہوگا کہ اگر تم سب کے سب
دیکھتی ہو جو یہ نار شعلہ دار
گر پڑینگے حسب حکم کردگار
اور جناب حق مین ہونگی عذر خواہ

دعوت پیغمبران پاک دین
جون نماز و روزہ و حج ایکبھی
کہ بری کیا ہے نیکی کیا ہے خیر
یا جنون خبط یا ہو عقل سلب
کی نہین ہے گوش کسی اوقات مین
حائل و عائق میان جلوہ دنا
کیونکہ نیک و بد کو ہی اسمین سزا
شدت رنج و الم سے زور زور
دل مین عبرت سی سما جاوگی ہے
اور آپ ان تک جانے پاینگے
دیکھینگے احوال دونون کا ہے عیش
تو کرینگے انکو لعنت بی شمار
تب دلاویگی وے ہین انکو ہم
اور کریگا پھر بہشت انکو عطا
زندگی اپنی مین پہونچے تھے وہ
بے خبر از دعوت دین نبی
یا رکھا کم تھے قوی نے انکو باز
اک مکان مین متصل دوزخ کی قید
مین تمہارا کون ہون ہے انکو یاد
پوچھتی ہو مجکو بر حق اپنا رب
کود تو اسمین پڑو تم ایکبار
اس پہ کتنی اگ مین پروانہ وار
اس تعلق سے کہ ای برحق اله

لیک تھے ہر اک گناہ بد سے دور
بلکہ تھے وہ جون بہایم اور سباع
اور تھے بالغ ہوئی جو جو کہ لوگ
جسکے موجب سے خدا کی بندگی
آخر الامر اس زمان تک سب
تا کہ اس درجہ کہ ہی پنجہ ہزار
دیکھینگے جب حال کفار شریر
تب وہ بھی دیکھا ہے ان گونگار
اور جب دیکھینگے حال مومنان
تب نہایت دل پہ گزریگا قلق
جب کہینگی اہل جنت شادیان
کا ہے لعینو ہی تمہاری یہ سزا
پھر ہمین اتباع مومنین
اور بعضی راویان با شکوہ
پر حق و باطل کی تھی انکو تمیز
جو رسول وقت کی کچھ اطلاع
شاید اس موجب سے وہ قوم جہول
پھر تجلی کرکے اسجل ذو الجلال
سنکے سب اس بات پر ہونگے گواہ
جو کہون مین تمسے اسلام سو کرو
سن یہ کلمہ ان سبھو نسے چند لوگ
اور رہجاوینگے باقی چند کس
تو ہی خود دانا ہی اسرار نہان

جیسے کفر و شرک اور فسق و فجور
در طلب ہائی خور و خواب و جماع
لیک انکو ہو گیا کچھ ایسا روگ
ہوئی ادا انسے نہین تا زندگی
وان بٹھائی جاوینگی از حکم رب
سال کا وہ روز از روی شمار
کہ پڑے جلتی ہین دوزخ نار سعیر
اپنی اپنی دل مین غایت ہونگی دنگ
کہ ہین خوش محظوظ و با ہو جنان
ہونگے ہر نا چار از فرمان حق
دینگے تب انکو مبارکبادیان
جیسے تھے تم منکر روز جزا
بعد اک مدت کی رب العالمین
یون روایت کرتے ہین کہ اک گروہ
پا نہ سکتی کہ حق کیا ہی چیز
بلکہ وہ تو کیون نکرتے اتباع
رہ گئی محروم از دین رسول
ان اسیرون سے کریگا یہ سوال
کہ بلاشک تو ہمارا ہے اله
اور سوا تیرے کسی سے مت ڈرو
جو نہ کہتی ہونگے اپنے دل مین ننگ
وہ کرینگے کو دینمین پیش و پس
ہم ضعیفون مین ہے یہ طاقت کہان

جو رکھیں انس ماں میں مہلک میں قلم
تب گروہِ اولین پر کردگار
تو بلا شک حسبِ فرمان بر محل
اسمیں تو یہاں گھس پڑیگے مثلِ تیر
اور گروہِ آخرین پر ہوگا قہر
تو بھی تم ہرگز نہ اسکو مانتے
پہر پہلا دنیا میں سے اقوم دغل
اور بلا اسمیں پہوگے نامراد

جسکے دیکھی سنی فنا ہوتا ہے دم
نار کو کردیگا جون باغِ بہار
صدق دل سے اسپہ یہ کرو عمل
وان ادائے امر میں کب کرتے دیر
کہ بلا شبہ ہو تم کفارِ دہر
اور نہ دل سے اُسکو تم حق جانتے
غیب پر تم کسطرح کرتے عمل

ہر زہی رحمت سے ہیں امیدوار
اور یہ فرماویگا دنیا میں گر
کیونکہ واں اتراوحد لکا مری
پھر انہیں داخل کریگا اُس مکان
جو کہ تم دنیا میں الیقوم تر
جبکہ میری رد برد شکر یہ حکم
قابلِ دوزخ ہو تم ای جاہلو

اسمیں مسطور ہے ایک روایات صحیح
حالِ جنات و مکافات بہائم کا بیان

کہتے ہیں کہ جون مکلف سب نبیر
ویسے ہی مامور ہے سب قوم جن
کہ ہیں شامل در ثواب و در عقاب
کہ وہاں جنات کا کیا ہو حال
در خور اعمال بد بعد از حساب
بلکہ وہ مثلِ بہائم سب کے سب
اور کرینگے مالکی نبی ظلم و جور
لیکن اُنکی مالکی و سروری
پر رہینگے سب رعیت کی طرح
اور دنیا کی نعمتوں سے بے گزند
آگے پھر دانا کا اسرار جہان

کہ کرین حقکی عبادت رات دن
جملہ قومِ انس و جان حسبِ الکتاب
حشر کو جب ہوچکیگا انفصال
تا ابد کھینچینگے دوزخ کا عذاب
خاک میں ملجائینگے از حکم رب
ارث پر اپنی بنی آدم کے طور
پھر یہ ہوگی باغِ جنتمیں دری
متصلِ جنت کی با عیش و فرح
مثلِ دہقانوں کی ہوگی بہرہ مند
ہے وہی جو ہے خداوندِ جہان

فرق کیا ہے جنین اور انسانین
لیک ہے اس مسئلہ میں اختلاف
بعضے فرماتے ہیں کہ محشر کے دن
اور جو ہونگی صالح و نیکو سرشت
اور بعضے کہتی ہیں صلحائے جن
اور کہا بعضوں نے کہ محشر کے دن
کیونکہ جو تھی مالکیت خلد کی
لیکن اُدہر رفت انکی لا کلام
قول یہ پہلا سنو اے ہمنشین
اور و مامن دابۃ فی الارض جو

ہر زمان صبح و مسا لیل و نہار
یہ ترے احکام سے پاتے خبر
نار دوزخ سے تہا مشکل دری
روضہ رضوان میں ہا امن و امان
سب یہ امر و نہی سے پاتے خبر
رہگئی خاموش تم جون صم و بکم
جاو یاں سے اپنی زمرے میں ملو
جو ہی دار مہلک و بئس المہلو
ہیں عبادات خدا پر سر بسر
دیکھ لی یہ سورۂ رحمٰن میں
عالموں کی رائے السنیہ صاف
مثلِ کفار بشر کفار جن
وہ نہ ہونگی داخلِ باغِ بہشت
باغ جنت میں رہینگے رات دن
جنتی تو ہونگے سب صلحائے جن
سو وہ حقے حضرت آدم کو ہی
باغ جنتمیں رہینگی مستدام
ہے قریب الفہم و نزدیک قیاس
آیۂ قرآن ہے سو اسکو سنو

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُم مَّا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِن شَيْءٍ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ٥ ز

اب یہاں یہ آیہ رب جلیل
کو جہانتک جانور ہیں ذیحیات
ہیں وہاں مسطور بالاختصاص

سب جلائے جاوینگی بعد از ممات
جانور سے جانور لیگا قصاص

پھر وہاں پر پیش خلاق اجل
جیسے مارا ہوگا اس نے دنیا میں جو

ہوتی ہے اس بات سے اور دلیل
پائینگے سب اک مکافات عمل
ستانے والی کا دینی ستانے کو

یا کسی فربہ نی لاغر کو یہان
اور کہینچیگی لو یہان اب بالمراد
بلکہ وہ از قدرتِ یزدانِ پاک
وہ تو ہوئگی موضعِ عالی خاک
جسطرح سے ذبح کرتے ہین سدا
یہ مقامِ کمترین کی ہے تنگ خاک
باقی ماندہ اور حیوانونکی خاک
ہے روایت کہ یہ ہین مانند دخو
آسمان برہم زدہ ہو جاوینگے
اور صحاحِ معتبر مین اسکا ذکر
اور وہان سے پاک ہوکر جب تمام
یون اڑینگی دو نو وہ بالا خاک
بعدہ اُن دو نو کو کرکے کباب
اس طرح جسمِ خاکِ دنیا سبکی سب
اور ہانکینگی انہے جنت مین بہشت
اور سگِ اصحابِ کہف آیا ہے شعور
اور وہ صحرا بہی از فرمانِ رب
کہہ رہی گی اہلِ جنت کو تمام
کم ہو وینگی بقدر اک برنج
کردی اب اس مختصر کو تو تمام

جہیڑکر ناحق ستایا ناگہان
روبرو اسکی اد گرکے اپنی داد
اُس ناقہ جانیگے جنتکی خاک
خلد مین از رحمتِ یزدانِ پاک
بیچنے کہانے کو لے نام خدا
وہ اٹھاوینگی وہان اک لطف پاک
جو ہوئے ہین او رسول سے ہلاک
خاکِ دنیا حشر کو ہوئگی محو
انکی جا پر جنتو نکو لاوینگے
اسطرح مذکور ہی سن کرکے فکر
از شکایات و حقوقِ ہر کدام
گر پڑیگی ہے اخوش ہو کر ہلاک
ساتھ اسکی حکم خالق سے تمام
محو ہو جاوینگی از فرمانِ رب
عزت و حرمت سے حسبِ قدرِ خویش
اور خانہ ستون اور کوہ طور
جو معلق ہے تا قصی مین اب
نعمت و قربت کی کثرت سے مدام
تا ابد انکو خوشی لو انکو رنج
اسقدر کافی ہی از بہر عوام

سو وہان ہے کتا خلد کو ہو نگاہ
لیک ہے جیونا انکی خاطر کبہی
تہا لعنا اللہ جو کہ جانور
اور قحط جو اپنی جا کی لیے
سو وہان پر ان سے ہونگی خاک سے
کیونکہ خاکِ خلد ہوئی با شعور
خاکِ دنیا جو وہ ہین اشتباہ
جب چڑہین گے پل پہ اہلِ عرش
خاکِ دنیا سب کہ جون شمع خاک
کہ وہان پل اثر سے شمس العنبر
ہوئگی ہی خلد کو وہ پاک گل
پہلے بریان کرکے وہ ماہی جگر
تسلِ شیدہ نکی سب دنیا کی خاک
کہتی ہین دنیا مین سے اک یہ لقا
جسنے ناقہ حضرتِ صالح کا تہا
اور ہم منبرِ مسجدِ نبوی کا ہی
نازل و وارد ہین اسمین آگہی
اور اسی صورت ہی کی مدفن
ای محمد یہ بہت قصہ طول
قفلِ حق سے دلکا حاصل علمِ عا

اور بی قوت کو ہی قوت فراخ
دوزخ و جنت ہونگی خاک ہی
ذبح ہوتی ہین خدا کی نام بہ
جانور لوگون نے یان سبیل کیے
فرق ہوگا انکی خاکِ پاک سے
ہوگا حاصل اسکو ہی وان اک سرور
محو ہو جاوینگی از حکمِ الہٰ
خالی ہو جاویگا تب میدانِ حشر
اہلِ جنت کی غذا مین ہوگی فر
قیلہ ہونگی لوگ اک میدان مین
تب وہان سے وہ ہین اک مچھلی بیل
ہوگا تقسیم اہلِ جنت کی اوپر
ہوگی سارے اہلِ جنت کی خوراک
چند چیزونکو وہان ہوگی بقا
اور وہ دنیا تہا جو اسمعیل کا
اور کعبہ جو ہی مکہ مین ابہی
چند آیات و احادیثِ نبی
ناریونکو کثرت درد و الم
طول کرتے ہین کہ کچھ حصول
ہو چکا سر اب اٹھا دستِ دعا

ہو چکا نظم رسالہ وہ چوتھا نثر تمام
اب مناجات و دعا ہے بجناب یزدان

یا الہی تو ہی غفار الذنوب
بلکہ توبہ سنی کی با چشم تر

تیری ہی ہے شان ستار العیوب
ہو گیا مغفور وہ جسکو سیر

جو کہ آیا تیری در پر عذر خواہ
مین بہی آیا ہون بامید نجات

گو ہوئے ہین اس سے لاکہون گناہ
تیری در پر آ ہی حق والالتفات

عفو فرما میرے سب جرم و قصور
جب تلک باقی ہے میرے تن میں دم
جو کہ روگرداں ہوا اُس راہ سے
سو یہاں اُس راہ سے آیا کل وات
اور اُس دن جو کہ ہے یوم الحساب
اور وہ رستہ جو ہے روز رستخیز
مین جب اُس رستہ مین بار ہو وے آن
اور دکھا کیجو مجھے تو اے غفور
اور وہاں کیجو مجھے اے بے نیاز
اور جو ہیں مومنانِ باصفا
اُن سبہوں کے حق میں ہو وے قبول
جسکی اس نسخ سے ہو ادنیٰ سا حرف
دل میں ہے ان گزرا اسکا نام جو
سو جناب حق میں ہے یہ دعا
وار دنیا میں جناب بے نیاز

کیونکہ میں عاصی ہوں اور تو ہے عفو
سنتِ نبوی رکھہ ثابت قدم
گم ہوا ہے وہ سبیل اللہ سے
دور رکھیو مجھکو تا حین حیات
آئیگا اک میل پر جب آفتاب
ہوگا دوزخ کا اوپر جو تیغ تیز
بخشیو تب مجھکو واں تاب و توان
روضۂ رضوان میں حور و قصور
اپنی رویت سے ہمیشہ سرفراز
پیرو شرع شریف مصطفا

اور یہ بھی ہو دعا میری قبول
ہے یہی بیشک صراطِ مستقیم
چھٹ گئی اُس سے صراطِ مستقیم
جب کے دن اُس عالم فانی سے میر
اُس عطش میں مجھکو اے میرے الٰہ
نیک و بد سب اور سبہ گزرینگے ضرور
تا کہ اُس رستہ کو بے رنج و ملال
اور دیجو نار دوزخ سے پناہ
ماسوا ان نعمتوں کے یا مجیب
کیا زن و کیا مرد کیا برنا و پیر

از طفیلِ آل و اصحاب رسول
سیدھی جنت کو گئی بے خوف و بیم
بخشیو اُسکا ہو اے رب رحیم
کیجیو تب خاتمہ میرا بخیر
عرش اعظم کے تلے دیجو پناہ
حسب اعمالِ مراتب بے قصور
طے کریں میں برق خاطف کی مثال
ہو وہ جو ہے عاصیانِ روسیاہ
اپنی خوشنودی مجھے کیجو نصیب
کیا غریب کیا فقیر و کیا امیر
ہو بحق آل و اصحاب رسول
تب ہوا طیار یہ نظم شگرف
رکھدیا آثار محشر اسکا نام
تا کرے تحریر لعلِ روشن
اپنی رویت سے کرو محظوظ و شاد

اسمیں مرقوم ہے تاریخ مع اسم کتاب
تا کہ دریافت کرے اسکو ہر اک ابجد خوان

ہو مع تاریخ تو کیا خوب ہو
ہو جیو مقبول حسب مدعا
اُسکو رکھیو ہر گناہ بد سے باز

تب سروش فکر نے سن یہ کلام
کہہ پڑھیو جو آوے یہ سر سخن
اور عقبیٰ میں اُسے حسب المراد

اور رکھے جنت میں با امن و امان
از طفیل احمد آخر زمان

خاتمۃ الطبع

ہزار ہزار شکر اُس خلاق کون و مکان مالک ہر دو جہان کا اور نعت بے غایات اُس سرورِ کائنات مفخر موجودات کو کہ جسکے ہدایت کی روشنی سے گمگشتگان بادیہ ضلالت براہ راست پر آئے واضح ہو کہ یہ کتاب سود مند نافع بندگان خدا المسمی بہ آثار محشر کہ جسمین سب علامات قیامت کا بیان ہے بہت تعظیم سے چھپ کر شایع ہوے